ان الذین فرقوا دینہم وکانوا شیعا لست منہم فی شیٔ

الحمد للہ الذی ہدانا الی ثبوت الحق التحقیق وارشدنا الی الدین الانیق
ووفقنا لطبع الرسالۃ الموسومۃ

بصمصام التحقیق
علی
مغالطۃ نبیہ الرفیق

للفاضل الجلیل العالم النبیل ذی الفضل والجاہ جناب مولانا مولوی ابی
الارشاد محمد بن عبد اللہ الدبکاوی

در مطبع صدیقی واقع شہر بنارس محلہ دارانگر باہتمام مولوی محمد سعید صاحب مہتمم مطبع

جواب مین ثبوت الحق الحقیق مصنفہ جناب مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی
لکھے ہے لہذا غور کرکے دیکھا تو معلوم ہوا کہ معترض کا کوئی استدلال ایسا نہین کہ جواب
ثبوت الحق الحقیق ہو ہرچند یہ رسالہ قابل غور نتھا کیونکہ سوا نزویر و دہوکھا دہی عوام
الناس کے دیگر ہیچ آسپر طرہ یہ بقول شخصے اونچی دوکان پھیکا پکوان بنام مولوی محمد حسن
صاحب نانوتوی مدرس اسکول بریلی پنشن یافتہ کے تھا عوام الناس کا لانعام دہوکھے
مین پڑنے لگی لہذا جواب اسکا بطور سرسری مدلل بآیات قرآن و حدیث رسول آنام
صلی اللہ علیہ وسلم واقوال محققین حنفیہ و مالکیہ وغیرہ وکتب معتبرین مذہب حنفی سے بفضلہ
تعالی مقدار چار پہر کے لکھدیا گیا واضح ہو کہ مولوی صاحب موصوف نے چند مقام متبعین
سنت کی نسبت و خاصکر بجناب مولانا واولنا شیخ العرب والعجم حاجی حرمین شریفین
متبع رسول الثقلین مولوی سید محمد نذیر حسین عفا اللہ عنہ فی الدارین کے نسبت
الفاظ بے ادبانہ جابجا مثل مبتدع و رفض و گمراہ وغیرہا تحریر کیئے ہین اگر اس عاجز کی
تحریر مین بھی ایسے الفاظ دیکھے جاوین تو بفحوائے کلوخ انداز را پاداش سنگ ست
والاثم علی البادی پر محمول کرکے معاف فرماوین آب ہم طرف جواب کے عنان اسپ مشکی
قلم دوزبانکو میدان تحریر مین چھوڑتے ہین ۔ حامدا ومصلیا ومسلما بافتتاح
قال المعترض ہرچند مجکو بباعث مرض اپنی دختر کے پریشانی بہت تھی مگر باصرار
مرسل بلا مشورہ کسی عالم کے اوسکا جواب لکھنا مناسب سمجھا **اقول** واقع مین عذر
آپکا کامل تھا مگر کیا کیجئے مریدان ناہنجار و معتقدان ناسمجھ نے آپکو اوس میدان تنگ و تاریک
مین بیچراغ چھوڑ ہی دیا اور ایسی بے مروتی مین مشغول کیا کہ جسکا جواب نہین وہ
یہ ہے کہ تیمارداری آپکو اپنی دختر کی واجب تھی اوس بیچاری پر آپکو افسوس ہے کہ رحم
نہ آیا اور حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی (من لا یرحم لا یرحم) پر بھی خیال نفرمایا
اس لحاظ سے کہ معتقدان و مریدان لامذہب کہدین اور بے مروتی اختیار کرکے ناحق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ھدٰنا الی الصراط المستقیم و جعلنا من اھل التحقیق
والصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریم وعلی الہ واصحابہ اجمعین
احقر زمن ابو الارشاد محمد بن عبد اللہ المعروف حاجی امیر الدین دہلوی بخدمت
ارباب بصائر کے گذارش کرتا ہے کہ سولھوین ماہ رجب ۱۳۰۱ھ روز دوشنبہ
میرے ایک دوستؔ کسی حنفی صاحبؔ کے پاس سے ایک رسالہ مسمی بتنبیہ الرفیق
اور یہ کہتے ہوئے آئے کہ لو صاحب آپ تو کہتے تھے کہ حنفیونکے پاس کوئی دلیل قرآن
سے مسئلہ متنازعہ فیہا مین نہین اگر آپکے پاس کوئی دلیل ہو اور جواب ممکن ہو
کیونکہ جنصاحب نے یہ رسالہ دیا ہے اونکو بڑا ناز ہے اور وہ صاحب یہ بھی کہتے تھے
یہ رسالہ تمھارے کام آوے گا اور رفع الیدین و آمین بالجہر فی الصلوۃ اور اور مسائل منصوصہ
کہ احادیث صحیحہ غیر منسوخہ سے ثابت ہین باز رہکر اپنا عقائد درست کرکے اقوال فقہ
حنفیہ پر عمل کروگے اور پھر احادیث کے پاس نجاؤگے پس اس خاکسار نے رسالہ
مذکور کو ملاحظہ کیا تو کوئی مسئلہ مدلل بقرآن و احادیث صحیحہ سے نہ پایا اور چونکہ یہ

عمل کرتے ہین مومن ہین یا نہین پس جب ایمان اونکا ثابت ہو جاویگا تو صلوۃ
پیچھے ایسے شخص کے بلاشبہہ جائز ہے اب ہم اپنے دعوی پر عبارت مطول کی نقل
کئے دیتے ہین کہ سائل کو کبھی سوا سوال اوسکے کے جواب دیا جاتا ہے اور نیز آیت
قرآن کی جس سے مطول مین استدلال کیا ہے ہمارے دعوے پر شاہد ہے
عبارت مطول کی یہ ہے والسائل عطف على المخاطب اى تلقى السائل لغير ما يطلب
لتنزيل سواله منزلة غيره اى غير ذلك السوال تنبيها على انه اى ذلك
الغير اولى بحاله اى بحال ذلك السائل والمهم له كقوله تعالى يسئلونك عن الاهلة قل
هى مواقيت للناس والحج سألوا عن السبب فى اختلاف القمر فى زيادة النور ونقصانه
منه حيث قالوا ما بال الهلال يبدو دقيقا مثل الخيطة ثم يتزايد قليلا قليلا
حتى يمتلى واستوى ثم لا يزال ينقص حتى يعود كما بدأ فلا يكون على حالة
واحدة فاجيبوا ببيان الغرض من هذا الاختلاف وهو ان الاهلة بحسب
ذلك الاختلاف معالم يوقت بها الناس امورهم من المزارع والمتاجر ومحال
الديون والصوم وغير ذلك ومعالم للحج ليعرف بها وقته الخ نقلا عن الطريق
النجاح لاهل الصلاح للفاضل الاجل وعالم بى بدل حامى دين متين مولانا مولوی
محمد سعید صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ بنارس اور طرفہ تر یہ ہے
کہ سائل کی غرض پیچھے نماز پڑھنا جائز ہو یا نہو نہین بلکہ اوسکو پوچھنا فقط ایمان محمدیون
سے ہے اسیواسطے اوسنے لفظ شادی اور رسم اور کھانا پینا بھی پوچھا اس سے معلوم
ہوا کہ سائل کی غرض اتنی ہی ہے کہ جو شخص عامی اور غیر عامی ہے جو درجہ اجتہاد کو نہین
پہونچا ہے تقلید ایک مذہب کی کرنا واجب ہے یا نہین اور جو شخص تقلید ایک مذہب
معین کی نہ کرے وہ شخص مومن ہے یا نہین کیونکہ اکثر متعصبین اوسکو لامذہب اور
گمراہ کہتے ہین سو جناب مولانا شیخ العرب والعجم نے جواب مین محمدی کا مومن کامل ہونا

اپنی اوقات کا خون کیا اور وہ بیچاری سوا اسکے کیا کہتی ہو گی **بیت** بے نیازی حد سے
گذری بندہ پرور کب تلک ✦ ہم کہین گے حال دل اور آپ فرمائین گے کیا ✦ آپ پر ضرور تھا
کہ اوس بیچاری مریضہ کے علاج مین مشغول رہتے اور اس میان منزلۃ الاقدام مین
اس حالت پیری مین کہ بقول آپ کے فہم مین خلل پڑ جاتا ہے قدم نہ دھرتے مگر آپ
بھی کیا کرین مریدون کی خاطر کرتے یا دختر مریضہ کا لحاظ کرتے سچ ہے **بیت** در آرد
طمع مرغ و ماہی ببند ✦ بد وزو شود دیدۂ ہوشمند ✦ **قولہ** یہ مشورہ کسی عالم کے
اوسکا جواب لکھنا مناسب سمجھا **اقول** یہ بات کیسے سچ مانی جاوے کیونکہ مولوی محمد یعقوب
صاحب مدرس اول مدرسہ دیوبند و مولوی عبد اللہ داماد مولوی محمد قاسم صاحب
مرحوم آپ کے ہمراہ ہم پیالہ و ہم نوالہ اور ایک مکان مین قیام فرماتے رہے اور وہ
ضرور آپ کے مشیر و معین رہے کیونکہ آپ کے حسب و نسب مین بھی قریب ہین
اور ہم مذہب بھی قبل چھپنے رسالہ ہذا کے مشہور تھا کہ مولوی محمد یعقوب صاحب دیوبندی
محمدیونکا رد تحریر فرما رہے ہین اس بنا پر یہ رسالہ مجموعہ تینون صاحبونکا ہوا **قولہ**
اس سوال مین سائل نے یہ بھی پوچھا تھا کہ اوسکے پیچھے نماز پڑہنا جائز ہے یا نہین
اسکو مولوی صاحب نے قلم انداز فرمایا شاید اون کے پیچھے نماز ہونے مین مولوی
صاحب کو بھی شبہ ہوگا الخ **اقول** سبحان اللہ یہ سمجھ بوجھ پر اوسکے اوپر جواب ثبوت
الحق الحقیق کیون تہو **ع** عمرت دراز باد کہ این ہم غنیمت ست ✦ جنابمن جواب
تو شیخ الہند کے کلام مین ظاہر تھا مگر سمجھنے کی واسطے فہم اور قدری علم معانی درکار ہے
اگر معترض صاحب علم معانی سے واقف ہوتے تو یہ اعتراض ہرگز تحریر نہ فرماتے جناب عالی
اب سنئے کہ علم معانی کا یہ قاعدہ ہے کہ سائل کو کبھی وہ جواب دیا جاتا ہے جسکا وہ
طالب نہین ہوتا یعنی مجیب جسکو اہم جانتا ہے پہلے اوسکو بیان کر دیتا ہے چنانچہ شیخ الہند
نے بھی مناسب سمجھا کہ پہلے سائل کو بتانا چاہئے کہ یون پوچھے کہ یہ لوگ جو حدیث پر

صلعم نے فرمایا خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم اور بعد
گذرنے تیسری صدی کے یہ امر مستحدث ہوا پھر جب یہ تقلید شخصی بدعت ٹھہری تو مسلمانونکو
اوس سے پرہیز واجب ہوا کیونکہ جناب سرور کائنات احمد مختار محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے ہین من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد متفق علیہ
اور نیز فرمایا من عمل عملا لیس علیہ امرنا فھو رد رواہ مسلم والبخاری
فی تعلیقاتہ **قولہ** خارق اجماع **اقول** جناب من تعریف اجماع کی فرمائیے بعد
تعریف اجماع کے آپ ہی سوچلوگے ورنہ انشاء اللہ تعالیٰ سمجھا دیا جائیگا جناب من
محققین آپ کے اجماع کے مخالف تحریر فرماتے ہین چنانچہ کتاب طوالع الانوار
حاشیہ درمختار وجوب تقلید مجتہد معین لاحجۃ علیہ لا من جہۃ
الشریعۃ الخ ترجمہ تقلید مجتہد معین کی وجوب پر از روئے شریعت اور عقل کوئی
حجت نہین جیسے شیخ ابن الہمام حنفی نے فتح القدیر اور اپنی کتاب تحریر الاصول مین
اسکو ذکر کیا ہے اور شیخ ابن عبد السلام نے جماعۃ مالکیہ مین اسکی عدم وجوب پر
مختصر منتہی الاصول مین تصریح کی ہے اور محقق عضد الدین نے جماعۃ شافعیہ
مین اور ابن حاج نے شرح تحریر مین ذکر کیا ہے کہ گذرے ہوئے زمانہ کے علماء
اسپر جمع ہو رہے ہین کہ حاکم اور مفتی کو تقلید کسی کی اسطرح حلال نہین کہ ہر باب مین
احکام کے اوسیکے قول پر فتوا دیا کرے (اور دوسرے کے قول پر فتوا نہ دے) شرح تحریر
سید بادشاہ شیخ علامہ عز الدین ابن عبد السلام نے جنکے علم و صلح پر اتفاق ہے اپنے
فتوون مین اسپر فتوا دیا ہے کہ عامی پر یہ متعین نہین کہ جب کسی مسئلہ مین کسی امام
کی تقلید کرے تو سارے مسائل مین اوسیکی تقلید کرے کیونکہ لوگ زمانہ صحابہ سے مذاہب
کے ظاہر ہونے تک مختلف علماء سے بلا انکار پوچھا کرتے تھے انتہی تحصیل التعرف فی معرفۃ
الفقہ والتصوف مین عبد الحق دہلوی فرماتے ہین وھذا کلہ دلیل علی انہ یجوز الرجوع

بدلائل قاطعہ وبراہین ساطعہ ثبت فرمایا یا تو یون سمجھا گیا کہ صلوۃ فرع ایمان کی ہے جب
ایمان اور اسلام بطور کامل سائل کا ثابت ہوا تو اب پیچھے اوسکے نماز پڑھنے مین کسکو کلام رہا
خاصکر مذہب حنفی مین کہ اون کے مذہب مین فاسق کے پیچھے بھی نماز جائز ہے کیا خوب
کسی نے کہا ہے ؎ آنکھین اگر موندی ہین تو دن بھی رات ہے + حالانکہ ہدایہ کہ
زیادہ معتبر نزدیک حنفیون کے مسلم و بخاری سے بلکہ بعض مسئلہ مین کتاب اللہ سے بھی زیادہ
معتبر ہے لکھا ہے عبارۃ ہٰکذا یکرہ تقدیم العبد والاعرابی والفاسق والاعمی و
ولد الزنا وان تقدموا جاز لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوا خلف کل بر وفاجر
انتہی ملتقطاً اور حاشیہ ہدایہ مین مولوی عبدالحی صاحب حنفی لکھنوی تحریر فرماتے ہین
قولہ کل بر و فاجر ہو یشتمل الجمعۃ المذکورۃ اذ ما من مسلم الا وہو داخل
فی ہذین المقدمین ۔ تو مومن کامل کے پیچھے کسکو تردد ہے چونکہ جواز صلوۃ خلف
مومن کامل کے ظاہر تھی لہٰذا اغماض فرمایا آپ نہ سمجھین تو جناب مولانا صاحب محدث
دہلوی کا کیا قصور ہے بیت گر نہ بیند بروز شپرہ چشم + چشمۂ آفتاب را چہ گناہ + مگر
شاید معترض کے نزدیک صلوۃ خلف مومن کامل کے جائز نہوگی ع برین عقل وہمت
بباید گریست + قولہ بلکہ جواب مین یون کہنا تھا کہ ایسا شخص تارک واجب اور خارق
اجماع اور مبتدع متقشف اجہل ہے اسلیئے کہ گیارہ سو برس سے آجتک تمام علماء بلاد
وامصار وحرمین شریفین کا اتفاق واجماع اسپر ہے کہ ایسے اشخاص مذکورین سوال پر
تقلید ایک مذہب معین کی واجب ہے الخ اقول سبحان اللہ متبع سنت کو مبتدع
کہنا اور مبتدع کو سنی کہنا آپ ہی کا کام ہے ؎ چہ دلاورست دزدی کہ بکف چراغ
دارد + آپ کے اس قول سے پر ظاہر ہے کہ یہ تقلید شخصی بعد وفات رسول اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم اور گذرنے دو سو برس کے مخترع ہوئی اب اسکی بدعت سیئہ ہونیمین
کسکو دلیل لکھنے کی کچھ حاجت نرہی کیونکہ یہ فعل شنیع بعد قرون ثلثہ کے ہے کہ جسکی شان مین آنحضرت

کرتاہون اور لعنت کرتا ہے اونکو اللہ اور ہر نبی مستجاب الدعوات کتاب اللہ مین زیادہ کرنیوالے کو اور جھٹلانیوالے کو ساتھہ قدر اللہ کے آخر تک **قولہ** مولویصاحب نے ایک چالاکی یہ کی کہ صفحہ ١٠ اور صفحہ ١١ مین بہت سی کتابون کے نام لکھدیئے باین عنوان کہ اسامی کتب اہل اصول مذہب حنفی وغیرہ کے عدم وجوب تقلید شخصی مین یہ ہے پس ہم اونہین کتابونمین سے اکثر کی عبارت نقل کرتے ہین الخ **اقول** معترض نے اس مقام پہ عجب دہوکے کو کام فرمایا کیونکہ لفظ اکثر لکھکر بڑا دہوکھا عوام الناس کو دیا کہ وہ عامی بیچارے اکثر کا لفظ دیکھکر سمجھہ جاوین کہ ہمارے اکثر کتابونمین یہی مسئلہ ہے حالانکہ چند اقوال اشخاص متعصبین غیر معتبرین کے نقل کیئے اور وہ بھی بلا دلیل اور اقوال محققین رحمہم اللہ سے گریز کیا اب ہم ان اقوال کو النصیحۃ للمسلمین سلک تحریر مین لاتے ہین شاہ عبد العزیز صاحب نے اپنی تفسیر مین جو دہلی کے مطبع مین چھپی ہے صفحہ ٤٩٦ مین فرمایا ہے تحت قولہ تعالی فاولئك هم الخاسرون ازین آیت معلوم شد کہ بعد وضوح دلائل وسطوح براہین تقلید باطل ست زیرا کہ اتباع ہوائے بعد مجئ علم ست نیز اونہون نے اپنی تفسیر کے صفحہ ٥٨٢ مین فرمایا ہے بر عالم فرض ست کہ موافق علم خود عمل کند و بر عامی فرض ست کہ بر تقلید و ظن اکتفا نکند بلکہ تحصیل یقین را قصد نماید انتہی اور مولانا شاہ ولی اللہ صاحب عقد الجید مطبوعہ دہلی کے صفحہ ٢٩ فصل فی العامی مین فرماتے ہین ان العامی الصرف لیس لہ مذہب و انما مذہبہ فتوی المفتی انتہی ترجمہ صرف عامی نہین ہے واسطے اسکے کوئی مذہب اور سوا اسکے نہین کہ مذہب اوسی عامی کا فتوا مفتی کا ہے اور بعد چند سطور کے فرمایا ہے و قال النووی الذی یقتضیہ الدلیل الخ ترجمہ ابو الفتح ہروی امام کے شاگردونمین کا کہتا ہے عام فقہا کا مذہب اصول مین یہ ہے کہ عامی کا کوئی مذہب نہین ہے اگر اوسنے کوئی مجتہد پایا تو اوسکی تقلید کرلے اور اگر مجتہد نپایا

من فقيه الى فقيه ترجمه اور يه تمام (بعض جزئيات فقه متضمنه عدم التزام مذهب)
اسپر دليل ہے كه رجوع كرنا ايك فقيه سے دوسرے كى طرف جائز ہے اور جائز ہے كه كسى ايك مسئله مين
انسان حنفى رہے اور دوسرے مسئلے مين شافعى يا مالكى اور تقليد بعينه كسى امام كى واجب
نہين انتهى اور اكثر علماء اصوليين مثل ابن امير الحاج و سيد بادشاه و فاضل محب الله حنفى
و مولوى عبد العلى و فاضل حبيب الله قندهارى اپنى كتابون مين ايسا ہى فرمايا ہے
لا واجب الا ما اوجبه الله و رسوله و لم يوجب الله و رسوله على احد
ان يتمذهب بمذهب رجل من الائمة الخ ترجمه واجب نہين ہے مگر وہى جسكو خدا
و رسول واجب گردانين اور خدا و رسول نے واجب نہين گردانا كه كسى كے مذہب
كو ائمه سے اسطرح اختيار كرے كه ہر باب مين اوسيكى تقليد كرے اور دوسرے
مذہب كو چھوڑ دے شرح مسلم مين يه بھى زياده كيا ہے كه واجب گرداننا اوسكا بدعت شنيع
ہے انتهى اور زياده بسط اسكا آگے آويگا انشاء الله تعالى اب اجماع آپ ہى كى كتب تہذيب
سے اوڑگيا **بيت** جواب اسبات كا گھر ہى مين يه كيسا نكل آيا * مين الزام اونكو ديتا تھا
قصور اپنا نكل آيا * **قوله** مصداق اس آيت كا ٹھہريگا و من يتبع غير سبيل
المؤمنين الخ **اقول** سبحان الله كيا مار تقليد كى ہے كه اب تو آپ قرآن مين بھى تصنيف
كرنے لگے يعنے يتبع پر نقطہ متن بڑھا يا الله پاك كو بھى اصلاح دى نعوذ بالله من هذا الكفر
جناب مولوى صاحب اور نہين تو مشكوة كو ہى ديكھ ليا ہوتا كه قرآن مين زيادتى كرنا
كيسا ہے خير آپ كى خاطر سے مين ہى حديث مشكوة كو مع ترجمه كے نقل كرديتا ہون
كه ديكھكر شرمائيے اور آينده ايسى زيادتى سے باز آئيے مشكوة مطبوعه مطبع بمبئى كى صفحه ۱۲
مين ہے عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ستة لعنتهم
و لعنهم الله و كل نبى يجاب الزائد فى كتاب الله و المكذب بقدر الله الخ
روايت ہے عائشه سے كہا فرمايا رسول الله صلعم نے چھه شخص ہين كه مين اونكو لعنت

مذہب کے خلاف کسی اور امام کا مقلد ہو کر عمل کرے آیا یہ اسکو جائز ہے اسمین علمار
نے اختلاف کیا ہے سو امام غزالی اور ایک گروہ نے منع کیا ہے اور یہ قول جمہور کے
نزدیک ضعیف ہے کیونکہ اسکی اصل یہ ہے کہ انسان پر واجب ہے کہ دلیل کے ذریعہ
سے اختیار کرے پھر جب وہ دلیل ہے دلائل کی جہالت کے سبب سے فوت ہو گئی
تو ہمنے اُسکے امام کی افضلیت کا اعتقاد دلیل کے قائم مقام کر دیا سو اسکو اپنے امام کے
مذہب سے نکلنا جائز نہین ہے کہ جیسا اُسکو یہ جائز نہین کہ شرعی دلیل کی مخالفت کرے
اور یہ قول اسطور رد کیا گیا ہے کہ امام کی مطلق افضلیت کا اعتقاد تمام آئمہ پر صحت
تقلید کے باب مین بالاجماع لازم نہین اسواسطے کہ صحابہ اور تابعین یہ اعتقاد رکھتے
تھے اس امت مین افضل ابوبکر رضہ ہین پھر عمر رضہ اور اُنکا یہ حال تھا کہ بہت مسائل
مین اُنکے قول کے برخلاف اورونکی تقلید کرتے تھے اور کسی نے اسپر اعتراض نہین کیا سو
ہمارے قول پر اجماع ہو گیا اور رہی افضلیت اُسکے امام کے قول کی اس مسئلہ مین سو
اوسکی پہچان کی راہ مقلد صرف کو کوئی نہین ہے پس تقلید کی یہ شرط ٹھہرانی جائز نہین
ہے اسواسطے کہ لازم آتا ہے جمہور مقلدین کی تقلید جائز نہووے اور اگر فرض
کیا جاوے تو ہمارے اس مسئلہ مین یہ تمکو مضر ہے مفید نہین اسلیئے کہ اکثر اوقات
ایسی حدیث معلوم ہو جاتی ہے کہ اُسکے امام کے مذہب سے مخالف ہوتی ہیں یا قیاس
قوی ملجاوے کہ اُسکے مذہب کے خلاف ہوتا ہے پھر وہ اس مسئلہ مین اور کی افضلیت کا
معتقد ہو جاتا ہے اور اکثر علمار اسکو جائز رکھتے ہین اُنہین مین سے آمدی ہے اور ابن الہمام
اور نووی اور اسکے اتباع جیسے ابن حجر اور رملی حنفیون اور مالکیون مین کا ایک
گروہ اتنے کہ اونکے ناموں کے ذکر سے تطویل ہوتی ہے اور یہ وہ مسئلہ ہے کہ جسپر
چارون مذاہب کے متاخر مفتیونکا اتفاق منعقد ہو چکا ہے اور اسکو اوائل کے
کلام مین سے استخراج کیا ہے اور مسئلہ مین اون کے مستقل رسائل ہین انتہی اور جو تدبیر

اور متبحر فی المذہب پایا اُسکا مقلد ہوگیا وہ متبحر ہے اُوسکو اپنے مذہب کا فتوا دیگا اور یہہ
اسبات کی تصریح ہے کہ متبحر فی نفسہ مقتدا ہوتا ہے اور قول مرجح فقہاء کے نزدیک
یہ ہے کہ عامی جو کسی مذہب کے طرف منتسب ہوا سکا یہی مذہب ہوتا ہے اور اُسکو
مخالفت اس مذہب کی جائز نہین اور اگر وہ کسی مذہب کی طرف منتسب نہو تو آیا اُسکو
جائز ہے کہ پسند کرے جس مذہب کا چاہے مقلد ہو جائے اسمین خلاف اسبات پر
مبنی ہے کہ عامی کو کسی مذہب معین کی تقلید لازم ہے یا نہین اسمین دو وجہ ہین امام
نووی کہتے ہین دلیل کا تقاضا تو یہ ہے تعین لازم نہین بلکہ جس سے چاہے اور جس سے
اتفاق پڑے فتوا پوچھ لے پر سہل سہل نہ ڈھونڈا کرے انتہی انتہی ادعا فقہاء کا
کہ عامی منتسب الی المذہب کا مذہب خاص ہوتا ہے اس عبارت کے ساتھ یہ جواب ہے
کہ دران صورتیکہ ہم عامی غیر منتسب الی المذہب کا حکم ثابت کیا چاہین تو ہمنے اصل دلیل
کیطرف رجوع کیا اور رجوع کرنا ہمارا بنا بر اس امر کے ہے کہ آیا عامی کو کسی مذہب معین
کی تقلید لازم ہے یا نہین تو مقتضائے دلیل کا یہی پایا کہ اسپر لازم نہین فاسئلوا
اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون عام ہے تو عامی منتسب الی المذہب کو کیون کہتے ہو
کہ اسپر تقلید خاص لازم ہے حالانکہ عموم دلیل منتسب و غیر منتسب دونونکو شامل ہے
جو حال غیر منتسب کا سو منتسب کا بھی وہی انتہی ہکذا فی کلام الفحول شیخ محمد حیات سندھی
نے تحفۃ الانام مین فرمایا ہے لایخفی انہ یجوز الانتقال من مذھب الی مذھب
انتھی ترجمہ یہ بات پوشیدہ نہین ہے کہ جائز ہے انتقال ایک مذہب سے دوسرے
مذہب مین صحابہ اور تابعین اور آئمہ اربعہ کا یہ ہی حال رہا کہ ایک قول سے دوسرے
کی طرف انتقال کرتے رہے اور عقد الجید کے مسئلہ متبحر فی المذہب مین اذا اراد
ھذا المتبحر فی المذھب ان یعمل فی مسئلۃ بخلاف مذھب امامہ مقلدًا
فیھا الخ ترجمہ اگر ایسا متبحر فی المذہب یہ ارادہ کرے کہ کسی مسئلہ مین اپنے امام کے

واسط مین اور سفیان الثوری وابن ابی لیلی وابن شبرمة وحسن ابن یحیی وشریک وابوحنیفہ
وزہیر بن معاویہ وجریر بن عبدالحمید ومحمد بن حازم کوفہ مین اور اوزاعی وسعید بن عبدالعزیز
وزبیدی وقاضی حمزہ بن یحیی وشعیب بن ابی حمزہ شام مین اور لیث بن سعد وعقیل
بن خالد مصر مین موجود تھے ان تمام کا وہی طریقہ تھا جیسے مین نے ذکر کیا کوئی انمین
ایسا نہ تھا کہ اپنے پہلے امام کا جمیع امور مین اقتدا کرا سکے سب باتون کو بغیر روکسی
امر کے قبول کرلیا ہوا ن کے بعد بھی ایسونکو پایا جنھون نے ان حضرات مذکورین کی
ہدایت پر پنجہ مارا اور انھین کا سلوک اختیار فرمایا جیسے یحیی بن سعید القطان
وعبدالرحمان بن مہدی وبشر بن المفضل وخالد بن مخلد وعبدالرزاق ووکیع ویحیی بن
آدم وحمید بن عبدالرحمن الراسی وولید بن مسلم وحمیدی وشافعی وابن المبارک و
حفص بن غیاث ویحیی بن زکریا بن زائدہ وابوداؤد طیالسی ومحمد بن عدی ومحمد بن
جعفر ویحیی بن یحیی نیشاپوری ویزید بن ہارون ویزید بن زریع واسمعیل بن علیہ و
عبدالوارث بن سعید اور فرزند انکے عبدالصمد اور وہب بن جریر وزہیر بن راشد
وعفان بن مسلم وبشر بن عمر وابو عاصم النبیل ومعتمر بن سلیمان ونضر بن شمیل
ومسلم بن ابراہیم وحجاج بن منہال وابوعامر عقدی وعبدالوہاب ثقفی وفریابی
ووہیب بن خالد وعبداللہ بن نمیر وغیرہم انمین سے کوئی ایسا نہ تھا کہ کسی امام
کی جو پہلے ان کے گذرا ہو تقلید کی ہو پھر احمد بن حنبل واسحاق بن راہویہ وابوعبید
وابوخیثمہ وابوایوب ہاشمی وابواسحاق فزاری ومخلد بن الحسین ومحمد بن یحیی الذہلی
وابوبکر وعثمان دونون فرزند ابی شیبہ کے وسعید بن منصور وقتیبہ ومسدد ور
وفضل بن دکین ومحمد بن المثنی وبندار ومحمد بن عبداللہ بن نمیر ومحمد بن العلی وحسن بن
زعفرانی وسلیمان بن حرب وعارم وغیرہم اور اسی روش پر گذرے کوئی انمین ایسا
نتھا کہ کسیکی تقلید کی ہو حالانکہ اپنے پہلونکے حال سے آگاہ تھے لیکن دلونمین یہ کیا تھا نیز

عدم تقلید پر دلالت کرتی ہین وہ بہت ہین منجملہ اون کے مولانا شیخ العرب والعجم نے بھی کتابون کے نام لکھدیئے اور معترض نے بھی کچھ تعرض نہین کیا بلکہ یہ لکھا کہ ہم بھی اونھین کتابون سے ثبوت تقلید کرتے ہین جن کتابونمین رد تقلید ہے وہ یہ ہین فتاوی عالمگیری وفتح القدیر وتحریر الاصول لابن الہمام وتقریر شرح تحریر صاحب عنایہ وتحبیر شرح تحریر امیر الحاج وشرح تحریر بادشاہ وشرح منہاج علامہ قاسم ومسلم الثبوت محب اللہ بہاری ومختصر الاصول ابن حاجب وعضدی شرح مختصر الاصول وشرح تحریر مسلم مولانا نظام الدین وبحر العلوم مولوی عبد العلی وعقد الفرید وشرنبلالی وطحطاوی ورد المحتار وطوالع الانوار حواشی درمختار ومعتنم الاصول ملا حبیب اللہ قندہاری والقول السدید شیخ الشیوخ سید احمد طحطاوی وتحصیل التعرف فی معرفۃ الفقہ والتصوف شیخ عبد الحق محدث دہلوی وکتاب الرد علی من اخلد الی الارض للشیخ جلال الدین سیوطی وعلامہ عبد البر وقرافی در شرح اصول وعبد الوہاب در میزان ویواقیت وعقد الجید وحجۃ اللہ البالغہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی وسوالات عشرہ شاہ عبد العزیز وقاضی ثناء اللہ پانی پتی فی رسالہ عمل بالحدیث وکتاب فارسی مین گویا ترجمہ مسلم الثبوت ہے ومولانا اسمعیل صاحب فی تنویر العینین و ایضاح الحق مین جیسا کہ واقفان ومزاولان کتب مذکورہ پر مخفی نہین ہے کتب اصول فقہ سے توبخوبی رد تقلید ثابت ہوا جو علما کہ تقلید نہین کرتے تھے اور تقلید سے منع کرتے تھے اونمین سے تھوڑے کے نام مبارک زیر قلم لاتا ہون وہ یہ ہین ابن جریج و[1] سفیان بن عیینہ مکہ مین[2] اور ابن ابی ذئب[3] اور محمد بن اسحاق اور[4] عبید اللہ بن عمر و[5] اسمعیل بن علیہ و[6] مالک بن انس و[7] سلیمان بن بلال و[8] عبد العزیز بن ابی سلمہ و[9] عبد العزیز الدراوردی و[10] ابراہیم بن سعد اور[11] سعید بن عروبہ و[12] حماد بن زید و[13] معمر بن راشد و[14] ابو عوانہ و[15] شعبہ و[16] ہمام بن یحیی و[17] جریر بن حازم و[18] ہشام الدستوائی و[19] زکریا بن ابی زائدہ و[20] حبیب بن شہید و[21] عبد اللہ بن الحسن و[22] عثمان بن سلیمان بصری مین اور[23] ہشام ابن نصر

اس بیان سے اجماع عدم تقلید پر ثابت ہوا ۵ ای خدا قربان احسانات شوم
اینچہ احسانست قربانت شوم ۞ اب ہم آیت قرآنی سے شرک ہونا اسکا ثابت کرتے ہیں
فرمایا اللہ تعالےٰ نے وَاِذَا قِیْلَ لَھُمُ اتَّبِعُوْا مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا اَلْفَیْنَا عَلَیْہِ اٰبَآءَنَا
اَوَلَوْ کَانَ اٰبَآؤُھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ شَیْئًا وَّلَا یَھْتَدُوْنَ وَ اَیْضًا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَلَا
وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ الخ وَ اَیْضًا قَالَ تَعَالٰی اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَھُمْ وَ
کَانُوْا شِیَعًا الخ وَ اَیْضًا قَالَ تَعَالٰی وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا الخ اور سوا
اسکے اور آیات بہت موجود ہین اجی معترض صاحب ایک اور بھی لیجئے اِتَّخَذُوْا
اَحْبَارَھُمْ وَرُھْبَانَھُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ دلالت کرتی ہے اوپر شرک ہونے
تقلید کے چنانچہ تفسیر نیشاپوری مین ضمن اس آیت مذکورہ کے لکھا ہے کہ یہ مراد نہین
کہ یہود و نصاری نے اپنے علما اور درویشونکو خدا ٹھہرالیا تھا بلکہ مراد یہ ہے کہ اطاعت
اونہون نے اپنے علماء اور درویشونکی برخلاف حکم خدا و رسول صلعم کے کی تھی عبارت
تفسیر مذکور کی مختصر اور ترجمہ عبارت کا پورا لکھا جاتا ہے عبارتہ ہٰذا اختلفوا فی معنے
اتخاذھم ایاھم اربابا بعد الاتفاق علی انہ لیس المراد انہ جعلوا ھم الٰھۃ الخ
ترجمہ علمار مختلف ہین یہود اور نصاری کے اپنے علمار کو پروردگار ٹھہرانے کے معنون
مین بعد اتفاق اسبات کے کہ وہ اپنے علمار کو خدا نہین کہتے تھے سو اکثر مفسرون نے
کہا ہے کہ وہ امر و نہی مین اپنے علمار کا کہنا کرتے تھے عدی بن حاتم سے منقول
ہے کہ وہ حالت نصرانیت مین آنحضرت صلعم کے پاس آئے اور آنحضرت صلعم سورہ
براۃ پڑھ رہے تھے جب اس آیت تک پہونچے تو اونہون نے کہا ہم تو اپنے علمار کی
بندگی نہین کرتے آپ نے فرمایا کہ تم حرام نہین ٹھہراتے جسے اللہ نے حلال کیا
اور حلال نہین ٹھہراتے جسے حرام کیا اونہون نے کہا یہ تو ٹھیک ہے آپنے فرمایا یہی تو
اونکی بندگی ہے ربیع نے کہا مین نے ابو العالیہ سے پوچھا کہ بنی اسرائیل کا علمار کو

نہ پائی باب دین مین کسی کی تقلید کرین ان تمام بزرگون کے بعد ظہور بخاری ومسلم
وابوداؤد ونسائی ومحمد بن سنجر ویعقوب بن شیبہ وابوداؤد بن علی ومحمد بن نصر
مروزی وابن منذر ومحمد بن جریر طبری وتقی بن مخلد ومحمد بن عبدالسلام الحسینی
وغیرہم کا ہوا کوئی انمین بھی ایسا نہ تھا کہ کسی امام کی جو پہلے ان کے گذرا ہو تقلید کی ہو
اور اوسکی طرف اسکو رجوع ہو بلکہ ان تمام نے ایسی تقلید سے منع فرمایا اور اسکا
انکار کیا اور مین نے قدیماً وحدیثاً کسیکو جو موصوف بعلم ہو اسطرح دیکھا کہ اجازت
تقلید کی دیتا ہو اور اسکا حکم کرتا ہو اسیطرح ابن وہب واشہب وابن ماجشون
ومغیرہ بن ابی حازم وحازم بن کنانہ کا حال ہے کہ ہر بات مین اپنے شیخ مالک کی
تقلید نہین کی بلکہ کئی موضع مین مالک کا خلاف کیا اور دوسرے اقوال کو اختیار کیا اب
یہی حال زفر وابویوسف ومحمد بن الحسن وحسن بن زیاد وبکار بن قتیبہ وطحاوی کا
ہے اور یہی امر مزنی وابی عبداللہ بن جبرویہ وابن خزیمہ وابن سریج مین موجود ہے
انمین سے ہر شخص نے کتنے اشیاء مین مخالفت اپنے امام سے کی اور دوسرے اقوال کو
اختیار فرمایا ان سب کے آخر ہمنے اپنے شیخ ابوعمر طمیلی کو دیکھا وہ بھی کسیکی تقلید
نہین کرتے اور اب محمد بن عوف موجود ہین وہ بھی کسیکی تقلید نہین کرتے اور قول
شافعی پر بعض مسائل مین قائل ہین اور بعض دوسرے کے اگر مین ان تمام کو سلف اور
خلف سے جو سیرت مذکور پر گذرے ہین ذکر کرون تو کتاب بڑہ جائے و پھر اپنے نفس
شریف کیلئے درباب اجتہاد ایک قصیدہ انشاد فرمایا جسکے آخر مین یہ کہا **بیت**
واضرب عن التقلید فهو ضلالة ۔ ان المقلد فی سبیل الهالك ٭ پھر اسی
کتاب مین شیخ عز الدین بن عبدالسلام سے انکی قواعد کبری سے ذم فقہاء مقلدہ کو
نقل کیا اور امام ابی شامہ کی کتاب المؤمل سے بھی غیر صحیح ہونے پر اس تقلید مروجہ
کی دلیل کڑی ہے طالب شائق کو چاہیے کہ مطالعہ کتاب ہدایۃ السائل کا کرے

ہے تقلید سے تقلید عقیدے کی جیسا کہ دلالت کرتا ہے اسپر لفظ حلال اور حرام کا کیونکہ حلال ٹھہرانا اور حرام ٹھہرانا دونون افعال مین مستعمل ہوتے ہین اور تقلید مطلق بھی مراد نہین والا تو لازم آویگا کہ ہر انجان اجتہاد پر مکلف ہو اور نصوص کا رد کرنا بھی مراد نہین ہے اامون کے قولون کے مقابلہ مین نہین تو نصاری عاملین ہے بلکہ مراد تاویل کرنا ہے دلائل شرعیہ کا اامون کے قولون کی طرف سو اس سے یہ بات معلوم ہو گئی کہ پیروی کرنی ایک شخص معین کی اسطرح کہ جیا وے اوسکا قول اگرچہ اسکا خلاف بھی ثابت ہو جاوے قرآن و حدیث سے اور اسے تاویل کرے اپنے جماؤ کیطرف یہ ایک آمیزش ہے نصرانیت سے اور حصہ ہے شرک کا اور لوگونپر تعجب ہے کہ ایسی پیروی سے خود تو ڈرتے نہین بلکہ جو ایسی تقلید کو چھوڑے اوسپر زیادتی کرتے ہین سو کیا ہی ٹھیک بیٹھتی ہے یہ آیت اونکے جواب مین اور کیونکر ڈرونمین اوس سے کہ شریک لاتے ہو تم اور نہین ڈرتے ہو تم یہ کہ شریک مقرر کرتے ہو تم اللہ کے ساتھ اوس چیز کو کہ نہین اوتاری اللہ نے اوسپر تمھاری اوپر دلیل سو کون دونون فرقونمین بہت لائق ہے امن کے ساتھ کہدو اگر تم جانتے ہو تامل اور انصاف کرلو اور شک نہ کرو اور اللہ کی پناہ کہو ہمین ہٹ دھرمون سے انتہٰی ۔ پس ان عبارات سے تقلید شرک ہوئی اور مقلدین مشرک ٹھہرے اور ائمہ اربعہ نے بھی تقلید سے منع کیا ہے اور صوفیا و محدثین نے اس تقلید کو گمراہی اور باعث غضب آلہی قرار دیا ہے چنانچہ امام زندویستی روضۃ العلما مین بروایت صاحب ہدایہ کے امام ابو حنیفہ رہ سے نقل کیا ہے انہ یعنی اباحنیفۃ رح سئل اذا قلت قولا و کتاب اللہ یخالفہ قال اترکوا قولی بکتاب اللہ فقیل اذا کان خبر الرسول صلعم یخالفہ قال اترکوا قولی بخبر الرسول صلعم الخ ترجمہ امام ابو حنیفہ رہ سے پوچھا گیا کہ جب آپ کوئی مسئلہ کہین اور

[illegible]

پروردگار ٹھہرایا کیونکر تھا اونھون نے کہا اگرچہ وہ کتاب اللہ مین وہ مسئلہ جو اون کے
علماء کے مخالف ہون پاکر اپنے علماء کے قولون کو لیتے تھے اور حکم خدا چھوڑ دیتے تھے
علماء نے کہا ہے کہ سوا اسکے نہین جو فاسق کی تکفیر اطاعت شیطان مین لازم نہین آتی
بخلاف فرقہ خوارج کے کہ فاسق اگرچہ شیطان کا کہا مانتا ہے مگر اسکو برا کہتا رہتا ہے
بخلاف ان اطاعت کرنیوالون کے کہ آپنے مقتداؤنسے برسر تعظیم ہین انتہی۔ چنانچہ آجکل
کے حنفیہ ایسا ہی کرتے ہین کہ حدیث کو مقابل قول امام صاحب کے نہین مانتے امام فخرالدین
رازی نے کہا کہ مین ایک گروہ مقلدون سے ملا اور اُن کے مذہب کے مخالف کچھ آیتیں
مین نے اونکے روبرو پڑھین تو انھون نے اُن آیتونکی طرف توجہ نکی اور میری طرف
حیران تکتے رہگئے اور یہ حیرانگی یون تھی کہ ان آیات مخالف مذہب پر بھلا کیونکر عمل ہوسکتا ہے
اگر خوب غور کیا جاوے تو یہ مرض اکثر لوگونمین پھیل رہا ہے ہو چکی عبارت نیشاپوری کی
اور اسیطرح تفسیر کبیر مین ہے اور مولانا اسمٰعیل صاحب نے بوجہ بسط شرک ہونا
ایسی تقلید کا بدلیل آیت اتخذوا احبارهم ورهبانهم الخ اور بدلیل نبوی صلعم
جو کہ ترمذی نے عدی بن حاتم سے نقل کی ہے ثابت کیا ہے چنانچہ فرماتے ہین و لیت
شعری کیف یجوز التزام تقلید الخ ترجمہ مجھی نہین معلوم کہ کیونکر روا ہو گیا التزام
پیروی کرنے ایک شخص معین کی کا باوجود قدرت رجوع طرف ان روایات کے
جو آنحضرت صلعم سے منقول ہین اور صریح دلالت کرتی ہین اوپر خلاف قول امام کے
پھر اگر مقلد قول امام کو نہین چھوڑتا تو اسمین آمیزش ہے شرک کی چنانچہ دلالت کرتی
ہے اسپر وہ حدیث جسکو ترمذی نے عدی بن حاتم سے روایت کیا ہے کہ اُنھون
نے آنحضرت صلعم سے اس آیت کے معنی مین ٹھیرایا یہود اور نصاریٰ نے اپنے علماء
اور درویشونکو پروردگار اللہ کو چھوڑکر پوچھا تو فرمایا کہ حلال ٹھیرایا تمنے اون کے حلال
ٹھہرائے ہوئے کو اور حرام ٹھیرایا تم نے اون کے حرام ٹھہرائے ہوئے کو اور نہین مراد

[illegible]

معلوم ہوا کہ آپ کے نزدیک حنفی سے شافعی ہونا حکم مرتد کا رکھتا ہے حالانکہ آپ خود
مقر ہین کہ چارون مذہب حق ہین جب چارون حق ہوئے تو تعزیر کیسی یا کہو چارون
حق نہین نعوذ باللہ من سوء ہذا الفہم و ہذا النقل یقال اللہ تعالی ولا تقولوا
لما تصف السنتکم الکذب ہذا حلال و ہذا حرام لتفتروا علی اللہ الکذب
مومن کامل متبع سنت کو مرتد کہنا آپکا اور آپ کے معاونونکا کام ہے یہ مومن کی شان سے
بعید ہے حدیث المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ کا ذرا خوف نہ کیا
کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم ان یقولون الا کذبا اور طرفہ تر یہ ہے کہ عالمگیری مین
رد تقلید بھی کیا ہے معترض نے اس سے گریز کیا **مصرع** چہ دلاور ست دزدے
کہ بکف چراغ دارد * **قولہ** ان المتنقل من مذہب الی مذہب باجتہاد وبرہان
آثم یستوجب التعزیر فبلا برہان واجتہاد اولی **اقول** ماشاء اللہ کیا سمجھ ہے
اجتہاد و برہان کی قید سے آپ کی نزدیک امام محمد و امام ابو یوسف بھی قابل تعزیر ٹھہرے
بیت شادم کہ از رقیبان دامن کشان گذشتیم * گو خاک ما ہم برباد رفتہ باشد
کیونکہ ان صاحبون نے بھی مذہب ابی حنیفہ رح سے انتقال کر کے صدہا مسائل مین
اپنا مذہب نیا ٹھہرایا اور برہان کی قید سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ منتقل من مذہب
اگرچہ قرآن و حدیث صراحتًا خلاف مذہب اپنے امام کے رکھتا ہو عمل کرے تو لائق تعزیر ہے
ان ہذا الا بہتان عظیم آپ نے قول تو نقل کیا مگر دلیل اوس پر نہ بیان کی بلا دلیل
کب کسیکی سنی جاتی ہے آپ ہون یا آپ کے پیشوا ہون کون مانتا ہے باوجودیکہ اس قول
کو فتح القدیر مین رد کیا ہے شیخ ابن الہمام نے اگرچہ تحریر مین موافق ابن الحاجب کے
لکھا ہے لیکن فتح القدیر مین ابن حاجب کے اتباع کو طاق پر رکھکر اختیار کیا ہو اور
قائل اختلاف کے ہوئے ہین چنانچہ بحر العلوم شرح مسلم مین فرماتے ہین لکن کلامہ
فی فتح القدیر مشعر بالخلاف بعد العمل و در شرح تحریر ابن ہمام صاحب فتح القدیر

اور قرآن اوسکے مخالف ہووے جواب دیا کہ میرا قول قرآن کے مقابلہ مین چھوڑ دو پھر
پوچھا گیا کہ اگر حدیث مخالف ہووے جواب دیا کہ حدیث کے مقابلہ مین بھی میرا قول
چھوڑ دو پھر پوچھا گیا کہ اگر آثار صحابہ مخالف ہووین جواب دیا کہ میرا قول صحابہ
کے آثار کے مقابلہ مین چھوڑ دو اور مدخل مین بیہقی عبد اللہ بن المبارک سے نقل کرتے ہین
قال یعنی عبد اللہ بن المبارک سمعت اباحنیفۃ یقول اذا جاء عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فعلی الراس والعین الخ ترجمہ عبد اللہ بن مبارک نے کہا کہ مین نے
امام ابو حنیفہ رح کو کہتے سنا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت آوے تو
سر اور آنکھو نپر اور جب صحابہ سے روایت آوے تو اوسکو اختیار کرتے ہین ہم اور
تابعین سے آوے تو مناقشہ کرتے ہین ہم انتہی امام مالک فرماتے ہین کہ کوئی شخص ایسا
نہین کہ اپنے قول سے ماخوذ نہو اور وہ کلام اوسکا اوسپر مردود نہو سوائے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے یعنی قول غیر صحیح سبکا رد کر دینا چاہئے چنانچہ یواقیت والجواہر مین شیخ عبد الوہاب
شعرانی فرماتے ہین وکان الامام مالک رح یقول مامن احد الا وھو ماخوذ من
کلامہ ومردود علیہ الا رسول اللہ صلعم انتہی ترجمہ امام مالک کہتے ہین کہ
سوائے آنحضرت صلعم کے سب لوگ اپنے کلام مین ماخوذ ہونگے اور وہ کلام اونکا اونپر
مردود ہوگا۔ ایسا ہی امام شافعی رح اور امام مالک رح اور امام احمد حنبل رح فرماتے ہین
بسبب خوف درازی رسالہ کے اسیقدر پر اکتفا کیا گیا جسکو ضرورت ہو معیار الحق کا مطالعہ
کرے اور جب تقلید کا شرک اور بدعت ہونا کلام اللہ و حدیث رسول اللہ و کتب مسلمہ
حنفیہ و اصول حنفیہ سے ثابت ہوا اب جو شخص تقلید نہ کرے اور عمل بالحدیث کرے اسکو
برا کہنا سوائے بیدین اور رافضی کے دوسرے کا کام نہین ومن یشاقق الرسول
من بعد ماتبین لہ الھدیٰ ویتبع غیر سبیل المومنین نولہ ماتولی ونصلہ
جھنم وساءت مصیرا **قولہ** حنفی اگر نحل الی المذہب الشافعی یعزر الخ **اقول**

با لمذهب المخالف للائمة الاربعة **اقول** اس عبارت مین تقلید شخصی کا نام و
نشان نہین اور اجماع صحابہ کا معتبر ہے اور ظاہر ہے کہ اجماع صحابہ کا اوپر نہ کرنے
تقلید کے ہے اور اجماع صحابہ کسی سے ٹوٹ نہین سکتا اور عبارت مذکور مین اجماع
تابعین و ائمہ مجتہدین کا بھی نہین بلکہ اجماع علماء حنفیہ بھی نہین لہذا یہ قول بھی
مردود ہے پھر اجماع کا لفظ زبان پر لانا باوجود اتنے علماء مذکورین وجوب تقلید کے
منکر ہین جو مذکور ہوئے اور ہون گے **بیت** گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو * از شما
یکتن نشد اسرار جو * معہذا یہ قول بھی مثل باد درشت بلا دلیل تحریر فرمایا
معترض پر واجب ہے کہ دلیل بیان کرے **قولہ** یعنی محققین نے اتفاق کیا ہے عوام
کے منع کرنے پر خود صحابہ کی تقلید سے الخ **اقول** اس قول مین تو صاف صاف
آپکا انکار ہے حدیث رسول اکرم صلعم سے علیکم بسنتی وسنة الخلفاء
الراشدین الخ یعنے پیروی کرو میری اور خلفاء راشدین کی۔ اور انکار ہے حدیث
اصحابی کالنجوم الخ یعنے صحابہ میرے مثل ستارون کے ہین جنکی پیروی کرو گے
راستہ پاؤ گے اور مخالف ہے حدیث صحیح کے اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر
وعمر اس قول کو لانا معترض کا اوسکی خوش فہمی پر دلالت کرتا ہے کیونکہ اسمین تقلید
شخصی کا ذکر بھی نہین ہے بلکہ جنھون نے ابواب بنائے اور آراستہ کیا اور خلاصہ
کیا اور جمع کیا اسمین امام بخاری و مسلم وغیرہ سبکو شامل ہرے پڑین پھر اس سمجھ پر
سمجھ تو کیا سمجھے * واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم **قولہ** لا یصح
الرجوع عن التقلید بعد العمل بالاتفاق **اقول** ذکر الامام العلائی انه
یرجح القول بالانتقال فی صورتین احدهما اذا کان مذهب غیر امامه
یقتضی تشدیدا علیه واخذا بالاحتیاط الخ ترجمہ امام علائی نے ذکر کیا کہ
ایک مذہب سے دوسرے مذہب مین ہونیکا قول دو صورتون مین غلبہ دیا جاتا ہے ایک تو

اعلم انك قد علمت ان التكليف من الشارع ليس الا العمل بفتوی مجتهد علی التخییر وتخصیص العمل الخ ترجمہ (اس عبارت کا لکھو دیتا ہون) یہ تو بیشک تیری جانی ہوئی بات ہے کہ شارع کی طرف سے تکلیف فقط اتنی ہی ہے کہ بلا قید کسی مجتہد کے قول پر عمل کیا جاوے اور کسی مجتہد کی تخصیص کرنا سینہ زوری ہے اور اسکی طرف التفات سچا ہے بلکہ یہ بدلدینا ہے حکم شارع کا بلا دلیل اور اللہ کی رحمت واسع کو تنگ کرنا ہے اور صحابہ بہت مستحق ہین تقلید کے کیونکہ وہ صاحب وحی سے اخذ حکم مین قریب ہین لیکن اون کے بعض کلام مین پوشیدہ اشارے ہین کہ بسبب اوسی پوشیدگی کے بیان مجتہد کی حاجت پڑی ہے اور مجتہدین کہ صحابہ کے اچھے پیرو ہین سب کے سب صلاحیت پیروی مین برابر ہین سو اگر ملجاوے فتوا سفیان بن عیینہ یا مالک بن دینار وغیرہ کا تو ائمہ اربعہ کی طرح اون کے فتوے پر عمل کرنا جائز ہے ہان اتنی بات ہے کہ اورون کی مذہبون کی روایتین بہت کم ملتی ہین اسیواسطے اونکی تقلید سے جسنے منع کیا ہے اوسنے منع کیا ہے سو اگر نقل صحیح اونسی ملجاوے تو اوسپر اور ائمہ اربعہ کے قول پر عمل کرنا برابر ہے آخر تک - اجی معترض صاحب البتہ کتاب وسنت سے ثابت کیجئے تو بسر وچشم منظور ہے مگر یہ نصیب آپ کے کہان کہ قرآن و حدیث سے استدلال کرین بجز تمنیہ قنیہ کے عامی کے حق مین تو آپ ہی کے اکابرین فرماتے ہین کما قال ابو الفتح الهروی وهو تلامذة الامام ذهب عامة الاصحاب فی الاصول ان العامی لا مذهب له ومذهبه مذهب مفتیه الخ ترجمہ عقد الجید مین لکھا ہے ابو الفتح ہروی امام کے شاگرد نے کہا ہے عام فقہار کا مذہب اصول مین یہ ہے کہ عامی کا کوئی مذہب نہین الی ان قال قال النووی الخ یعنے نووی کہتا ہے دلیل کا تقاضا تو یہ ہے کہ تعین لازم نہین ہے بلکہ جسسے چاہے اور جس سے اتفاق پڑے فتوا پوچھلے انتہی **قوله** انعقد الاجماع علی عدم العمل

بالمذهب المخالف للائمة الاربعة **اقول** اس عبارت مین تقلید شخصی کا نام و نشان نہین اور اجماع صحابہ کا معتبر ہے اور ظاہر ہے کہ اجماع صحابہ کا اوپر نہ کرنے تقلید کے ہے اور اجماع صحابہ کسی سے ٹوٹ نہین سکتا اور عبارت مذکور مین اجماع تابعین وائمہ مجتہدین کا بھی نہین بلکہ اجماع علماء حنفیہ بھی نہین لہذا یہ قول بھی مردود ہے پھر اجماع کا لفظ زبان پر لانا باوجود اتنے علماء مذکورین وجوب تقلید کو منکر ہین جو مذکور ہوئے اور ہونگے **بیت** گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو + از شما یکتن نشد اسرار جو + معہذا یہ قول بھی مثل باد درشت بلا دلیل تحریر فرمایا معترض پر واجب ہے کہ دلیل بیان کرے **قولہ** یعنی محققین نے اتفاق کیا ہی عوام کے منع کرنے پر خود صحابہ کی تقلید سے الخ **اقول** اس قول مین تو صاف صاف آپکا انکار ہے حدیث رسول اکرم صلعم سے علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین الخ یعنے پیروی کرو میری اور خلفاء راشدین کی۔ اور انکار ہی حدیث اصحابی کالنجوم الخ یعنی صحابہ میرے مثل ستارون کے ہین جنکی پیروی کروگے راستہ پاؤگے اور مخالف ہے حدیث صحیح کے اقتدوا باالذین من بعدی ابی بکر وعمر اس قول کو لانا معترض کا اوسکی خوش فہمی پر دلالت کرتا ہے کیونکہ اسمین تقلید شخصی کا ذکر بھی نہین ہے بلکہ جنھون نے ابواب بنائے اور آراستہ کیا اور خلاصہ کیا اور جمع کیا اسمین امام بخاری ومسلم وغیرہ سبکو شامل ہو ۵ پڑین پتھر اس سمجھ سمجھ پر تو کیا سمجھ + والله یهدی من یشاء الی صراط مستقیم **قولہ** لایصح الرجوع عن التقلید بعد العمل بالاتفاق **اقول** ذکر الامام العلائی انه یرجح القول بالانتقال فی صورتین احداهما اذا کان مذهب غیره ما مه یقتضی تشدیدا علیه واخذا بالاحتیاط الخ ترجمہ امام علائی نے ذکر کیا کہ ایک مذہب سے دوسرے مذہب مین ہونیکا قول دو صورتون مین غلبہ دیا جاتا ہے ایک تو

صیانۃ الخلق
صفحہ ۵۰
سطر ۱۳ و ۱۴

اعلم انک قد علمت ان التکلیف من الشارع لیس الا العمل بفتوی مجتہد علی التخییر وتخصیص العمل الخ ترجمہ (اس عبارت کا لکھ دیتا ہون) یہ تو بیشک تیری جانی ہوئی بات ہے کہ شارع کی طرف سے تکلیف فقط اتنی ہی ہے کہ بلا قید کسی مجتہد کے قول پر عمل کیا جاوے اور کسی مجتہد کی تخصیص کرنا سینہ زوری ہے اور اوس کے طرف التفات سچا ہے بلکہ یہ بدلنا ہے حکم شارع کا بلا دلیل اور اللہ کی رحمت فراخ کو تنگ کرنا ہے اور صحابہ بہت مستحق ہین تقلید کے کیونکہ وہ صاحب وحی سے اخذ علم مین قریب ہین لیکن اون کے بعض کلام مونمین پوشیدہ اشارے ہین کہ بسبب اوسی پوشیدگی کے بیان مجتہد کی حاجت پڑی ہے اور مجتہدین کہ صحابہ کے اچھے پیرو ہین سب کے سب صلاحیت پیروی مین برابر ہین سو اگر ملجاوے فتوا سفیان بن عیینہ یا مالک بن دینار وغیرہ کا تو ائمہ اربعہ کی طرح اون کی فتوے پر عمل کرنا جائز ہے ہان اتنی بات ہے کہ اور دن کی مذہبون کی روایتین بہت کم ملتی ہین اسیواسطے اونکی تقلید سے جس نے منع کیا ہے اوسنے منع کیا ہے سو اگر نقل صحیح اونسی ملجاوے تو اوسپر اور آئمہ اربعہ کے قول پر عمل کرنا برابر ہے آخر تک۔ اجی معترض صاحب البتہ کتاب وسنت سے ثابت کیجئے تو بسر وچشم منظور ہے مگر یہ نصیب آپ کے کہان کہ قرآن و حدیث سے استدلال کرین بحجہ منیہ قنیہ کے عامی کے حق مین تو آپ ہی کے اکابرین فرماتے ہین کما قال ابو الفتح الھروی وھو تلامذۃ الامام ذھب عامۃ الاصحاب فی الاصول ان العامی لا مذھب لہ ومذھبہ مذھب مفتیۃ الخ ترجمہ عقد الجید مین لکھا ہے ابو الفتح ہروی امام کے شاگردونسے کہتا ہے عام فقہا کا مذہب اصول مین یہ ہے کہ عامی کا کوئی مذہب نہین الی ان قال قال النووی الخ یعنے نووی کہتا ہے دلیل کا تقاضا تو یہ ہے کہ تعین لازم نہین ہے بلکہ جسسے چاہے اور جس سے اتفاق پڑے فتوا پوچھلے انتہی **قولہ** انعقد الاجماع علی عدم العمل

کی طرف اگر تم یقین رکھتے ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر سو اللہ تعالی نے جھگڑے کے وقت رجوع سوا قرآن وحدیث کے کسیطرف مباح نہین کیا اور اسی سے جھگڑے کے وقت کسی قائل کے قول کی طرف رجوع کرنا حرام ہوگیا اسلیئے کہ وہ قرآن وحدیث سے مغائر ہے اور بیشک تمام صحابہ کا اجماع اول سے آخر تک اور تابعین کا اجماع اول سے آخر تک اور تبع تابعین کا اجماع اول سے آخر تک اس تقلید سے باز رکھنے پر اور منع کرنے پر ثابت ہوچکا ہے کہ کوئی شخص اپنے مین سے کسی انسان کے قول یا اپنے سے پہلے کے قول کی طرف قصد کرے پھر وہ تمام قولونکو لیوے سو جس شخص نے امام ابو حنیفہ رح کے سارے قول یا امام مالک رح کے سارے قول یا امام احمد رح کے سارے قول یا امام شافعی رح کے سارے قول لئے اور انمین سے یا اون سے علاوہ اپنے مقتدا کا قول چھوڑ کر غیر کا قول نہین لیتا اور جو قرآن وحدیث مین آیا ہے اوسپر اعتماد نہین کرتا جبتک اوسی کسی انسان معین کے قول سے موافق نہ کرلے تو وہ خوب سمجھ لے کہ اوسنے تمام امت اول سے آخر تک کا یقیناً خلاف کیا اسمین کوئی شبہ نہین ہے اور وہ اپنے واسطے تمام زمانون ثلاثہ محمودہ مین کوئی پیشوا پائیگا نہ امام سو اوسنے بیشک مومنون سے الگ راہ اختیار کی اس درجہ سے خدا کی پناہ ہے انتہی **قولہ** نقلا عن مولوی عبد العلی بحر العلوم شرح تحریر الاصول و کذا للعامی الانتقال فی الحکم من مذہب الی مذہب فی زماننا لا یجوز لظہور الخیانۃ

اقول اول تو یہ قول مولوی عبد العلی کا مخالف اس قول کے جو کہ شرح مسلم مین فرماتے ہین لا یجب الاستمرار ویصح الانتقال وھذا ھو الحق الذی ینبغی ان یؤمن و یعتقد بہ ولکن ینبغی ان لا یکون الانتقال للتلھی فان التلھی حرام قطعا فی التمذھب کان او غیرہ انتہی ترجمہ جماؤ لازم نہین ہے اور صحیح ہے انتقال وہ یہی وہ حق ہے کہ سزاوار ہے یہ اوسیکا ایمان اور اعتقاد کیا جاوے لیکن لائق یہ ہے کہ انتقال بطور لہو ولعب کے نہو کیونکہ لہو ولعب حرام ہے یقینی مذہب کے باب مین ہو یا اور مین

جب اوسکی امام کے سوائی کا قول تکلیف آمیز ہو اور دوسرے مخالف مذہب کے جب کوئی حدیث صحیح ملجاوے اور اوسکے مذہب مین جواب قوی نہ پایا جاوے کیونکہ واسطے نگہبانی ہس مذہب کے جسکا اوسنے خود التزام کر رکھا ہے حدیث صحیح کے چھوڑنے کی کوئی وجہ نہین مین کہتا ہون کہ یہ قول موافق مقولہ احمد اور قدوری حنفی کے ہے اور ابن صلاح وغیرہ علما کا بھی یہی مشرب ہے انتہی مین کہتا ہون کہ واجب ہے فرق کرنا دونون صورتون مین اسطرح کہ پہلی صورت مین انتقال مذہبی احتیاط ہے اور دوسری صورت مین واجب ہے چنانچہ ظاہر کلام علائی کا یہ ہے اسوة المحققین زبدة المحدثین حافظ ابو محمد بن حزم نے اسی قسم کی تقلید کو حرام فرمایا ہے اور حرمت اسکی دلائل سے ثابت کی ہے چنانچہ نبذ الکافیہ مین فرماتے ہین التقلید حرام ولا یحل لاحد ان یاخذ قول احد غیر رسول الله صلعم بلا برهان لقوله تعالى اتبعوا ما انزل الله قالوا بل نتبع ما الفينا عليه آبائنا وقال تعالى مادحا لمن لم يقلد فبشر عباد الذين يستمعون القول فيتبعون احسنه اولئك الذين هدا هم الله واولئك هم اولو الالباب وقال تعالى فان تنازعتم فى شىء فردوه الى الله والرسول فلم يبح الله تعالى الرد عند التنازع الى احد دون القرآن والسنة الخ۔

ترجمہ تقلید حرام ہے اور کسیکو حلال نہین ہے کہ سوائے رسول اللہ صلعم کے کسیکے قول کو بلا دلیل لیوے بدلیل اس آیت کے چلو اوسپر جو اترا انکو تمہارے رب سے اور نہ چلو اوسکے سوا اور رفیقون کے پیچھے اور بدلیل اس آیت کے اور جو انکو کہین چلو اوسپر جو اوتارا اللہ نے کہین نہین بلکہ چلین گے ہم جسپر پایا ہمنے اپنے بڑونکو اور اللہ تعالی اوسکی مدح مین جو تقلید نہ کرے فرماتا ہے کہ تو خوشی سنا میرے بندونکو جو سنتے ہین بات اور پھر چلتے ہین اوسکی نیک پر وہی ہین جنکو راہ دی اللہ نے اور وہی ہین عقل والے اور اللہ تعالی فرماتا ہے پھر اگر جھگڑ پڑو تم کسی چیز مین تو اوسکو رجوع کرو اللہ اور اوسکے رسول

ص معیار الحق
[illegible]

تبرّا کیا نعوذ باللہ منہا رافضی تو ایسی ہی شخص کو کہتے ہین **قولہ** اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی
صراط مستقیم مین فرماتے ہین الخ **اقول** اول تو یہ عبارت کہ جسکو معترض نے بیان
کیا ہے خود شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے قول کے مخالف ہی جو کہ تحصیل التعرف
فی معرفۃ الفقہ والتصوف کہ اوسمین صریح انکار تقلید فرماتے ہین چنانچہ بیان اسکا انشاءاللہ آگی آویگا
اذا تعارضا تساقطا **قولہ** جلال الدین سیوطی الخ **اقول** قول جلال الدین سیوطی کا بھی
بلا دلیل ہے کب سنا جائیگا **قولہ** اَمّا من لم یصل الی سنتھی دعین الشریعۃ الاولی
فوجب علیہ التقلید الخ **اقول** محض غلط بلکہ اغلط کیونکہ فرمایا اللہ تعالی لا ان
الحکم الا للہ یعنی نہین حکم مگر اللہ ہے کی واسطے اور نیز خلاف ہے صحابہ و تابعین مجتہدین
آئمہ اربعہ ومحققین متقدمین ومتاخرین کے جیسا کہ واضح ہوا **قولہ** شاہ ولی اللہ صاحب
محدث دہلوی نے عقد الجید مین ایک باب اسی عنوان کا لکھا ہے الخ **اقول** شاہ
صاحب کی تقریر اسپر دلالت کرتی ہے کہ جس جگہہ پر کتاب وسنت موجود نہو اور نیز
ودوسرے آئمہ کی کتب موجود نہون اوسوقت ایک مذہب کی تقلید کرلے کیونکہ شاہ ولی اللہ
صاحب ایک جگہہ فرماتے ہین کہ فقہار کی تفریعات کو کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ
پر عرض کرکے جو موافق قرآن اور حدیث کے دیکھو اوسکو قبول کرو اور جو مخالف
قرآن وحدیث کے ہو وہ متاع بد اور کھوٹی ہے اوسکو اونھین کی ریش پہ دے مارو
اور ایسی فقہار متقشفہ سے جنھون نے تقلید کو دستاویز بنا کر قرآن وحدیث مین غور اور
تتبع کو ترک کر رکھا ہے التفات مت کرو اور اون سے دور رہنے مین خدا کی قربت
سمجھو چنانچہ رسالہ وصیت اور نصیحت مین فرماتے ہین و دائما تفریعات فقہارا برکتاب
وسنت عرض کردن آنچہ موافق باشد در حیز قبول آوردن والا کالای بد بریش خاوند
دادن امت را بہیچوجہ از عرض مجتہدات برکتاب وسنت استغنا حاصل نیست وسخن
متقشفہ فقہارا کہ تقلید عالمی را دستاویز ساختہ تتبع کتاب وسنت را ترک کردہ نشنیدن

ثانیاً بلا دلیل مثل ھباءً منثوراً ہے وثالثاً مقید ہے ساتھ ظہور خیانت کے اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ رجوع کرنا ایک مذہب سے طرف دوسرے کی بلا خیانت جائز ہے خاصکر جب آیت یا حدیث ملے تب تو اولی بلکہ واجب ہے جیسا کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے لو کان موسی حیاً ما وسعہ الا اتباعی جب آنحضرت صلعم موسی علیہ السلام کی شان میں ایسا فرماوین تب معترض کس کھیت کی مولی ہے کہ اوسکو گنجایش ہو وعلی ہذا القیاس جتنی عبارتین معترض نے نقل کی ہین ایسی نمط بلا دلیل پر ہین کیونکہ خود معترض تحریر کرتا ہے اعلم ان الناس کانوا فی مائۃ الاولی غیر مجتمعین علی التقلید بمذہب واحد لعینہ وبعد المائتین ظہر فیہم التمذہب للمجتہدین وقل من کان لا یعتمد علی مذہب مجتہد لعینہ وکان ہذا ہو الواجب فی ذلک الزمان **اقول** اس عبارت معترض سے بھی خوب ظاہر ہوا کہ بعد دو سو برس سرور کائنات احمد مجتبی محمد مصطفی صلعم کے یہ بدعت تازہ نکلی پھر بھی اجماع نہین جیسا کہ عبارت معترض سے واضح ہے وہو ہذا وقل من کان لا یصح الخ اب نہین معلوم کہ بعد دو سو برس کے کونسے حنفی پر وحی نازل ہوئی کہ اس تقلید مستحدث فی الدین کو واجب گردانا حالانکہ محققین باعلان تمام اسکو منع کرتے چلے آتے ہین جیسا کہ اوپر مذکور ہوا **قولہ** قال بعض المفسرین وہذہ الطائفۃ الناجیۃ المسماۃ باہل السنۃ والجماعۃ قد اجتمعت الیوم فی المذاہب الاربعۃ وہم الحنفیون والمالکیون والشافعیون والحنبلیون ومن کان خارجاً من ہذہ المذاہب الاربعۃ فی ذلک الزمان فہو من اہل البدعۃ والنار **اقول** اس عبارت سے تقلید شخصی کی جو مستحدث فی الدین ہے دلیل پکڑنا سوا خوش فہمی معترض کے مین کیا کہون **مصرع** پڑین پتھر اس سمجھ پر سمجھے تو کیا سمجھے ؛ اور نیز ظاہر ہوا کہ جتنے آئمہ محدثین گذرے موافق اعتراض معترض وحسب عبارت ہذا کے سب بدعتی اور ناری ٹھہرے اس مقام پر آپنے نہت بڑا

ششم مشت زنی کرنا تسکین شہوت کیلئے مباح ہے فتاوی قاضی خان کے صفحہ ۱۰۰ مین ہے **ہفتم** اوسی فتاوی کے جلد چہارم کے صفحہ ۳۶۴ آور فتاوی سراجیہ کے صفحہ ۳۱ مین ہے کہ قرآن شریف کو شفا کے لیے پیشاب اور خون سے لکھنا درست ہے اور چمڑے مردار پر بھی لکھنا درست ہے **ہشتم** چلپی حاشیہ شرح وقایہ کے صفحہ ۲۹۸ مین ہے کہ خرچی زانیہ کی حلال ہے **نہم** غایۃ الاوطار کے صفحہ ۷۷ کتاب الطہارت مین ہے کہ جب آدمی چار پائے سے یا مُردہ عورت سے یا لڑکی نابالغہ سے جماع کرے تو بغیر انزال کے غسل نہین ہے بلکہ وضو بھی نہین ٹوٹتا اگر ایسا فعل قبیح وضو کر کے کیا تو وضو نہین ٹوٹتا اوسی وضو سے نماز درست ہے **دہم** اور ہدایہ مطبوعہ مطبع مصطفائی کے جلد اول صفحہ ۵۸۷ مین ہے کہ اگر کافر ذمی رسول اللہ صلعم کو گالی دیوے تو اوسکا ذمہ نہین ٹوٹتا **یازدہم** بحر الرائق اور فتاوی برہنہ مطبوعہ لاہور کے جلد ثانی کے صفحہ ۸۱ مین ہے کہ لف حریر درست ہے یعنے کوئی شخص کپڑا نرم ذکر پر لپیٹ کر جماع کرے تو بغیر انزال کے غسل نہین **دوازدہم** غایۃ الاوطار مطبوعہ مطبع صدیقی کے جلد اول کے صفحہ ۵۴ مین ہے کہ رطوبت شرمگاہ عورت کی نزدیک امام صاحب کے پاک ہے مثل اور رطوبتون کے انتہی ایسی مذہب سے اللہ پناہ دیوے جسمین ایسی ایسی گندی باتین ہین مسائل فقہ حنفی کے جو مخالف کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کے ہین صدہا ہین مین کہانتک لکھون یہ چند مسائل مشتے نمونہ از خرواری کے طور لکھدئے ہین تاکہ حنفیہ طاعنین دیکھکر شرمائین **واضح ہو** کہ جن جن کتابون کے حوالہ سے یہ مسائل مینے لکھے ہین اگر کوئی ان مسائل کو ان کتابونمین نہ پاوے تو فی مسئلہ ایک روپیہ تاوان ہمسے لے عمارۃ المساجد بہدم اساس جامع الشواہد مولفہ استادنا مولوی محمد سعید سلمہ مین اس قسم کے مسائل بہت لکھی ہین اب کو ئی معترض کو چاہیے کہ کتب فقہ حنفیہ کا مطالعہ کرے

وبدایشان التفات نہ کردن وقربت خدا جستن بدوری ایشہا انتہی اور عقد الجید مین فرماتے ہین جو کوئی کسی امام کی تقلید کو اپنے ذمہ پر لازم سمجھ کر التزام کرلے اور اوس امام کو ایسا سمجھے کہ وہ خطا سے پاک ہے اور اسی بہت سے کوئی حدیث صحیح مخالف قول اپنے امام کے دیکھکر حدیث کو قبول نہ کرے تو یہ عقیدہ اوسکا فاسد اور یہ قول اوسکا کھوٹا ہے کوئی اوسکا گواہ نہین نہ عقل سے اور نہ نقل سے اور ایسی ہی شخص کے حقمین یہ آیت وارد ہے انا وجدنا آبائنا علی امۃ وانا علی آثارہم مقتدون انتہی اور رد تقلید مین شاہ صاحب کے بہت سے اقوال اون کے تصنیفات مین پائے جاتے ہین **قولہ** آپکو اپنے استنباط پر ناز اور فہم امام سے احتراز کس وجہ سے ہے **اقول** وجہ اسکی یہ ہے کہ بہت مسائل امام صاحب کے خلاف قرآن وحدیث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین چنانچہ اول سور کا چمڑا دباغت دینے سے پاک ہوجاتا ہے جائز ہے بیع اوسکی منیۃ المصلی فقہ حنفی کی کتاب جو لاہور مین طبع ہوئی ہے اوسکی صفحہ ۳۳ مین موجود ہے **دوم** بال خنزیر کے پاک ہین اس سے نفع اوٹھانا درست ہے امام محمد کے نزدیک چنانچہ ہدایہ مطبوعہ مصطفائی کے صفحہ ۳۹ جلد دوم مین موجود ہے **سوم** پنیر جو خنزیر کی چربی سے مایہ دیا گیا تھا شام سے آیا اور حضرت صلعم نے اوسکو بغیر تحقیق کے کھایا چنانچہ یہ مسئلہ غایۃ الاوطار قرۃ العین کی شرح فتح المعین مین موجود ہے اور یہ کتاب فقہ حنفی کی ہے نیز اس مسئلہ کو مولوی عطا محمد حنفی ہوشیارپوری نے نقل کیا ہے محمدیون کے نزدیک یہ مسئلہ باطل ہے **چہارم** غایۃ الاوطار ترجمہ اردو در مختار مطبوعہ مطبع صدیقی کے صفحہ ۱۰۰ مین ہے کہ اگر کتے کو بغل مین دبا کر نماز پڑھی تو نماز اوسکی درست ہے نیز اوسی کتاب کے صفحہ ۹۹ مین ہے کہ کتا نجس العین نہین **پنجم** اسی کتاب کے صفحہ ۹۹ مین ہے کہ کتے کے کھال کی جانماز اور ڈول بنانا درست ہے

ہین **اقول** ماشاء اللہ کیا فہم ہے اسی فہم نارسا پر ارادہ رد ثبوت الحق الحقیق کا کیا
واقع مین حالت پیری مین آپکو فہم و توجہ نہ رہا کہ اردو عبارت سمجھین بیت فہم سخن
تا نکند مستمع * قوت طبع از متکلم مجو * کیونکہ جناب مولانا کی عبارت یون ہے جس عقیدہ پر
پر حکم خدا و رسول کا ناطق نہووے عقیدہ و عمل مردود اور آپ صرف و نحو وغیرہ کو تحریر
فرماتے ہین کتابت احادیث تو فعل و قول کلام پاک رسول اللہ صلعم سے ثابت
ہے جیسا کہ فرمایا اکتبوا لابی شاہ کافی کتب الاحادیث و صرف و نحو و اعراب قرآن
مجید زمانہ خیر القرون مین پایا گیا کہ جسکی بہتری پر کلام ناطق رسول اکرم صلعم کا
موجود ہے خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم بخلاف
آپ کی تقلید مستحدث کے کہ بعد قرون ثلثہ کے احداث کئے گئے باوجود اسکے کوئی
شخص داخل عقیدہ صرف و نحو و کتب و ابواب کو نہین جانتا تبویب و تفصیل و صرف و
نحو وغیرہ آپ ہی کے عقیدے مین داخل ہے اور آپ ہی کے مذہب مین یہ امور
واجب یا سنت ہون گے آجتک تو یہ فرض نہین سنا گیا تھا اور اسپر ایمان لانا آپ
ہی پر واجب ہے ورنہ دلیل چاہیئے ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین استغفر
اللہ جو بات کہ کسی شخص نے آجتک صرف و نحو و اصول و معانی و کلام داخل عقیدہ نہ لکھا
آپ کے حصہ مین باقی رہا تھا اظہار فرمایا پس یہ عقیدہ ہمنے آپ ہی کو دیا عطائے تو
بلقائے تو بخشیدم * ہم صرف و نحو وغیرہ کو بواسطہ استعداد کے پڑھتے ہین نہ بطور
عقیدہ و عمل کے۔ عمل سے مراد عملی فی العبادات ہے **قولہ** بے شک ایسا حنفی قابل نفرین
ہو مقابل قول امام کے آیات پر التفات نکرے **اقول** مگر معترض و سب ہم مذہب
اوسکے مقابل قول امام کے آیات و احادیث صحیحہ پر التفات نہین کرتے چنانچہ رفع
الیدین و آمین بالجہر و جمع بین الصلوتین فی السفر وغیرہا کو ہرگز ہرگز اپنے امام کی مخالفت
مین نہین مانتے تو بقول معترض کے معترض اور سب حنفی قابل نفرین و ملامت ٹھہرے

اور مسائل مذکورہ کی طرف توجہ دلی فرماوے اور رمزہ اوٹھاوے **قولہ** جو بات
خلاف ان اصول کے ہو اوس سے اجتناب کرنے کو وہ خود ہی فرماتے ہین
اقول الحمد للہ کہ معترض نے عدم تقلید مین بھی اپنے امام کا قول نقل کیا ع
والفضل ماشہدت بہ الاعداء ؀ مگر معترض وعامہ حنفیہ امام کی بات
نہین سنتے ہین اور اپنی خواہش پر اڑتے ہین اگرچہ امام صاحب انکی تقلید سے
نہایت ناراض ہین **مصرع** جس سے ہمکو چشم امید تھی وہ صاف آنکھین پھیرا کئے؀
قولہ اس تقلید شخصی مین جو مصلحت الخ **اقول** ایک مصلحت تو یہ ہے کہ جو شخص آمین
بالجہر ورفع الیدین کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہین عمل مین لاتا ہے مسجدون سے
نکالا جاتا ہے یہ آفت اس تقلید ہی کی ہے حالانکہ قال اللہ تعالی ومن اظلم ممن منع
مساجد اللہ ان یذکر فیہا اسمہ وسعی فی خرابہا اولئک ما کان لہم
ان یدخلوہا الا خائفین لہم فی الدنیا خزی ولہم فی الاخرۃ عذاب
عظیم وارد ہے اسکے مصداق بنتے ہین یہ مار تقلید کی نہین تو اور کیا ہے اگر
تقلید نہوتی تو کچھ تنازع نہوتا **قولہ** اللہ تعالی ہر صدی کے شروع پر ایک مجدد
بھیجتا ہے جو دین کو تازہ کرتا ہے اس گیارہ صدیون مین گیارہ مجدد ہوئے ہونگے
اسکا تعرض کوئی نہ کوئی ضرور کرتا **اقول** اگر تقلید معین واجب ہوتی تو ضرور
مجدد دین تحریر فرماتے بلکہ خلاف اوسکے حضرت مجدد الف ثانی رح سے ثابت ہوا
ہے کہ اپنے مکتوبات مین رد تقلید فرماتے ہین فالینظر ثمہ اور حضرت شیخ عبد القادر
جیلانی اپنی تصنیفات مین اس تقلید کو منع کرتے ہین اور غنیۃ الطالبین مین تو
حنفیونکو ناری ہی لکھا ہے **قولہ** یہان کمال سخن فہمی کی داد دی اس سے تو
کتابت کتب احادیث وتبویب وتفصیل سب مردود وقبیح ٹھہرتے ہین اسیطرح
اعراب قران وتحصیل اصول وصرف ونحو ومعانی وکلام وطریق تصوف مردود وقبیح ہوتے

بفحوائے فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون تقلید مطلق فرض ہے

اقول جناب من یہ آیت تو ابطال تقلید کی ہے کیونکہ پوچھہ لینا بروقت ضرورت و بعلمی اور چیز ہے اور بے دلیل بات کو مان لینا اور بات اس آیت مین کہان مذکور ہے کہ تقلید بے دلیل بات کی کرو معترض صاحب کی خدمت مین عرض ہے کہ آپ نے آیت پوری زیر قلم کیون نہ فرمائی کیونکہ پوری آیت آپ کے مخالف تھی اسواسطے گریز فرمایا اسکے آگے یون بھی تو فرمایا ہے بالبینات والزبر اور اگر کہے کہ ایک جگہہ تو اتنی ہی ہے تو جواب اوسکا یہ ہے کہ دوسرے مقام پر تو مقید بالبینات والزبر ہے

قولہ کیونکہ مقلد سے پوچھا جاویگا کہ تو مولویصاحب کی تقلید کرتا ہے اونکو حق پر جانتا ہے یا ناحق پر

اقول مولانا و شیخنا کی کوئی تقلید نہین کرتا یہ آپکا بہتان عظیم ہے بلکہ موافق فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون بالبینات والزبر کے پوچھہ لیتا ہے اسکو تقلید نہین کہتے ورنہ آپ مقلد امام صاحب کے نرہینگے بلکہ اپنے استادہی کے کھلاؤگے وھذا کما تری

قولہ پس ہم بھی کہین گے ہم اتباع کتاب وسنت کا امام صاحب کے ذریعہ سے کرتے ہین

اقول یہ آپکا کذب صریح ہے اسپر کوئی دلیل نہین چنانچہ اس رسالہ مین آپ نے کوئی حدیث بواسطہ امام صاحب کے نقل نہین کی اور عمل تو آپ کو کہان نصیب بلکہ معمول بہا آپ کے منیہ قنیہ قدوری اور بہت چڑھی تو ہدایہ ہے اور یہ کتابین اول تو حدیث صحیح سے خالی ہین اور بفرض محال اگر ہین تو ہماری مخالف نہین بلکہ اکثر ضعاف وموضوعات سے بھری ہوئی ہین کیا امام صاحب رحمۃ اللہ ایسی حدیثون سے جو کہ ہدایہ وغیرہ مین ضعیف یا موضوع موجود ہین استدلال کیا کرتے تھے لاحول ولاقوۃ الا باللہ ہم نہین گمان کرتے کہ امام صاحب رح کے حدیثین ایسی ہی ہون واللہ اعلم بالصواب پس یہ قول بھی آپکا دہوکھے

شاباش میرے شیر خوب کہا ۔ جزاک اللہ **قولہ** حالانکہ کوئی مسئلہ ارکان خمسہ اسلام کا ہم حنفیون کے گروہ مین ایسا نہین کہ اوسکا ماخذ کتاب و سنت و اجماع امت سے نہو الخ **اقول** آمین خفی کہنے کی اور رفع یدین نہ کرنے کی حدیث مرفوع صحیح کیون نہین زیر قلم لائے اور بہت سے مسائل خلاف حدیث و قرآن کے کہ ظفر المبین مین ثابت کیا ہے ماخذ اونکا لکھا ہوتا نہ لکھنے سے ظاہر ہے فقط آپ کی گیدڑ بھبکی ہے یا ظن ہے الظن لا یغنی من الحق شیئاً **قولہ** آپ کے آبا و اجداد بھی تو مقلد تھے پھر ایسی تشبیہ کیون دیتے ہین **اقول** ظاہراً آبا و اجداد سے مولوی شاہ ولی اللہ صاحب و مولانا شاہ عبد العزیز صاحب اور محدثین تو پُر ظاہر ہے کہ اونکا عمل حدیث پر ہے اور مولوی شاہ ولی اللہ صاحب کی تقریر سے بھی عدم تقلید ثابت ہے چنانچہ عقد الجید اور حجۃ اللہ البالغہ مین کس مد و شد کے ساتھ رد تقلید کیا ہے اور مولوی شاہ عبد العزیز صاحب بھی چند مقام پر اپنی تفسیر مین رد تقلید تحریر فرماتے ہین چنانچہ مذکور ہوا اور اگر آبا و اجداد سے نسلی مراد ہین تو دلیل قاطع چاہیئے یہ صفت کفار و نکی ہے بل نتبع ابائنا الخ آپ ہی کو نصیب ہو **قولہ** اور شاہ صاحب نے جو ابطال کی تقلید کی وجہین لکھی ہین وہ اُس تقلید کفر کی ہین کہ کفار حق شناسی نے بوجہ آبا و اجداد منکر تھے چنانچہ اونکا ارشاد ہے پس چرا آنرا در معرفت حق صرف نمیکنی **اقول** شاہ صاحب نے کوئی وجہ تخصیص کفار کے ساتھ نہین لکھی کہ دال اوپر مدعا کے ہو بلکہ مطلقاً تقلید کو باطل کیا ہے خواہ مسلم ہو کر آبا و اجداد کی تقلید کرے یا کافر تقلید مین سب برابر ہین کیونکہ معنے تقلید کے یہ ہین کہ کسی شخص کے قول پر بلا دلیل عمل کرنا کہ اوسکا قول حجت شرعی نہو یہ سبکو شامل ہے مسلم ہو یا کافر چنانچہ حنفیہ ایسے ہی تقلید کرتے ہین کہ قول بلا دلیل پر اڑ رہتے ہین اور ہرگز ہرگز قول و فعل رسول خدا صلعم کو نہین مانتے **قولہ** مطلق تقلید کا ابطال تو غیر ممکن ہے کیونکہ

آپ کے ایام جوانی مین عقل وہوش کو کمال اور تقریر وتحریر کو جمال ہوتا ہے اب ہم
پوچھتے ہین کہ امام صاحب نے جس مسئلہ سے رجوع کیا تو اوسمین حسن تھا یا نہین اگر
حسن تھا تو رجوع کیون فرمایا اگر نہین تھا تو اوسکا افشا ہونا چاہئے تھا باقی
بس ای عزیز علماء کا ہمیشہ سے یہی قاعدہ ہے کہ جب مسئلہ معلوم ہوا وسپر عمل رہا بعد
اوسکے جب دوسری طرح پر قوت ملی اوسپر عمل کیا نہ جیسا کہ آپ لوگونکا کام
ہے کہ کیسی ہی آیات واحادیث پیش کیجاوے مگر قنیہ منیہ نہ چھوڑی جاوے بل
نتبع اباءنا کا نقارہ بجائے جاوین اور اتخذوا احبارہم ورہبانہم کا
خم ٹھوکے جاوین ؎ بل بے جماتیری دھجہ * بیت جھوج کر بیٹھ رہے
جسپہ نہ لوٹا یا پڑہ * ان بھجا ڈنڈونپہ کہتے تھے سپر چیرین گے * **قولہ** لیکن
اس زمانہ خرافت مین جسم وحواس مولویصاحب کے مضمحل ہوئے **اقول**
اسیواسطے آپ کی پنشن سرکار سے مقرر ہوئی کہ جسم وحواس آپکے مین اضمحال
ہوا ورنہ آپ ابھی تک اسکول سرکاری ہی مین ملازم رہتے اور بباعث
خلل دماغ وکبرسن اوسپر بیچاری دختر آپ کے مریدون نے آپکو بہکا کر اس
پیری مین آپسے رسالہ لکھوایا ورنہ جس عمر مین عقل وہوش کو کمال اور تقریر و
تحریر کو جمال ہوتا ہے کوئی رسالہ اثبات تقلید مین نہین لکھا شاید عالم جوانی مین
آپ اس تقلید کو شرک وبدعت سمجھتے ہون گے اب بہ سبب ضعف ہو جانے اور
کبرسن کے نیا نشہ چڑھا ؎ نازم برین ریش وفش * **قولہ** حالانکہ اونکا مذہب
مثل کندن کے ہے شرق سے غرب تک کے علماء اوسکو اگر کتاب وسنت واجماع
امت کی کسوٹی پر آزماوین تو کچھ خلل نہ نکلے **اقول** اجی صاحب یہ تو وہ بات
ہوئی کہ قاضی نے تو بہت ہرائی مگر مین ہاری نہین جنابمن آپکو معلوم نہین کہ
متبعین سنت نے اشتہار پر اشتہار چھپوائے اور طمع دنیا ویکا بھی وعدہ دیا

سے خالی نہین **قولہ** یہ ثمرہ آپ کے مقلدون کے افراط کا ہے کہ برملا آئمہ اربعہ کی
شانمین بے ادبی کرتے ہین **اقول** یہ بھی آپکا افترا ہے اگر سچ ہو تو کسی کتاب کی
نقل کردو فرضا کسی بیوقوف جاہل نے آپ جیسے شخص کی مارکوٹ اور ستانے
اور مسجد سے نکالدینے پر کچھ کہدیا ہو تو وہ بات قابل اعتبار کے نہین مگر پھر بھی
بُرا کیا بخلاف آپ لوگون کے کہ صدہا حدیث صحیحہ غیر منسوخہ کا انکار کرتے ہو اور جو اوپر
حدیث صحیح غیر منسوخ کے عمل کرتا ہے تبرا مثل رافضیون کے اور لامذہب وغیرہ
بیدھرک کہتے ہو اور اوسکو مسجد سے نکالدیتے ہو و من اظلم ممن منع مساجد
الله ان یذکر الخ کا مصداق بنتے ہو اور طعن و تشنیع کے ساتھ یاد کرتے ہو چنانچہ
اس رسالہ مین آپنے عمل بالحدیث کو منسوب برفض کیا ہے سبحان اللہ **بیت**
چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد * میلش اندر طعنۂ پاکان برد * **قولہ**
امام صاحب اپنی تقلید پر باعث نہین ہوئے **اقول** آپ کے اس تحریر سے
معلوم ہوا کہ آپ کی تقلید پر امام صاحب بھی راضی نہین **ع** جنسے ہمکو
چشم امید تھی وہ صاف آنکھین چرا گئے * اس مصرع کو بھی ورد زبان کیجئے **ع**
تم آپ چلے ہمکو کیا کسکے حوالے * پھر آپنے اپنے اوپر عار تقلید کیون گوارا کی جو کہ
قرآن و حدیث اور قول امام سے بھی ثابت نہین و الله یھدی من یشاء
الی صراط مستقیم **قولہ** کہ مسائل کتاب و سنت و اجماع امت کی مقتدا زمانہ
نے استنباط کیئے اون کے بموجب عمر بھر کاربند رہے اون بیچارونکی خواہش
نفس قفس تقلید سے باہر نہین جاسکتے **اقول** اسکا نام خواہش نفس ہے
کہ باوجود قرآن و حدیث کے تقلید بلا دلیل پر اڑ رہے ہو **قولہ** تیس چالیس
برس تک حنفی رہے **اقول** ایسا تو آئمہ اربعہ سے بھی ثابت ہوا ہے خاصکر
امام ابوحنیفہ رح سے کہ بعد کو مسائل سابقہ سے رجوع فرمایا حالانکہ بقول

عبداللہ بن زبیر رض بھانجی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اور نواسہ حضرت ابو بکر صدیق رض کے اونکو حجاج بن یوسف ظالم نے جو مکہ معظمہ مین قتل کیا اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے نسبت کلمات بے ادبانہ زبان پر لایا تو معترض کے نزدیک حضرت عبداللہ بن زبیر رض و حضرت اسماء رض ظالم ٹھہرے نعوذ باللہ من هذا الفهم۔ کبرت کلمة تخرج من افواههم اور یزید ملعون نے جو مدینہ منورہ کو لوٹا اور اہل مدینہ کو امن نہین دیا تو یہان بھی اہل مدینہ ظالم ٹھہرے اور یزید ملعون معترض کے نزدیک مصیب اور متقی ٹھہرا ماشاء اللہ معترض کو بسبب بغض سادات وشیخ العرب والعجم پر کیا کیا اعتراض سوجھتے ہین کیونکہ نہو کو نہ سے ایک طرح کی نسبت ہے ؎ آفرین باد برین ہمت مردانہ او ۔ لاحول ولا قوة الا بالله العلی العظیم اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ معترض در پردہ رافضی ہے مومنونکو لازم ہے کہ اسکی کتاب کا ہرگز مطالعہ نہ کرین انصاف سے بولو کہ ظالم کسکا ہے کہ جو حنفی متعصبین ایک شخص متبع سنت کو امن ندے تو ظالم حنفی ٹھہریگا یا وہ شخص یہ موٹی بات کو ہر ایک سمجھ سکتا ہے کہ امن نہ دینے والا ظالم ہے اور حج کرنیوالے کا کوئی قصور نہین سواء معترض کے اور مولانا صاحب محدث دہلوی کو اللہ تعالے نے وہ امن دیا کہ کسی حنفی کو آجتک میسر نہین ہوا مشہور ہے کہ چند خدام بادشاہ مکہ معظمہ نے آپ کی خدمت مین مقرر کئے تا سفر مدینہ منورہ ہمراہ رہے بتلاؤ تو کسی حنفی کو نصیب ہوا اگرچہ اول وہلہ مین۔ ظالمون نے شور بہت سا کیا اور خون لگا کر سامنے حاکم کے جھوٹی گواہیان دین اور قریب تین سو آدمی کے جھوٹی حلفین اوٹھائین مگر آخیر کو سواء روسیاہی و زرد روئی کے اور کچھ نصیب نہین ہوا یہانپر یہ مصرع بھی خوب صادق آیا ؎ دوست کی ذلت سے حق کو عار ہے

بیت جواب اسکا تھا گھر ہی مین یہ کیسا نکل آیا ٭ مین الزام اونکو دیتا تھا قصور اپنا

کہ فی مسئلہ دس روپیہ انعام دونگا مگر آجتک کسی نے کوئی جواب شافی نہ لکھا بہت
اچھا ہم کسوٹی پر آزماتے ہین ہمنے آپ کے کندن مذہب کو آزمایا تو بالکل تانبا
نکلا وہ یہ ہے کہ جمیع حنفیونکا متفق علیہ مسئلہ ہے کہ ایمان نہ زیادہ ہوتا ہے اور
نہ کم ہوتا ہے مگر اسمین یہ خرابی آتی ہے کہ ادنی حنفیونکا ایمان و رسول خدا صلعم و
جمیع نبیون علیہم السلام کا ایمان برابر ہو جاوے نعوذ باللہ من ذلک ٥
ترسم نرسی بکعبہ ای اعرابی ٭ کین رہ کہ تو میروی بہ ترکستانست ٭ اور وہ کسوٹی
یہ ہے اذا تلیت علیہم آیاتہ زادتھم ایمانا و قال عز وجل تعالی لیزدادوا ایمانا
مع ایمانھم و قال تعالی ایکم زادتہ ھذہ ایمانا فاما الذین آمنوا فزادتھم
ایمانا وغیرھم سے آزمایا تو آپکا کندن مذہب بالکل تانبا ہی نکل آیا دوسری کسوٹی فعل
رسول اللہ صلعم یعنے حدیث رفع الیدین و آمین بالجہر سے جبکہ آپ کے مذہب کندن
کو یعنے آمین بالجہر نہ کہنے اور رفع الیدین نہ کرنے کو آزمایا تو کھوٹا ہی نکلا وعلی ہذا القیاس
لیجئے مولویصاحب مین آپ کے اس مذہب کندن کو نہین لیتا کیونکہ بازار اسلام مین
اسکا کوئی خریدار نظر نہین آتا ٥ کالائے بد بریش خاوند ٭ آپ ہی کو دیا اور
اور اگر زیادہ آزمانا ہو تو ظفر المبین و فتح المبین کا ملاحظہ فرمائے تو مذہب کندن بالکل
کھوٹا کیا مٹی ہو جاوے گا اور لائق کسوٹی کے نرہیگا جناب من کندن اسے کہتے ہین
جو کہ محمدیونکا اعتقاد و عمل ہے یعنی قرآن و احادیث صحیحہ غیر منسوخہ پر عمل ہے لیجئے جس
صراف اسلام سے چاہئے پر کھوا لیجئے اور کسوٹی پر لگا لیجئے ٥ ای خدا قربان
احسانات شوم ٭ اینچہ احسانست قربانت شوم ٭ **قولہ** سوچنے کی بات ہے کہ
مکہ معظمہ بموجب نص قرآنی امن کی جگہہ ہے اور مدینہ مطہرہ موافق مضامین احادیث
صحیحہ مقر صلحا ہے آپکا اچھا طریق ہے کہ آپ ان دونون مواضع مین نہ امن
لے **اقول** ماشاء اللہ معترض کو کیا اعتراض سوجھا اس سے تو معلوم ہوا کہ

پڑھنے کو قبل مختصرات فنون کے منع کرتا ہے اور جو شخص کہ حدیث کو پڑہا وے گو مختصرات
نہ پڑہا ہو اوس کے حق مین یہ اعتراض کرتا ہے مگر کوئی دلیل حدیث و قرآن
سے پیش نہین کرتا صدق اللہ تعالی و من نعمرہ ننکسہ فی الخلق کیونکہ
معترض کی باتین اس پیرانہ سری مین اب اولٹ گئین اور فاسئلوا اھل
الذکر ان کنتم لا تعلمون کے بھی مخالف ہوا کیونکہ اللہ پاک نے اتنا ہی
فرمایا پس پوچھ لو صاحب ذکر سے اگر نہین جانتے ہو تم آیۂ کریمہ کو مقید
ساتھ مختصرات فنون کے کرتا ہے حالانکہ آیت قرآنی بے علمی کے باب مین ہے
لازم یہ لکھنا تھا کہ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ قرآن و حدیث پر عمل کرے اور جب مسئلہ
پوچھے قرآن و حدیث سے پوچھے مگر آپنے پرچہ ہذا کو چھپوا کر اپنے شاگردون
و دوستون کو دے کہ گلی گلی مناظرہ متبعین سنت سے کرین اور اتباع سنت
سے باز رکھین اور جہان کو دام تزویر مین پھنسائین رگ حسد نسبت
محدثین و متبعین سنت حرکت مین آئے کہ تقسیم رسالہ ہذا کے ساتھ تبرا ائمہ محدثین
اور کتب احادیث ہونے لگا یہ بھی ایک شعار رفض کا ہے بلکہ شعار شرک کہیے بجا
ہے جو کہ آپکو اور آپ کے گروہ کو نصیب ہوا حسب اقتضائے مصلحت مثل سید
احمد خانصاحب نیچری کے بعد چندین صاف صاف قرآن و حدیث کا انکار ہو
یہ بھی معلوم نہین کہ حاضران مجلس اور معتقدان آپ کے کس بات پر رہے مین
اونکو کیسی معلوم ہوا کہ آئندہ کو آپ اس طریق یعنے تقلید مستحدث پر رہین گے
بلکہ جب پچاس یا ساٹھ برس کی عمر تک تو آپ نے کوئی بات نسبت اتباع سنت
اور رد کرنے عمل با لحدیث کے نہوئی اور ہمیشہ اتباع سنت کو تسلیم کرتے رہے
پھر جو عمر زائد ہوئی اور حواس مین نقصان آیا اور اعضا مین ضعف کی ترقی ہوئی
تو متوجہ رد کرنے اتباع سنت کے اور ثبوت تقلید مستحدث کے ہوئے انا اللہ

نکل آیا * **قولہ** جس طریق کے باعث بیت رب الارباب سے دوری اور قرب جناب رسالت مآب سے مہجوری ہوا انخ **اقول** اس اعتراض کا مجھکو منشا نہین معلوم ہوا کہ دوری مہجوری سے کیا غرض ہے اگر یہ غرض ہی کہ حج اور زیارت رسول کریم کی میسر نہو تو جناب مولانا وافضلنا وسیدنا سید محمد نذیر حسین صاحب کی نسبت صریح البطلان وکذب بے بنیان ہے کیونکہ ہزارہا آدمی اس امر کے شاہد ہین کہ جناب موصوف کو زیارت حرمین شریفین کی اللہ پاک نے میسر کی اور اگر مراد دوری سے عجم مین رہنا اور سکونت مقصود ہے تو یہ معترض اور معترض کے صدہا اکابرین کو میسر ہوا اور ہے پس اس اعتراض کا بجز خواہش نفس اور تقلید آبائی اور عداوت اتباع رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کچھ نہین معترض کا مذہب نہین معلوم ہوتا کہ ہزارہا حنفیون وغیرہ کو رافضی بتاتا ہے کیا عجب ہے کہ معترض خارجی ہو لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم **قولہ** کہ معین الدین پسر سید جمال الدین کہ وہ کافیہ ومختصرات فنون نہین جانتے بمعیت مولوی محمد شکر اللہ صاحب سند حدیث عنایت کردی **اقول** اس اعتراض سے خوب واضح ہوگیا کہ کافیہ اور ایساغوجی وقال اقول وغیرہ وتحریر اقلیدس ومحبشتی وغیرہ اور آلات فنون کی معترض کے نزدیک قبل از حدیث سیکھنا فرض ہے کیا حکم خدا ورسول معترض پر ناطق ہوا یہ فرض یعنی مختصرات منطق وریاضی وغیرہ آجتک نہین سنا گیا تھا مگر معترض پر شاید وحی نازل ہوئی ہو کہ حدیث کو بلا مختصرات فنون کے پڑھنا حرام کہتا ہے دیکھو مسلمانو انصاف سے سوچو یہ شخص حدیث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیسی عداوت رکھتا ہے حدیث کے

اور مثل اسکے موطا امام مالک مین بانہیمہ بقدر ما یجوز بہ الصلوٰۃ ضروری
جانتے ہین اور معترض نے اسجگہہ صریح مذہب رفض اختیار کیاہے کیونکہ رافضیون
کے نزدیک تجوید فرض ہے سنیون کے نزدیک نہین خاصکر امام صاحب کہ اُن کے
نزدیک قرآن فارسی مین حالت نماز مین پڑہنا جائز ہے کذا فی الہدایہ وغیرہ
اصل اعتراض آپکا اوپر امام صاحب کے ہے اب اگر معترض کو رافضی
نہ کہو تو تعجب کی بات ہے اور ہزارہا حنفی بلکہ لاکھہا قاف کی جگہہ گاف اور غین
کی جگہہ گاف وعلی ہذا القیاس پڑھتی ہین بڑے افسوس و تعجب کی بات ہے کہ
نماز مین امی بنے رہین اور جھگڑنے کے وقت مجتہد بنجاوین پھر ہم یہ کہتے ہین
کہ مسائل خلافیہ مین محمدی جس حدیث پر چل رہے ہین اونکو آپ حق کہین گے
یا نہین انکار تو کر نہین سکتے ماخذ اونکا بیشک حدیث صحیح ہے ضرور ہے کہ
حق کہو گے پس متبع سنت کو اوسکا ترک کرنا درست نہو گا کیونکہ فماذا بعد الحق
الا الضلال **قولہ** کتب فقہہ مین کوئی مسئلہ خلاف ظاہر حدیث موجود ہے تو
مجتہد کی خطا ہے **اقول** اب آپ پر واجب ہوا کہ جتنے مسائل فقہیہ خلاف
حدیث صحیح ہین ترک اوسکا لازم جانئے **قولہ** لیکن کتب تفسیر اور حدیث مین
مثل بیضاوی اور سنن کے تو احادیث موضوعہ بھی موجود ہین الخ **اقول**
معترض کا دہوکھا تو دیکھو کہ کتب تفسیر واحادیث کا تو نام لیا مگر کتب فقہیہ کو چھوڑ دیا
کہ جسمین صدہا احادیث موضوعہ موجود ہین جو باعث دخول نار موجب
حدیث متفق علیہ کے ہین من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ
من النار۔ الحمد للہ متبع سنت موضوع حدیث پر عمل کرنا تو کیا معنی ضعیف
پر بھی عمل نہین کرتے بفضلہ تعالے کتب احادیث موضوعہ اور اسماء الرجال
درباب جرح وتعدیل موجود ہین تحقیق کر لیتے ہین یا اہل ذکر سے پوچھ لیتے ہین

فان افتتح الصلوٰۃ بالفارسیۃ او قرأ فیہا بالفارسیۃ او ذبح وسمی بالفارسیۃ وہو یحسن العربیۃ اجزأہ عند ابی حنیفۃ رح ہدایہ مطبع مصطفائی صفحہ ۸۲

و انا الیہ راجعون ہے آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا ؛ **قولہ** بجائے محمدی ہونے کے خدائی کہلائینگے **اقول** معلوم ہوا کہ معترض قرآنکا بھی منکر ہے یعنے الله پاک فرماتا ہے کونوا ربانیین یعنے ہوجاؤ تم رب والے اور یہ شخص اس لفظ پر اعتراض کرتا ہے محمدی کہلانے سے صاف انکار ہے لیکن ربانی ہونے سے انکار نہین تو کیا معنے خدائی اور ربانی کے ایک ہی معنے ہین شاید غلام جیلانی کے ہونے کی رغبت ہوگی یا بندہ علی ہونیکا ارادہ ہو خیر معترض کچھہ بھی ہو اوسکو اختیار ہے ہمتو اپنے آپکو محمدی اور ربانی کہلائینگے مسائل منصوصہ جوکہ قران سے اور حدیث صحیح غیر منسوخ کے ردمین آپ کی زیادہ تر کوشش سے کچھہ فائدہ معتدبہا سمجھہ مین نہین آتا کیونکہ اونپر لاکھون اور ہزارون محدثین کا مذہب چلا آتا ہے آپ کے بہکانے سے کوئی شخص عمل بالسنت چھوڑ دیگا تو بدلہ اسکا معترض دن قیامت کے پاوے گا میرے نزدیک آپ کی ایسی کوشش ردسنت مین لغو و بیجا ہے **قولہ** فرایض سے شروع کرنا تھا یعنے سب سے پہلے قررت کا شایع کرنا تھا الی ان قال مگر کہین نہ دیکھا کہ آپ کی تابعین مستعق قرآن کی صحیح پڑہنے کی کرتے ہون الخ **اقول** الحمدلله کہ مولانا شیخنا شیخ الہند دامت برکاتہ کے چند شاگرد وہ عمدہ قاری ہین کہ معترض کو مع اون کے برادران ہم مذہبی کو اون کے سامنے سورت پڑھنے کے بھی صحیح طور پر مجال نہین مگر یان ہم لوگ تو ایسا نہین کرتے جیسا کہ جہلاء حنفیہ اپنی عمر کو حلق پھاڑنے اور منھہ بگاڑنے مین گذارتے ہین اور یہ مخالف رسول اکرم صلعم ہے جیسا کہ جابر بن عبدالله سے ابوداؤد مین مروی ہے قال خرج علینا رسول الله صلعم ونحن نقرئ القرآن وفینا لاعرابی والعجمی فقال اقرؤا فکل حسن وسیجیٔ اقوام یقیمونہ کما یقوم القدح یتعجلونہ ولا یتاجلونہ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا انما انا بشر و انکم تختصمون الی ولعل
بعضکم ان یکون الحن بحجتہ من بعض فاقضی لہ علی نحو ما اسمع
منہ فمن قضیت لہ بشیٔ من حق اخیہ فلا یأخذ منہ فانما اقطع لہ
قطعۃ من النار ترجمہ سوا اسکے نہین کہ مین آدمی ہون اور تحقیق
تم جھگڑتے آتے ہو طرف میرے اور شاید کہ بعض تمھارا ہووے خوب
تقریر کرنے والا ساتھ دلیل اپنی کے بعض سے پس حکم کرتا ہون مین واسطے
اوسکے اوپر مانند اوس چیز کے کہ سنتا ہون مین اوس سے پس وہ شخص
کہ حکم کرون مین واسطے اوس کے ساتھ کسی چیز کے
حق بھائی اوس کے سے پس نہ لیوے اوسکو پس سوائے اسکے نہین کہ
حکم کرتا ہون مین واسطے اسکے ایک ٹکرے کا آگ سے تمام ہوا ترجمہ حدیث کا
نو زدہم اور ایک مسئلہ امام اعظم رح کا خلاف قرآن و حدیث کے یہ ہے
کہ جو ہدایہ وغیرہ مین موجود ہے اگر کوئی شخص اپنی محرمات ابدی مثل ماں اور
بہن اور بیٹی اپنی کے نکاح کرکے صحبت کرے اوسپر حد جاری نہین ہوتی
اور اوسپر غضب یہ ہے کہ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی نے ادلۃ کاملہ
مین نکاح محرمات ابدیہ کا عقلاً و شرعاً ثابت لکھا ہے اور بہت مسائل
فقہیہ خلاف قرآن و حدیث کے کتب فقہ مین موجود ہین جسکو زیادہ
ضرورت ہو ظفر المبین و فتح المبین کا ملاحظہ کرے **قولہ** آپ کے طریق
مین یہ ہے کہ آپ اسکی سند بیان نہین کرسکتے یہ طریقہ کس سے پہونچا **اقول**
یہ طریقہ کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و آثار صحابہ رضی اللہ
عنہم و اقوال تابعین و تبع تابعین رحمہم اللہ و ہلم جرا سے پہونچا کہ کوئی
انمین تقلید شخصی نکرتے تھے نہ صحابہ نہ تابعین نہ تبع تابعین بلکہ خود قول

جب عمل کرتے ہین بخلاف معترض وہم مذہب معترض ہرگز ہرگز توجہ طرف حدیث کی نہین کرتے اور اوسی ضعاف اور موضوعات فقہیہ پر ہٹ دھرمی کرکے اڑے رہتے ہین چنانچہ مایہ ین حدیث وفقہ پر یہ بات مخفی نہین لیونہ تعالی مشتے نمونہ از خروارے لکھدیتے ہین اول مسح گردنکا جدا پانی لیکر کرنا دوم رفع الیدین وتر وعیدین مین کرنا سوم دعا قنوت اللھم انا نستعینک الخ کا ہمیشہ پڑہنا چہارم آمین بالجہر کہنا پنجم رفع الیدین رکوع مین جاتے وقت ورکوع سے سر اوٹھاتے وقت اور قاعدہ پہلی سے اوٹھکر کرنا ششم استفتاح سبحانك اللھم الخ پڑہنا ہفتم جماعت ہوتے وقت سنتین صبح کے پڑہنی ہشتم شراب کا سرکہ بنانا نہم صف مین قدمونکو ملانا دہم زیر ناف ہاتھ باندھنا یازدہم ظہر کا وقت دو مثل تک رہنا دوازدہم شیرہ انگور سے یا کھجور سے وضو کرنا سیزدہم امام کے پیچھے الحمد نہ پڑہنا چہاردہم مہر دس درہم سے کم نہونا پانزدہم عصر کو تاخیر سے پڑھنا اور سوا اسکے بہت مسائل ہین کہ حدیث صحیح سے ثابت نہین وعلی ہذا القیاس شانزدہم ایمانکا زیادہ وکم نہونا ہفدہم مسئلہ یہ ہے۔ کہ مدت دودھ پینے بچے کی تیس مہینے نزدیک ابوحنیفہ رح کے ہونا خلاف آیت قرآنی کے ہے والوالدات یرضعن اولادھن حولین کاملین الخ ہیزدہم ایک مسئلہ امام صاحب کے نزدیک یہ ہے کہ جو ہدایہ وغیرہا مین موجود ہے کہ جو حکم حاکم کرے وہ حکم ظاہر وباطن مین جائز ہوجاویگا مثلاً کوئی شخص کسی غیر عورت پر دعوا کرے کہ یہ میری جورو ہے اور قاضی کے سامنے جھوٹے گواہ پیش کرکے مقدمہ جیت لے وہ عورت بحسب ظاہر بھی اوسکی بی بی ہے اور صحبت کرنا حلال ہے گنہگار نہوگا خلاف اس حدیث کے ہے جو کہ مسلم مین ام سلمہ رض عنہا سے مروی ہے

ان یقلد من شاء من العلماء الخ ترجمہ کہا قرافی نے کہ اسپر اجماع
ہوگیا ہے کہ جو مسلمان ہے وہ بلا روک ٹوک علمار مین سے جسکی چاہے
پیروی کرے اور صحابہ کرام کا اسپر اجماع ہوگیا ہے کہ جو ابو بکر و عمر رضی اللہ
عنہما سے فتوا پوچھے اور اون کی تقلید کرے تو اوسے روا ہے کہ فتوا
پوچھے ابو ہریرہ و معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما اور سوا اون کے سے اب
جسکو ان دونون اجماعون کے رفع کا دعوا ہے تو وہ دلیل پیش کرے مین کہتا ہون
اور تجھے یہ معلوم ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا اجماع متاخرین سے نہین اوٹھ سکتا
انتہی ھذا الذی کنتم بہ تستعجلون بسبب دراز ہوجانے کے اور کتب
کی عبارتین نقل نہ کین جسکو ضرورت ہو معیار الحق کا ملاحظہ فرمائے مگر اب
آپ تو فرمائے کہ آپ اپنی تقلید مستحدث پر کونسی سند سے سلسلہ رکھتے ہین ھا توا
برھانکم ان کنتم صادقین انشاء اللہ تعالی اسناد آپ کے تقلید مستحدث کی
تابعین و صحابہ تک تو امر محال ہے آپ ائمہ اربعہ ہی تک پہونچا دیجیے انشاء اللہ
یہ بھی نصیب نہوگا ھذا الذی کنتم بہ تدعون مولوی محمد اسحاق صاحب
و مولوی محمد محبوب علی صاحب و مولوی محمد علی صاحب خلیفہ سید احمد صاحب مرحوم
کے نام تو آپ نے لکھدیئے اگر سچے ہوتے تو عبارتین نقل کرتے و اذ لیس فلیس
یہ تقریر بھی آپ کی تزویر سے خالی نہین و الا فعلیك البیان و علینا
البطلان **قولہ** آپکا قول سنکر تراویح کی بیس رکعت کو الخ **اقول** یہ قول
آپکا غلط و بے بنیان ہے بلکہ گیارہ رکعت تراویح پڑہنا بسبب اتباع نبی کریم
و خلفار راشدین کے ہے کیونکہ بروایات صحیحہ گیارہ سے زیادہ ثابت نہین
چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے قالت ما زاد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم علی احد عشرۃ رکعۃ یا لوتر شیئا لا فی رمضان

معترض سے ثابت ہوا کہ بعد دو سو برس سرور کائنات کے یہ طریقہ تقلید شخصی کا
مستحدث فی الدین ہوا چنانچہ ملا علی قاری شرح عین العلم مین اور عبد العزیز
فروخ مکی قول سدید مین لکھتے ہین اعلم ان اللہ لم یکلف احدا من
عبادہ ان یکون حنفیا او مالکیا او شافعیا او حنبلیا بل اوجب علیھم الخ
ترجمہ جانو تو نہین تکلیف دی اللہ نے کسیکو اپنے بندون سے کہ حنفی ہو یا شافعی
یا مالکی یا حنبلی بلکہ واجب کیا اللہ نے اونپر ایمان ساتھ اوس چیز کے کہ
بھیجا اللہ نے ساتھ اوسکے محمد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور عمل کرنا
ساتھ شریعت اوسکی کے انتہے مختصرا اور شیخ الشیوخ طحطاوی ابن ملا
فروخ عبد العظیم مکی نے قول سدید مین رسالہ سیوطی سے امام ابو شامہ کے
قول کو اسطرح نقل فرمایا ہے فقط صح ان الشافعی رح نہی عن تقلیدہ
وتقلید غیرہ ثم قال ابو شامة فعلیٰ ھذا کان السلف الصالح
یتبعون الصواب حیث کان ویجتھدون فی طلبه وینھون
عن التقلید اور رسالہ سیوطی مین بحوالہ کتاب تنخیص کا فی قول السدید
یہ بھی ہے بل اباح مالک و ابو حنیفة و الشافعی رضی اللہ عنھم
قط لاحد تقلیدھم حاشا للہ ھذا بل نھوا عن ذلک ومنعوا
منہ و لم یفسحوا الاوحد ملا علی قاری اپنے رسالہ سم القوارض مین لکھتے ہین
وفی الظھیریة روی عن ابی حنیفة انہ قال لا یحل لاحد ان
یفتی بقولنا ما لم یعلم من این قلنا انتھی ترجمہ ظہیریہ مین امام ابو حنیفہ
سے روایت ہے کہ انھون نے کہا کہ کسیکو روا نہین کہ ہمارے قول پر
فتوا دیوے جب تک کہ یہ نجان لیوے کہ ہمنے کہان سے کہا ہے ہو چکا قول
امام صاحب کا و قال القرافی فی العقد الاجماع علی ان من اسلم فلہ

وفتح القدیر وبحر الرائق کتب مذہب حنفیہ طحطاوی درمذہب حنفیہ وامداد الفتاح
وتفحات رشیدی ۔ ومرقاۃ شرح مشکوۃ ونیل الاوطار شرح منتقی الاخبار
وشرح منہاج للسبکی ان سب کتابون سے آٹھ ہی سے گیارہ تک متفق علیہ ثابت
ہے اور مشکوۃ مین بروایت سائب بن یزید یون ہے عن السائب بن
یزید قال امر عمر ابی بن کعب وتمیم الداری ان یقوما للناس فی رمضان
باحدی عشرۃ رکعۃ فکان القاری یقرء الخ رواہ مالک وعن الاعرج
قال ما ادرکنا الناس الا وہم یلعنون الکفرۃ فی رمضان قال و
کان القاری یقرء سورۃ البقرۃ فی ثمانیۃ رکعۃ الخ رواہ مالک
پس بیس رکعت حضرت عمرؓ کی طرف نسبت کرنی محض افترا ومغالطہ ہے بیس سنت
عمری کیونکر ہوئی اب ہم جو روایت مجہول بے سند بیس رکعت کی نقل کی
ہے اسپر کلام کرتے ہین فتح القدیر مین موجود ہے واما ما روی ابن
ابی شیبۃ فی مصنفہ والطبرانی عن البیہقی من حدیث ابن عباس
انہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی رمضان عشرین رکعۃ سوی الوتر
فضعیف بابی شیبۃ ابراہیم بن عثمان جد الامام ابی بکر بن شیبۃ
متفق علی ضعفہ مع مخالفتہ للصحیح فتاح سر المنان مین بھی اسکو
ضعیف کہا اور تخریج رافعی لابن حجر عسقلانی نے بھی ضعیف کہاہے اور راویہ
ہو ابراہیم بن العبسی الکوفی قاضی واسط جد ابی بکر بن ابی شیبۃ
کذبہ شعبۃ وضعفہ احمد بن معین والبخاری والنسائی وغیرہم
واورد لہ ابن عدی ہذا الحدیث فی الکامل فی مناکیرہ متوسط الازدی
نے کہا منکر ہے خادم للزرکشی نے کہا لم یصح اور کہا تک زیر قلم لائون میزان
الاعتدال للذہبی کذبہ شعبۃ ثم قال رواہ عثمان الدارمی عن ابن

ولانی غیرہ متفق علیہ و الاقتدا اور رسول اللہ صلعم واجب قال
اللہ تعالی قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ الخ وایضا
قال اللہ تعالی ما اتکم الرسول فخذوہ الخ وایضا قال اللہ تعالی لقد
کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ اور یہ روایت صحیح پڑہنا تراویح کا
آٹھ رکعت صحابہ و خلفاء راشدین سے ثابت ہے زیادہ نہیں اور اقوال علما تائید مین
اسکے اور روایات کتب فقہ حنفی وغیرہ کہ جنمین آٹھہ ہی رکعت کا سنت ہونا مصرح
ہے لکھتا ہون فقط نام کتابونکا لکھدیتا ہون عبارت دیکھنا منظور ہو تو رسالہ امداد السنۃ
ڈپٹی امداد العلی صاحب و رسالہ تراویح فاضل اجل وعالم بے بدل ابو سعید محمد حسین صاحب
لاہوری کا ملاحظ فرماوین جن کتابونمین کہ آٹھہ ہی رکعت تراویح کی تصریح کی ہے
یہ ہین اول صحیحین کہ جنکا اعتبار بعد کتاب اللہ کے قرار پایا و جمیع کتب صحاح
و صحیح ابن حبان و صحیح ابن خزیمہ و مصنف ابن ابی شیبہ و موطا امام مالک و
سنن سعید بن منصور قال حدثنا عبد اللہ بن محمد قال حدثنی محمد بن یوسف
سمعت سائب بن یزید یقول کنا نقوم فی زمان عمر بن الخطاب باحدی
عشرۃ رکعۃ و قیام اللیل محمد بن نصر المروزی کی اسناد یون ہے حدثنا محمد
بن اسحاق قال حدثنی محمد بن یوسف عن جدہ السائب بن یزید
فی زمن عمر فی رمضان ثلث عشرۃ رکعۃ او مصنف ابن ابی شیبہ کی
عبارت یون ہے عن السائب بن یزید انہ قال قال عمر بن الخطاب ابی بن کعب
و سلیمان بن حثمۃ ان تقوما للناس باحدی عشرۃ رکعۃ و موطا امام
مالک کی عبارت یون ہے عن السائب بن یزید قال امر عمر بن الخطاب
ابی بن کعب و تمیم الداری ان یقوما للناس باحدی عشرۃ رکعۃ
یہ سب کتب مذکورہ حدیث کی ہوئین و عمدۃ القاری و رسالۃ التراویح سیوطی

قیام قیامت تک کوئی تحریف یا تصحیف یا تغیر و تبدل یا کمی بیشی اوسمین واقع نہو
پس خیال کرنا چاہیے کہ حفاظت قران کی اللہ تعالی نے کسطرح فرمائی ظاہر
ہے کہ حفاظت خداوندی چوکی پہرے کے قبیل سے تو نہین بلکہ اوسکے سامان
اوس قسم کے موجود فرمائے کہ تا قیامت اونکی حفاظت باقی رہے پس یہ
جبھی ہوگا کہ جب پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات مین کیجاوے
او قران پر عمل کیا جاوے اور اوسکو یاد کیا جاوے اور مسئلہ متعۃ النساء
مین حضرت عمر رضہ کے ساتھی وعثمان رضہ وغیرہم بھی ہین مگر حنفیہ اسکو نہین مانتے
اور سنت عمری کہتے ہین مگر انشاء اللہ یہ طریقہ یعنے مسئلہ متعۃ النساء کا تا قیامت
جاری رہیگا اگرچہ حضرت عمر وعثمان رضی اللہ عنہما سے بغض رکھنے والے اسکو
پسند نہ کرین مگر مجکو اور بھی خوف ہوتا ہے کہ بہ سبب بغض حضرت عمر رضہ
کے کہین یہ لوگ حلت متعۃ النساء کے قائل نہو جاوین کہ جس کی حرمت تا
قیامت حدیث صحیح سے ثابت ہے کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی
خلافت مین اسکی حرمت اچھی طرح سے اظہار فرمائی تو یہ لوگ یون
کہنے لگین کہ یہ تو حضرت عمر رضہ نے فرمایا ہے ہان خوب یاد آیا متعۃ النساء
تو کیا معنی بلکہ بعض حنفیہ تو نکاح موقت کے بھی قائل ہین اور اس سے بڑھکے
سنو کہ محرمات ابدیہ سے بھی نکاح ثابت کرتے ہین یعنے ما اور ما کی ما
اگرچہ اوپر تک ہون اور بیٹی اور بیٹی کی بیٹی اگرچہ نیچے تک ہون اور پوتی
اور اوسکی اولاد اگرچہ نیچے تک ہون اور بہن عینی و اخیافی و علاتی و
پھوپھی و خالہ غرض جتنی عورتین اللہ پاک نے ہمیشہ کو حرام کردی
ہین اون سب کے ساتھ یہ مقلدین حنفیہ دیوبندی اون کے ساتھ نکاح
ثابت کرتے ہین چنانچہ مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم جنکو مقلدین خاصکر

معین لیس بثقہ وقال احمد ضعیف وقال البخاری سکتوا عنہ وقال
النسائی متروک الحدیث سوا اس کے اور بہت ہین - آور قول معترض کا
(کہ بیہقی نے سند صحیح سے یہ لکھا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عہد عمر وعثمان و
علی رضی اللہ عنہم اجمعین مین بیس رکعت پڑھتے تھے) غلط صریح اور بہتان عظیم ہے
کیونکہ روایت صحیحہ مذکورہ کے مخالف ہے اور معترض نے بھی سند نہین لکھی اس
خوف سے کہ اگر سند لکھون تو مجروح ہو جاوے گی تو اب سنت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم اور متابعت صحابہ خلفاء راشدین با لذین من بعدی
ابی بکر وعمر فرمایا ہے یہ ہی گیارہ رکعت تک ثابت ہوا آور قول معترض کا
غلط بلکہ اغلط ٹھہرا اب معترض رسول خدا صلعم کے اتباع سے منہہ پھیرے اور اتباع
ابوبکر وعمر سے انکار کرے بجنسہ رافضی کے کیا کہون سنت عمری کہنا اسے
کہتے ہین جیساکہ حنفی مسئلہ مفقود الخبر مین یعنی جس عورت کا خاوند سفر کو چلا جاوے
اور برسون تک کچھ خبر نہ ملے تو چار سال چار مہنیے دس دن کے بعد نکاح اوس
عورت کا جائز ہے ایسا ہی فتوا دیا ہے حضرت عمر رضہ نے اور نکاح کرایا
اپنی خلافت مین آور حضرت عثمان غنی رضہ نے اپنی خلافت مین - حنفی یون
کہتے ہین کہ یہ نکاح جائز نہین اور سنت عمری ہے حالانکہ حضرت عمر رضہ کے
حق مین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان اللہ ینطق
علی لسان عمر یعنی اللہ تعالی بولتا ہے عمر کی زبان پر تپس ایسی شخص سے
ممکن نہین کہ خود اپنی طرف سے کوئی امر دین مین پیدا کرے بلکہ یہ معلوم
ہوتا ہے کہ وہی امر منشاء خداوندی کے بموجب ہوگا جو آپ نے تجویز
فرمایا بیان اوسکا یون ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون
ترجمہ تحقیق ہمنے اوتارا قرآن کو اور ہم ہی اوسکے حفاظت کرنیوالے ہین کہ

افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین ⁂

تمت

تقریظ از رشحات کلک ہدایت سلک جناب مولانا سید سندی مولوی ابو الحسن محمد یعسوب علی صاحب چاندپوری

مین نے رسالہ تنبیہ الرفیق کو دیکھا تو نہایت لچر پوچ بلا دلیل پایا اور جو اقوال مؤلف رسالہ ہذا نے تحریر کئے وہ سب اقوال باہم متضاد پائے یعنی جس صاحب کے قول نقل کئے اوسی صاحب سے رد تقلید بھی ثابت ہے پس یہ اقوال قابل اعتبار نہے کیونکہ قاعدہ مسلم الثبوت ہے اذا تعارضا تساقطا اور مولف تنبیہ الرفیق نے اجماع جو نقل کیا ہے قابل حجت نہین کیونکہ اجماع صحابہ کا معتبر ہے اور یہ اجماع تابعین وغیرہ سے تو ٹوٹ ہی نہین سکتا خاصکر بعد صدہا برس کے جو کوئی متعصب لفظ اجماع نقل کرے قابل اعتبار نہین بااینہمہ ہزارہا علمائے محدثین واصولیین وفقہاء معتبرین اس کے خلاف مین تحریر فرماتے ہین من بعد رسالہ صمصام التحقیق مصنفہ جناب فاضل اجل وعالم بے بدل قدوۃ المحققین مولانا مولوی ابو الارشاد محمد بن عبد اللہ الدہکاوی کو دیکھا تو موافق کلام پاک مالک ہر دو جہان وموافق احادیث صحیحہ واقوال معتبرین صحابہ وتابعین وتبع تابعین وائمہ مجتہدین رضی اللہ عنہم اجمعین کے پایا اب اگر ناظرین انصاف بلا تعصب کے اس رسالہ کو ملاحظہ فرماوین گے تو بہت ہی منفعت اٹھاوین گے اور اس کے جواب لکھنے مین بیباکانہ قلم نہ اوٹھاوینگے اللہم اہد قومی فانہم لا یعلمون حررہ المفتقر الی اللہ العلی المسکین سید ابو الحسن یعسوب علی عفہ اللہ لہ الذنوب الجلی والخفی ⁂

دیو بندی بزعم خود امام وقت سمجھتے ہین رسالہ ادلہ کاملہ کے دفع تاسع صفحہ ۲۶
مین جو مشتہر بنام محمود حسن دیو بندی کی کیا تھا یون تحریر کرتے ہین اور جونکہ نہی افعال
اختیاریہ پر ہوا کرتی ہے تو نکاح کا محرمات سے منعقد ہو سکنا ممکن الوقوع
ہوگا ورنہ پھر نہی کس مصرف کے لیے ہے اور کس مرض کی دوا ہوگی علاوہ
برین نکاح کی علت فاعلہ موجود علت قابلہ موجود تراضی طرفین ممکن
پھر نکاح نہ ہو سکنے کی کیا معنے پھر اسکو بالتفصیل وعبارت طویل بیان کرکے
صفحہ ۴۲ مین خلاصہ سبکا یہ تحریر کیا ہے اب عرض خدمت بابرکت مین یہ
ہے ہمنے تو بدلالت عقل ونقل محرمات کا نکاح ہونا اور اسوجہ سے اُسکا
از قسم زنا نہونا ثابت کردیا الخ اس سے صاف ظاہر ہے کہ مقلدین حنفیہ کے
نزدیک تو معاذ اللہ محرمات ابدی یعنے ماں و بہن و بیٹی و پھوپھی و خالہ وغیرہ
سے نکاح کرنا ممکن ہے واہ کیا خوب بیحیائی ہے ع برین عقل و دانش
بباید گریست * معلوم نہین کہ یہ کس مہجور کے نالہ جانکاہ کا اثر ہے اور
اور کس قمری سرو قد یار کے نخل آہ کا ثمر ہے اور کس چشم جادو نرگس شہلہ کا
اثر ہے اور کس خنجر خونخوار کا اثر ہے ملیئو الوجہ ہوا بیان کرو
ثواب پاؤگے مگر صاحبو اس فتوی مولوی محمد قاسم صاحب سے تو تم حنفی
بڑی تخفیف حنفیون کو ہوگئی یعنے بہن و بیٹی کو غیر جگہ نکاح کرتے تھے بہت
خرچ ہوتا تھا جدائی دختر مین ماں کا دل ٹکڑے ہوتا تھا پس اس فتوی سے
مولویصاحب موصوف سے یہ سب بلائین دور ہو گئین گھر کی گھر ہی مین رہی کیونکہ
جب نکاح ثابت ہوا اور زنا ثابت نہوا تو بیٹی و بہن کو نکاح مین لانا کچھ
حرج نہین حسب فتوی محمد قاسم صاحب حنفی معاذ اللہ معاذ
اللہ معاذ اللہ تکاد السموات یتفطرن من فوقہم ربنا

رسالہ تنبیہ الرفیق کی خرافات پر قہقہہ مارےگا سبحان اللہ اگر اس رسالہ
کو سعادت کا مقالہ کہون تو بجا ہے اور کتاب ہدایت انتساب لکھون تو سزا ہو اسکو
سر بفقرہ سے اشاعۃ سنت رسول علیہ السلام کی ہویدا ہے یہ رسالہ عامل بالحدیث
کے لئے گلستان بخزان ہے اسکی تحسین و بزرگی مجھسے کہان بیان ہو سکتی
ہے فقط اتنا کہتا ہون کہ یہ جواب لاجواب ہے جزا اللہ المصنف
خیر الجزاء فی الدنیا والاخرۃ حررہ المفتقر الی اللہ ابو الخیر محمد
عبد اللہ کان اللہ لہ +

تقریظ ثالث از جانب جناب محی السنۃ قامع شرک و بدعت مجمع الحسنات مولانا مولوی محمد عبد اللہ عرف عبد القادر خان صاحب قائم گنجی فرخ آبادی مدظلہ العالی

انی وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من
المشرکین اما بعد بندہ ضعیف محمد عبد اللہ عرف عبد القادر غفر لہ الغافر
قائم گنجی بخدمت اہل علم ذوی الانصاف دور از اعتساف کے گذارش کرتا ہے
کہ ارباب خبرت و اصحاب بصیرت پر مخفی نہ رہے کہ جناب فضیلتمآب
مولانا مولوی ابو الارشاد محمد بن عبد اللہ صاحب مدظلہم کی یہ کتاب
مستطاب کہ مولوی محمد احسن صاحب کے رسالہ تنبیہ الرفیق کا جواب
ہے الحق نہایت جواب باصواب ہے مین بے تکلف اور بلا مبالغہ اس
رسالہ کی تقریظ مین لکھتا ہون کہ اگر ناظرین انصاف پسند بلکہ خود
مولف تنبیہ الرفیق بھی اس رسالہ کو بنظر انصاف اور غور و تامل کے
بلا تعصب اور جانبداری اور پاس سخن اور نفسانیت اور تقلید فاسد کے
اسکو ملاحظہ فرماوینگے تو انشاء اللہ تعالیٰ اسکو کلام حق اور مدلل اور خالی از افراط

تقریظ ثانی منجانب مولانا و بالفضل اولانا حضرت مولوی ابوالخیر محمد عبداللہ محمدی السوجان پوری

الحمد للہ رب العلمین و الصلوۃ والسلام علی محمد سید المرسلین و علی آلہ واصحابہ و اتباعہ اجمعین امابعد سب برادران دینی پر پوشیدہ نرہے کہ جناب فضیلت مآب احسن المناظرین وافضل المتکلمین حبی فی اللہ مولانا مولوی ابوالارشاد محمد بن عبداللہ مہتمم مدرسہ محمدیہ ادام اللہ احسانہ علی سائر الموحدین نے مجکو اپنا رسالہ جو مسمی بہ صمصام التحقیق ہے جو ردمین رسالہ (مولوی محمد احسن صاحب نانوتوی) کے تھا بعد تیار ہونے کے دکھلایا مین نے چند بار بغور و تامل مطالعہ کیا تو اسکو کلام محقق اور مطابق عقائد اہل سنت و مذہب سلف صالحین کے پایا یہ کتاب ہر ذی علم و عامی کو نہایت کارآمد و مفید ہے اگر ناظرین با انصاف بلکہ خود مولف رسالہ تنبیہ الرفیق (محمد احسن صاحب) اس رسالہ کو بنظر انصاف و غور و تامل بلا پاسداری و تعصب کے ملاحظہ کرینگے تو (اللہ تعالی سے امید قوی ہے) اسکو کلام محقق مدلل بدلائل عدم تقلید اور دور از غلو و افراط و تفریط پاکے بہت فائدہ اوٹھاوینگے اور اپنی تقلید فاسد سے تائب ہوکے متبع کتاب اللہ و سنت خیر البریہ ہو جاوینگے اور ہرگز ہرگز اوسکی جواب لکھنے پر یارا نہ پاوینگے واللہ یهدی من یشاء الی صراط مستقیم اب ہر کوئی صمصام التحقیق کو ملاحظہ کیا چاہیئے تا مولف رسالہ تنبیہ الرفیق (محمد احسن صاحب نانوتوی و معاونین اون کے) کی ابلہ فریبی و دھوکھا بازی و بیہودہ گوئی پر مطلع ہو۔ جو کوئی صمصام التحقیق کو دیکھیگا تو

رسول اوسکا جو قرآن لیکے آیا — صراط مستقیم اوسنے دکھایا
بیان اوسنے کئے احکام دینی — کرو تم پیروی اوسکی یقینی
ملے جب تمکو اُسکی قول و گفتار — نہ دیکھو پھر کسیکا فعل و کردار
اگر قول امام و مجتہد ہو — مخالف قول احمدؐ کے جو دیکھو
تو مارو پھینک کر دیوار پر تم — نہ لو اوسکی سند ہرگز نہ پھر تم
نبیؐ کی پیروی اللہ کی ہے — سند اسکی تو قرآن سے ملی ہے
بس اب تم جسکا کھاؤ اوسکا گاؤ — نمکخواری کرو اور مت دغا دو
نہو مثل نصاری اور یہودی — جنھون نے کی عبادت راہبون کی
بچو تقلید شخصی سے ہے آفت — تپ دق ہے جنون ہے اور سفاہت
ہے بدعت اور ضلالت شر افعال — جو اسمین مبتلا ہے وہ ہے بدحال
نہین شارع سے اسپر کوئی برہان — جو ہووے مدعی آوے بمیدان
ہوا ہے یہ زمانہ ایسا ابتر — کہ یہ آفت بلا پھیلی ہے گھر گھر
بہت دنیا کے کتے مولوی ہین — کہ وہ روٹی کے لالچ سے پھنسے ہین
عداوت رکھتے ہین وہ اہل حق سے — بہت بہکاتے ہین وہ حق ولی سے
انھین لوگون سے ایک نانوتوی ہے — کہ بس وہ نام کا ہی مولوی ہے
لکھا اوسنے رسالہ ایسا واہی — ٹپکتی ہے سراسر اوس سے سیاہی
ملا موسی بھی اس فرعون کو خوب — کیا رد اسکا بالتقریر مرغوب
مٹیگی اس سے یہ تقلید بدذات — مقلد ہووینگے امثال اموات
موحد ہووینگے شادان و نازان — بڑھیگا انمین نور صدق ایمان

سیکھے نور نبیؐ سے تم کرو دھیان
ہوئے غالب موحد اہل ایمان
۱۳ ۰

وتفریط وغلو وجامع مضامین ومسائل مفیدہ پاوینگے اوراسکو
بہت منفعت اوٹھاوینگے اوراسکے جواب کے لکھنے مین بیبا کانہ کوئی
حرف زیر قلم نہ لاوینگے واللہ اعلم بالصواب +

التماس

بیچ خدمت بھائی مسلمانون دینداروں کے یہ ہے کہ جو صاحب اس رسالہ
کے جواب مین قلم کو اٹھاوین اونکو اتنا خیال رہے کہ کوئی الزام ہمارے
اوپر جھوٹا نہ لگاوین جو بات تحریر فرماوین مدلل بآیات قرآن واحادیث
رسول انام فرماوین ونیز سب وشتم کے ساتھہ یاد نفرماوین ورنہ
جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا وجواب ترکی بہ ترکی اپنے حقمین بھی سمجھین
اور اگر بمقتضائی بشریت کہین کسی الفاظ مین غلطی پاوین تو بقلم عفو اصلاح
فرماوین اور فضل الٰہی سے امید تو یہ ہے کہ اس رسالہ کو دیندار
لوگ اپنے حق مین وسیلہ نجات کا سمجھکر مسرور ہونگے اللہ تعالی سب
بھائی مسلمانون کو اس رسالہ کے ملاحظہ کرنے کی توفیق دیوے
اور شرک اور بدعت کی تقلید سے کہ ایک جہان پھنس رہا ہے بچاوے
آمین یا رب العلمین وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین

کتبہ ابو الارشاد محمد بن عبد اللہ محمدی مشرباً الدبکاوی مولداً +

تاریخ طبعزاد فاضل اجل عالم بے بدل افلاطون دوران ارسطو زمان المتخلق باخلاق جناب مولوی حافظ محمد عبد الجبار صاحب عمرپوری دام برکاتہ

مسلمانون ڈرو رب جہان سے	نہ بولو جھوٹھہ اور بہتان زبان سے
دل وجان سے کرو اوسکی اطاعت	قیامت کو ملے تمکو سیادت

بخوبی واضح ہوگا الٰہی ہملوگونکو اخلاص وحسن خاتمہ

نصیب فرما اور حق دکھلا اور اسپر عمل نصیب کر

اللھم ارنا الحق حقا والباطل باطلاً

المشتہر

ابو الارشاد محمد بن عبد اللہ غفر لہ ولوالدیہ مہتمم مدرسہ

چشمۂ فیض واقع دبکا

اشتہار

ہم وابستگان مدرسۂ چشمۂ فیض اسلامی واقع [illegible]
پیلی [illegible] ته دل سے اُن حضرات کے شکر گذار ہین
جنکی اعانت کی برکت سے ایسا چشمہ فیض جاری ہو
اور ایسی ایسی رسالجات تالیف ہوتے ہین ای شیفتگان
سنت نبویہ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ آپ لوگون کو
سزاوار کہ اس مدرسہ کی ترقی ہمیشہ ملحوظ خاطر
رکھا کرین نئے ہنر کا مقرر کیا کرین اور ہنر کا سابق
سالانہ معینہ اپنا برابر ارسال فرمایا کرین
اور حال مفصل اس مدرسہ کا کیفیت سالانہ سے

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

الحمد للہ والمنۃ کہ درین آوان سعادت عنوان بفضل اللہ المنان نسخۂ غریبہ عجیبہ مسمّی بہ

طریق النجاح لاہل الصلاح
فی جواب
طریق الفلاح

از افاضات فاضل اجل عالم بے بدل جناب مولانا مولوی محمد سعید صاحب مہتمم مدرسہ اسلامیہ و مطبع صدیقی بنارس بہ تحسین التزام مولوی سید عبد الکبیر صاحب بہاری تلمیذ مولف

در مطبع صدیقی واقع شہر بنارس محلہ دارانگر مطبوع شد

مین مصروف ہر شہر قریہ مین کوئی نہ کوئی اہل حدیث لوگونکو شوق عمل حدیث دلائی پر مستعد
جب ان کٹملون اور پیرزادون نے دیکھا کہ بہت آدمی بفحوائے کلام پاک یدخلون فی دین
اللہ افواجاً جماعت عاملین حدیث مین داخل ہوتے جاتے ہین اور لومۃ لائم کا کچھ
خیال نہین لاتے اب ان لوگونکو عجیب فکر لاحق ہوا کہ عاملین بالحدیث کی موافقت سے
تو دنیا ہاتھ سے جاتی ہے وہ پلاؤ قورمہ نہین ملتے کیونکہ ان لوگونکا حق گوئی کا پیشہ ہے
اور ظاہر ہے کہ حق گوئی اور دنیا کمانے مین منافات لہذا ان لوگون نے اہل حدیث
کے خلاف پر کمر ہمت باندھی اور لوگونکو بہکانا شروع کیا کہ یہ لامذہب ہین وہابی ہین معتزلی
ہین نیا فرقہ ہے مگر شائقین سنت نبویہ انکی کب سنتے ہین من تمسک بسنتی عند
فساد امتی فلہ اجر مائۃ شہید کا مصداق بنتے ہین یہ کٹملی جب کوئی حدیث خلاف
معمول اپنے باپ دادے کے پاتے ہین تو ان ھذا الا اختلاق کا ورد زبان پر لاتے ہین
چنانچہ مسئلہ خروج عورتونکا نماز عیدین جسکی حدیث شریف مین بہت تاکید ہے ایکمدت
مدید سے غیر معمول ہوگیا تھا عاشقین سنت نے ایک فتویٰ درباب خروج نساء کے
لکھکر شائع کیا مبتدعین کو جو تابع رسوم آبائی واجدادی کے ہین یہ امر نہایت ناگوار ہوا
اور درپے رد وقدح کے ہوئے چنانچہ عبدالشکور بن حافظ عبداللہ صاحب متوطن ٹانڈہ نے
ایک رسالہ مسمّٰی بہ طریق الفلاح کہ اصل مین طریق الضلالہ ہے مع رسالہ تحفۃ الاحناف کہ
جسکا مدار سب وشتم وطعن پہ ہے بجواب فتویٰ کے شائع کیا اگرچہ ماہران علوم نقلیہ وعالمان
دقائق عقلیہ تو خوب پہچان گئے ہونگے کہ اس رسالے کو جواب فتویٰ سے کچھ لگاؤ نہین محض
تلبیسات سے مملو ہے مگر جہال کہ کالانعام ہوتے ہین انسے یہ دغدغہ ہوا کہ اس رسالہ
کو دیکھکر کہین چاہ ضلالت مین نہ غرقاب ہو جائین لہذا اس فقیر نے حسبۃً للہ اس
رسالے کے جواب مین کمر ہمت باندھی اور احقاق حق اور ابطال باطل کو مدنظر رکھا مجادلہ
اور مکابرہ سے کہ اس زمانیکے لوگونکا شیوہ ہے جیسا کہ ہمارے مخاطب سے سرزد ہوا ہے درگذر کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ
باللہ من شرور انفسنا ومن سیأت اعمالنا من یہدہ اللہ فلا مضل لہ ومن
یضلل فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشھد
ان محمدا عبدہ ورسولہ الذی ارسل الی الناس کافۃ بشیرا و نذیرا صلی
اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا +
امابعد راجی الی اللہ المجید محمد سعید بخدمت برادران دینی کے گذارش کرتا ہے کہ اس ملک
ہند مین حدیث کا چرچہ بالکل نتھا صحاح کا درس تدریس تو یکطرف نام سے بھی اکثر
علمار غافل تھے انہی کتب شرح وقایہ ہدایہ عالمگیری پر بنا مسائل تھی کیونکہ ابتدا زمانے
مین جو بادشاہ ہندوستان مین آئے حنفی المذہب تھے اونہون نے فقہ حنفی کو رواج
دیا ہر کہ آمد بران مزید کرد کا بازار گرم رہا یہانتک کہ زمانہ شاہ ولی اللہ صاحب مین
آفتاب حدیث کا ہند مین جلوہ گر ہوا گو شیخ عبد الحق صاحب اول حدیث کو لائے تھے مگر اسیوقت
سلسلہ حدیث کا منقطع ہوگیا پھر وہی ظلمت کی ظلمت باقی رہگئی شاہ صاحب کے
زمانے سے یہ علم حدیث ترقی پر رہا الحمد للہ کہ اس زمانے مین یہ علم کمال ترقی پر ہے
ہر طرف سے صدا حدیث کی آتی ہے بندے اللہ کے شب و روز درس تدریس حدیث

عجب نہین کہ لامذہبون کے سر و نمین اب یہ سودائے خام سمایا ہو انکو یہ خیال آیا ہو کہ بفحوائے الناس علی دین ملوکھم یہ سب بھی مانند نصاری کے اپنی اپنی عورتونکو ساتھ لیکر عبادت گاہون مین جایا کرین دوسرون کی عورتونکو خود دیکھین اور اپنی عورتونکو دوسرونکو دکھایا کرین **اقول** ذرا ہوش سنبھالو سوچ سمجھ کر کلمہ منہہ سے نکالو اور قرآن و حدیث پڑتا لو کہ کسقدر اللہ پاک نے نرم کلام کی تاکید کی ہے اور سخت کلامی سے منع کیا ہے اور حضرت صلعم کی کیا خصلت تھی اور یہ فجور بکنا کسکی عادت ہی قال اللہ تعالی فقولا له قولا لینا اور آگے مین حضرت کی شان مین ہے لیس بفظ و لا غلیظ یعنی نہ تھی حضرت سخت گو اور سخت خو مشکواۃ صفحہ ۹ مطبوعہ مطبع احمدی مین ہے عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلعم اربع من کن فیہ کان منافقا خالصا و من کانت فیہ خصلۃ منھن کانت فیہ خصلۃ من النفاق حتی یدعھا اذا اؤتمن خان و اذا حدث کذب و اذا عاھد غدر و اذا خاصم فجر متفق علیہ ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے چار چیزین جس شخص مین ہونگی ہوگا منافق خالص اور جس شخص مین ایک خصلت ہوگی انمین سے ہوگی اوسمین خصلت نفاق سے یہانتک کہ اوسکو چھوڑ دے جسوقت اسکے پاس امانت رکھی جاوے خیانت کرے اور جب بات بولے تو جھوٹھ بولے اور جب وعدہ کرے تو عہد شکنی کرے اور جب جھگڑے تو سخت کہے یہ روایت ہے بخاری مسلم کی اور پھر ذرا خیال فرماوین کہ یہ کلام کس کے شان مین صادق آتا ہے اور یہ بول کہانتک پہونچتا ہی رسول اللہ صلعم کے ازواج مطہرات اور جملہ اصحاب کی عورتین عید کی نماز کیواسطے نکلتی تھین اور یہی حال زمانہ حضرت ابو بکر رض و عمر رض و علی رض وغیرہ مین رہا جیسا کہ انشاء اللہ عنقریب آویگا مسلمانکی شان سے تو بہت بعید ہی کہ رسول اللہ صلعم کے حکم پر یہ طعن کرے بموجب فتاوی حمادیہ وغیرہ کے آپ پر خوف کفر معلوم ہوتا ہے آپکو لازم ہی کہ توبہ کرین اور مجکو آپسے

ما توفیقی الا باللہ ھو حسبی ونعم الوکیل **قولہ** کہ اندنون فرقہ جدید لامذہبہ سے میانجی صاحب سورجگڈھی ثم الدہلوی اور اون کے چند خدام فساد التیام الخ **اقول** اسجگہہ اور بہت سے مقامات پر صاحب طریق سے سخت کلامی اور سب وطعن سرزد ہوئے ہین کہ جنکو عامہ مہذبین پسند نہین کرتے چہ جائیکہ علماء یہ اول دلیل ہے کہ انکو تحقیق مدنظر نہین بلکہ سب وشتیم وطعن مدنظر ہے جو تہذیب کے خلاف ہے ان الفاظ کو عقلاء آپ کی کم علمی کی دلیل ٹھہراتے ہین اب اگر مین بھی جواب ترکی بترکی لکہون تو بحث مسائل نہ ہیگی اپنے مطلب سے دور پڑیگا اسلئے اوسکی جواب مین عفو کو کام مین لاتا ہون کما قال اللہ تعالی وجزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا فمن عفا واصلح فاجرہ علی اللہ انہ لایحب المعتدین ولمن صبر وغفر ان ذلک لمن عزم الامور وقال رسول اللہ صلعم مازاد اللہ بعفو الاعزا وقال صلعم من تواضع للہ رفعہ اللہ فھو فی نفسہ صغیر وفی اعین الناس کبیر ومن تکبر وضعہ اللہ فھو فی اعین الناس صغیر وفی نفسہ کبیر حتی لھو اھون علیھم من کلب اوخنزیر ترجمہ بدلا برائی کا برائی ہے مثل اسکے پس جس شخص نے معاف کیا اور صلح کی اسکا اجر اللہ پر ہے ہرآئینہ وہ نہین دوست رکھتا حد سے بڑھنے والونکو البتہ جس شخص نے صبر کیا اور معاف کیا البتہ یہ بڑے کامونسے ہے اور فرمایا رسول اللہ صلعم نے نہین زیادہ کی اللہ نے معافی سے مگر عزت اور فرمایا صلعم نے جس شخص سے تواضع کی اللہ کے لئے اللہ اوسکو بلند کرتا ہے پس وہ اپنے جان مین چھوٹا ہوتا ہے اور لوگون کی آنکھون مین بڑا اور جس شخص نے تکبر کیا اللہ اسکو پست کرتا ہے پس وہ لوگونکی آنکھونمین حقیر ہوتا ہے اور اپنی جانمین بڑا یہانتک کہ وہ البتہ زیادہ ذلیل ہوتا ہے انپر کتے اور سور سے انتہی **قولہ** مگر ہان ایک بات تو ہے کہ یارونکی آنکھین ٹھنڈی کرنیکے واسطے اچھا ڈھنگ نکالا ہے خوب رنگ جمایا ہے معلوم نہین یہ کس مہجور کی نالہ جانکاہ کا اثر ہے اور کس قمری سروقد یار کی نخل آہ کا ثمر ہے حق تو یہ ہے کہ قاضی عشق ومفتی حسن سے بھی اس فتوی پر دستخط کرانا ضرور تھا شاید کاشانہ سائل سے ان دونون حضرات کا دولتخانہ دور تھا ور

عیدگاہ مین جانا حدیث صریح صحیح مرفوع سے بلانکیر ثابت ہے کیا خوب واہ سوال و جواب مین کیا تطبیق ہے الخ **اقول** بحول اللہ وقوتہ تطبیق تو مجیب کے کلام مین مع دلیل کے ہے ذرا سمجھنے کے واسطے فہم درکار ہے علم معانی سے اگر آپ واقف ہوتے تو یہ اعتراض زبان قلم پر نہ لاتے اب ہم سے سنئے کہ علم معانی کا یہ قاعدہ ہے کہ کبھی سائل کو جواب وہ دیا جاتا ہے جسکو وہ طلب نہین کرتا یعنی مجیب جسکو اہم جانتا ہے اسکو اول بیان کرتا ہے تو یہان پر بھی مجیب نے یہ مناسب سمجھا کہ پہلے سائل کو یہ بتانا چاہئے کہ اول یہ پوچھے کہ یہ مسئلہ حدیث صحیح سے ثابت ہے یا نہین مع اسکے جواب صحت و عدم صحت کا بھی دیا ہے کیونکہ مجیب نے مقید کیا ہے حدیث صریح صحیح کو بلانکیر کے ساتھ اور یہ بات ظاہر ہے کہ جو بات حدیث سے بلانکیر ثابت ہو اوسکے درست ہونے مین کیا شبہہ ہے بخلاف اس کے کہ اگر کوئی شراب پینے کا سوال کرے تو اسکے جواب مین یہ نہین کہا جاویگا کہ پینا شراب کا بلانکیر حدیث سے ثابت ہے بلکہ یہ کہا جاویگا کہ شروع اسلام مین شراب کا پینا مباح تھا پھر منسوخ ہوا اب اس مثال کو آپکا لانا بالکل لغو ہوا اپنے دعوے پر عبارت مطول کی نقل کرتا ہون کہ سائل کو کبھی غیر سوال اوسکے کا جواب دیتے ہین اور اسی عبارت مطول مین قرآن سے بھی استدلال کیا ہے مطول مطبوعہ نولکشور کے صفحہ ۲۱۰ مین ہے و السائل عطف علی المخاطب ای تلقی السائل بغیر ما یطلب بتنزیل سوالہ منزلۃ غیرہ ای غیر ذلک السوال تنبیہا للسائل علی انہ ای ذلک الغیر اولی بحالہ ای بحال ذلک السائل والمہم لہ کقولہ تعالی یسئلونک عن الاہلۃ قل ہی مواقیت للناس والحج سالوا عن السبب فی اختلاف القمر فی زیادۃ النور و نقصانہ من حیث قالوا ما بال الہلال یبدو دقیقا مثل الخیط ثم یتزاید قلیلا قلیلا حتی یمتلی و استوی ثم لا یزال ینقص حتی یعود کما بدء فلا یکون علی حالۃ واحدۃ فاجیبوا ببیان الغرض من ہذا الاختلاف

اور بھی زیادہ تعجب ہے کہ آپنے بزعم خود بعضونکا مذہب بیان کرکے صفحہ ۹ مین مجیب کے
حق مین فرمایا ہے اب بنظر انصاف ملاحظہ کرنا چاہئے کہ مجیب کے اس قول کے موجب اغوائے
شیطانی کا کہانتک بول بالا ہے اور یہ جملہ کس کس کی شان مین صادق آتا ہے مصرع
حفظت شیئا و غابت عنک اشیاء انتھی اسجگہہ پر اس اپنے قول کو آپ بھول گئے
اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم ترجمہ کیا حکم کرتے ہو لوگونکو بھلائیکا اور
بھلاتے ہو اپنی جانونکو مشکوٰۃ مطبوعہ احمدی صفحہ ۴۳۸ مین ہے عن اسامۃ بن
زید قال قال رسول اللہ صلعم یجاء بالرجل یوم القیامۃ فیلقی فی النار فتندلق
اقتابہ فی النار فیطحن فیھا کطحن الحمار برحاہ فیجتمع اھل النار علیہ فیقولون ای
فلان ما شانک الیس کنت تامرنا بالمعروف و تنھانا عن المنکر قال کنت آمرکم
بالمعروف ولا اتیہ وانھاکم عن المنکر واتیہ متفق علیہ ترجمہ روایت ہے
اسامہ بن زید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ لایا جاویگا آدمی قیامت کے دن
پس ڈالا جاویگا آگ مین پس جلدی سے نکل پڑینگی انتڑیان اسکی آگ مین پس پھیریگا اپنی انتڑیونکو
مانند پھیرنے گدھے کے اپنی چکی کو پس جمع ہونگے دوزخی پس کہینگے اے فلانے کیا ہے حال
تیرا کیا نہین کہتا تھا تو ہمکو نیک کام کو اور منع کرتا تھا تو ہمکو برے کام سے کہیگا تھا مین
کہتا تمکو ساتھ نیک کام کے اور آپ نکرتا تھا اسکو اور منع کرتا تھا تمکو برے کام سے اور آپ
کرتا تھا مین اسکو نقل کیا اسکو بخاری مسلم نے انتھی آیندہ قول مجیب کو قال المجیب اور اسپر
جو حضرت نے رد و قدح کی ہے قال المعترض اور اوسکے ماله وما علیہ کو اقول سے
تعبیر کیا جاویگا **قال المجیب** عورتونکا بروز عیدین عیدگاہ مین جانا حدیث صریح
صحیح مرفوع سے بلا نکیر ثابت ہے **قال المعترض** سبحان اللہ سوال از آسمان وجواب
از ریسمان سائل بیچارہ تو پوچھتا ہے کہ عورتون کو اس زمانہ مین نماز عیدین کیلئے
عیدگاہ مین جانا درست ہے یا نہین مجیب صاحب فرماتے ہین کہ عورتونکا بروز عیدین

خروج نسار کا عید کی نماز کیلئے بعد مین بھی ثابت ہے مسک الختام صفحہ ۷۰ مین
ہے تعقب کردہ اند اورا بانیکہ این نسخ بمجرد دعوی ست و دافع اوست شہود ابن عباس
خروج زنان را و حال آنکہ وی صغیر بود و این بعد فتح مکہ ست انتہی اور فتح مکہ آٹھ ہجری
مین ہے اور ایسا ہی اثر حضرت عایشہ رض سے معلوم ہوتا ہے کیونکہ اسکا یہ مطلب ہے
کہ رسول اللہ صلعم اگر عورتونکا یہ حال دیکھتے تو منع کرتے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ
رسول اللہ صلعم نے اپنی حیات مین عورتونکو خروج مساجد سے منع نہین کیا چہ جائیکہ
عیدگاہ مین اور ایسا ہی خروج نسار کا زمانے حضرت ابوبکر رض و علی رض مین بھی
شاہد مدعا کا ہے عبارت نووی کی عنقریب جسمین یہ مذکور ہے آتی ہے اب مین معترض
سے پوچھتا ہون کہ یہ جو کتب فقہ مین مذکور ہے کہ عیدین و مساجد مین عورتین ضعیفہ نکلین
یہ تخصیص کہان سے ہے اگر اس آیت سے ممنوعیت ہے تو سب کے واسطے ہے یہ یاد رہے کہ
آیات کی تفسیر اپنی مرضی کے موافق خواہش نفس کیلئے کرنا مصداق من فسر القرآن
برائہ فلیتبوأ مقعدہ من النار کا بننا ہے اب جس جگہہ معترض اس آیت سے استدلال
کرینگے ہم اس تحقیق پر حوالہ کرینگے اس تحقیق کو یاد رکھنا چاہئے **قولہ** دوسرے
یہ کہ وہ زمانہ سب زمانون سے بہتر و افضل تھا الخ **اقول** اس سے یہ لازم نہین آتا
کہ ان تینون زمانہ ان کے بعد جو لوگ ہونگے وہ سب مفسد ہونگے اگر یہی ہے تو
اکثر مجتہدین مثل امام ابوحنیفہ و شافعی و مالک وغیرہ محدثین کے نسبت آپکا یہی اعتقاد
ہوگا کیونکہ سب لوگ بعد ان تینون زمانون کے تھے پھر سوال ہم حج مین کرینگے کہ اسمین
کیون اجتماع ہے **قولہ** اکیا اجتماع زن و مرد کا حکم دینا سراسر ابواب مفسدہ کو کھولنا
اور فتنہ خفتہ کو بیدار کرنا اور آیت لا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحھا کا
مصداق بننا ہے **اقول** اگر فقط اجتماع مفسد ہے تو چاہئیکہ حج مین بھی یہ اجتماع
مفسد ہو ورنہ ترجیح بلا مرجح ہے اور مرد و عورت کا جو جمع ہونا منع ہے تو تنہا مر

جیسا کہ تفسیر جامع البیان مین مرقوم ہے اور نکلنا اس عورت خشعمیہ کا حجۃ الوداع
مین تھا جو دس ہجری مین واقع تھا بلکہ اس حدیث سے نظر کرنا عورت کی طرف بغیر فتنہ کے بھی
ثابت ہوتا ہے جیسا کہ مذہب حنفیہ کا ہے جسکے معترض پابند ہین افسوس ہے کہ معترض
اپنے گھر کی کتب کو بھی ملاحظہ نہین کرتے دیکھیے امام طحاوی نے جو رئیس الحنفیہ ہے
اپنی کتاب معانی الآثار کے باب نظر العبد الی شعور الحرائر مین فرمایا ہے حدثنا ابو بکرۃ
قال ثنا ابو عاصم قال ثنا سفیان الثوری عن منصور عن ابراھیم ولا یبدین
زینتھن الا ما ظھر منھا قال ھو ما فوق الدرع فابیح للناس ان ینظروا الی ما لیس
بمحرم علیھم من النساء الی وجوھھن واکفھن وحرم ذلک علیھم من ازواج
النبی صلعم لما نزلت آیۃ الحجاب ففضلن بذلک علی سائر الناس ترجمہ روایت ہے
ابراہیم نخعی سے تفسیر مین اس آیت کے اور نہ ظاہر کرین وے زینت اپنی مگر جو چیز
کہ ظاہر ہو اوس سے کہا ابراہیم نے وہ یعنی (ما ظھر منھا) جو چیز کہ اوپر کرتے
کے ہے پس آدمیون کے لیے مباح کیا گیا دیکھنا اوس چیز کیطرف کہ انپر عورتون
سے حرام نہین ہے طرف منھ اور ہاتھون اُن کے کا اور حرام کیا گیا یہ انپر دیکھنا ازواج
نبی صلعم سے جب آیت حجاب کی نازل ہوئی پس تفضیل دی گئین ازواج مطہرات ساتھ
اس خصوصیت کے تمام لوگونپر اور دوسری جگہہ اسی باب مین ہے قال ابو جعفر فکن
امھات المومنین قد خصصن بالحجاب ما لم یجعل فیہ سائر الناس مثلھن ترجمہ
کہا ابو جعفر نے پس تھین امہات مومنین خاص کی گئین ساتھ پردے کے اس پردہ
کہ نہین کئے گئے تمام آدمی اوسکے پردے مین مثل ان کے ان عبارات سے بھی بخوبی
معلوم ہوا کہ آیت حجاب کی خاص ہے ساتھ ازواج مطہرات کے اب بھی اگر کوئی
نہ مانے تو کیا علاج ہے خصوصاً حضرات احناف پر تو انکا قول سخت حجت ہوا اب
دلیل دعوی ثانی کی سنئے کہ نزول اس آیت کا تین یا پانچ ہجری مین ہے اور ثبوت

مین خود صفحہ ۱۱۵ باب صلوٰۃ عیدین مین فرماتے ہین الثالث ان یخرج من طریق ویراجع من طریق اخر ھکذا فعل رسول اللہ صلعم وکان صلی اللہ علیہ وسلم یامر باخراج العواتق وذات الخدور ترجمہ تیسری یہ بات ہے کہ جاوے ایک رستہ سے لوٹے دوسرے رستہ سے اسیطرح کیا رسول اللہ صلعم نے اور تھے حضرت صلعم حکم کرتے ساتھ نکالنے جوان عورتون پردہ والیون کے یعنی عیدگاہ مین افسوس تو معترض سے یہ ہے کہ اپنی مرضی کے موافق تو احیار کی عبارت کو نقل کردیا اصل مقصود جسمین کلام ہے اسکے بابت جو وہ لکھتے ہین اسکو ترک کیا یا اھل الکتاب لاتکتموا الحق و انتم تعلمون **قال المجیب** آنحضرت صلعم کو اسمین اہتمام بلیغ تھا یہانتک کہ حائضہ اور پردہ والی کو بھی عیدگاہ مین حاضر ہونیکا حکم فرماتے بخاری و مسلم مین ہے عن ام عطیۃ قالت امرنا الحدیث **قال المعترض** مجیب کا لفظ اہتمام بلیغ کا لکھنا صرف برائے فریب دہی عوام کالانعام ہے ورنہ کسی حدیث صحیح کیا معنی کسی حدیث ضعیف مین بھی یہ مضمون نہین آیا ہے الخ **اقول** آپ تو حدیث ضعیف طلب کرتے ہین کہ کسی حدیث ضعیف مین بھی یہ مضمون نہین آیا مین آپکو حدیث صحیح اور صحیح بھی کیسی متفق علیہ بتلائے دیتا ہون یہ مضمون اسی حدیث ام عطیہ مین موجود ہے جسکو مجیب نے نقل کیا ہے کیا لفظ امرنا ان نخرج الحیض یوم العیدین و ذوات الخدور وقال لتلبسھا صاحبتھا من جلبابھا وغیرہ اہتمام بلیغ پر دال نہین ہین تو اور کیا ہے دیکھیئے لفظ الحیض و ذوات الخدور جسکا ترجمہ حیض والی عورتین اور پردہ داروبن چادر والی یہ سب الفاظ اسی حدیث کے ہین اگر اہتمام بلیغ نتھا تو عورتین حیض والیون کے اخراج کا کیا فائدہ تھا حدیث مین تو سب کچھ ہی مگر ذرا سمجھ چاہیئے اور جو آپنے عمدۃ القاری سے اس حدیث کی شرح مین نقل کیا ہی جسکا حاصل یہ ہے کہ یہ اوسی زمانے مین تھا اور اثر عائشہ رضہ کو اسپر دلیل گردانا ہے

اور تنہا عورت کا جمع ہونا منع ہے نہ یہ کہ بہت سے مرد اور بہت سی عورتین ایک امر شرعی کے
جو زمانہ رسول اللہ صلعم اور خلفاء راشدین مین تھا جمع ہون آپ تو آیتونکو بغیر سوچے
سمجھے بے موقعہ درج کردیتے ہین کیا آپکو یہ معلوم نہین کہ جو قرآن کی تفسیر اپنی رائے
سے کرے اسکی جگہ جہنم مین ہے **قولہ** عورتون کے واسطے اس سے بڑھکر بہتر کوئی
بات نہین کہ وہ مردونکو نہ دیکھین اور مرد اونکو نہ دیکھین کافی الاحیاء الخ **اقول**
خروج مستلزم نظر مردونکو نہین ہے کیونکہ عورتین بموجب فرمان ایزدی کے اپنی
نظر پست رکھین قال اللہ تعالی قل للمومنات یغضضن من ابصارھن یعنی کہہ عورتون کو
اپنی نظرونکو پست رکھین اگر نظر اتفاقی پڑجاوے وہ معاف ہے جیساکہ تحقیق اسکی
انشاء اللہ عنقریب آتی ہے مع اسکے معترض کے مذہب مین جسکا التزام معترض پر
واجب ہے نظر عورت اجنبی کی طرف جائز ہے جیساکہ عبارات کتب فقہ سے عنقریب
معلوم ہوگا جو جواب معترض امام غزالی کی عبارت کا دیوین گے وہی ہمارا سمجھین
اب اسی بنا پر آپکی عبارت آپ پر قلب کیجاتی ہے اگر کوئی حنفی کہے کہ اسکی اصلاح
یون چاہیئے کہ عورتین برقعہ پوش ہوکر آیا کرین تاکہ مرد اُن کے چہرونکو نہ دیکھین
توجواب اسکا یہ ہے کہ سلمنا اسصورت مین مرد عورتون کے چہرونکو نہ دیکھین گے
مگر یہ تو ظاہر و باہر ہے کہ عورتین برقعہ کے جانے سے کف تا رنظر پڑاکر مردون کے گل رخ
کی خوب بہار لوٹین گی اور احیاء العلوم مین آیا ہے ان وجہ الرجل فی حقھا عورۃ
کوجہ المرأۃ کما فی حقہ مگر اس امر کی اصلاح کے بھی اسجا ایک شکل مین بتلادیتا ہون
مصرع چہ خوش باشد قبول خاطر اینان اگر افتد ۔ کہ حنفیونکو چاہیئے کہ
عورتون کے مانند وہ سب بھی برقعہ پوش ہوکر رہا کرین تاکہ نہ عورتین مردونکو دیکھین
اور نہ مرد عورتون کے چہرونکو دیکھین معلوم کرنا چاہیئے کہ امام غزالی کو خروج نسائے
عید مین کچھ خلاف نہین اگر ہے تو خروج نساء الی المساجد مین ہے چنانچہ احیاء العلوم

و اختلف السلف فی خروجهن للعیدین فرای جماعة ذلک حقا علیهن منهم ابوبکر و علی و ابن عمر و غیرهم رض ترجمہ کہا قاضی عیاض نے اختلاف کیا ہے سلف نے عورتون کے نکلنے مین عیدین کیلئے پس دیکھا ایک جماعت نے واجب انپر انمین سے ابوبکر اور علی اور ابن عمر وغیرہ ہین اور مسک الختام کے صفحہ ۷۳ مین ہے دروی سہ قول ست یکی آنکہ واجب ست و این قائل اند خلفاء ثلاثہ علی و ابوبکر و عمر رض و موئد اوست حدیث ابن عباس نزد ابن ماجہ و بیہقی کہ بود آنحضرت صلعم بیرون میکرد زنان و دختران خود را در عیدین و این ظاہر ست در استمرار این اخراج از آنحضرت صلعم و این عام ست در ذات ہیئت و غیرہا و صریح ست در زنان جوان و دوشیزہ بالاولی اب ناظرین عبارت نووی شرح مسلم و مسک الختام کا ملاحظہ فرماکر داد حق دیوین کہ کونسا لفظ خلاف مجیب کے ہے یا یہ سب عبارات معترض پہ حجت تام ہین یہانسے یہ بھی معلوم ہوا کہ معترض کو کتب دینیات پر نظر نہین اور نہ استعداد اسقدر ہے کہ عبارت نوویکو نکال سکین فقط اب ہم شائقین تحقیق کو اصل ماخذ قاضی عیاض جس سے امام نووی نقل کرتے ہین بتلاتے ہین اور مع سند کے مذہب حضرت ابوبکر صدیق و علی و ابن عمر رض کا لکھتے ہین اصل ماخذ قاضی عیاض کا مصنف ابن ابی شیبہ ہے مجکو اتفاق زیارت حرمین شریفین کا ہوا قبہ مجمود یہ واقع مدینہ منورہ مین کتب کے دیکھنے کے لئے گیا وہان مصنف ابن ابی شیبہ کا نسخہ موجود تھا مین ایک حدیث کی تلاش مصنف سے کرتا تھا کہ ناگاہ مقام عیدین کا نکل آیا کیا دیکھتا ہون کہ یہ اثر مع سند کے ان حضرات تک اسمین موجود ہین اب مین تینون اثر اسجگہہ نقل کرتا ہون حدثنا حفص عن الحسن عن عبد اللہ عن طلحة الیامی قال قال ابوبکر حق علی کل ذات نطاق الخروج الی العیدین روایہ ابن ابی شیبة طلحہ یامی سے روایت ہے کہا اوسنے فرمایا ابوبکر صدیق رض نے

یہ کلام صاحب عمدۃ القاری کا بغیر دلیل کے قابل حجت کے نہین اور خلاف واقع کے ہے کیونکہ
یہ اہتمام زمانے حضرت علی رضؓ مین بھی تھا جیسا کہ عنقریب آتا ہے اور اثر حضرت عائشہ رضؓ
کو اول تو منع سے کچھہ دخل نہین اگر تسلیم بھی کیا جاوے تو بھی یہ درباب صلوۃ مساجد
کے ہے نہ دربارہ نماز عیدین کے **قال المجیب** حضرت ابوبکر رضؓ و علی رضؓ و ابن
عمر رضؓ وغیرہ کے نزدیک ضرور تھا نکلنا عورتونکا عیدین مین **قال المعترض** اول
تو اسجگہہ مجیب کو یہ امر ثابت کرنا ضرور ہے کہ حضرت ابوبکر رضؓ اور حضرت علی رضؓ کے
عہد خلافت مین عورتین عیدگاہ مین حاضر ہوا کرتی تھین تو البتہ معلوم ہوسکتا
ہے کہ یہ دونون حضرات اس امر کو ضروری جانتے تھے **اقول** ہان ابوبکر رضؓ و علی رضؓ
کی خلافت مین عورتین عیدگاہ مین جاتی تھین اور یہ امر اون کے نزدیک ضرور تھا
جیسا کہ سند اسکی اگلی قول مین آتی ہے **قولہ** دوسرے مجیب نے اسبات کو امام نووی
رح کی شرح مسلم کا حوالہ دیکر لکھا اور اصل عبارت شرح نووی کو نقل نہ کیا صرف
حوالہ ہی پر ٹالدیا عدم تحریر عبارت بھی علت سے خالی نہین ہوسکتا ہے کہ مجیب نے
لوگونکو فریب دینے کے واسطے امام نووی رح کا نام لکھدیا ہو یا اس عبارت
مین کوئی لفظ مجیب کے خلاف مدعا ہو **اقول** مجیب نے اسواسطے عبارت شرح
نووی کو نقل نہ کیا کہ مجیب نے اول ہی معلوم کرلیا تھا کہ اس فتوی کے دیکھنے والے
دو طرح کے آدمی ہین یا عوام یا خواص علماء عوام کو کلام علماء پر اعتماد ہوتا ہے
کہ یہ بات فلان کتاب مین ہے انکو عبارت کی کچھہ ضرورت نہین ہوتی کیونکہ وہ
سمجھہ نہین سکتے باقی رہے وہی خواص علما وہ خود نکالکر دیکھہ سکتے ہین اسیواسطے
حوالہ نووی شرح مسلم کا لکھدیا مجیب کو یہ معلوم تھا کہ ایسے کم استعداد جو عبارت
نووی تک نہین نکال سکتے زمرہ علماء مین شمار ہوتے ہین خیر اب ہم اصل عبارت
شرح نووی کی نقل کرتے ہین صفحہ ۲۹۰ جلد اول مین ہے قال القاضی عیاض

دال نہین باوجودیکہ خود امام ممدوح لتلبسها کی شرح مین جو کہ عورتون کے
نکالنے کے بیانمین واقعہ ہے لکھتے ہین معلوم ہوتا ہے کہ معترض کو فہم عبارت بھی نہین ہے
کیونکہ امام ممدوح اسی حدیث ام عطیہ کی شرح کرتے ہین اگر بالفرض اس حدیث
کی شرح بھی نہو تو بھی لفظ احد کا مرد و عورت سبکو شامل ہے خصوصیت رجال کے
جب تک دلیل نہو کیونکر فقط رجال مراد ہو سکتے ہین اجی حضرت آپنے لفظ لتلبسها
کو نہ خیال کیا بغیر سوچے سمجھے فرمادیا کہ یہ عبارت مفید مطلب مجیب نہین یہ عبارت
تو ایسی مفید مجیب ہے کہ شاید و باید مگر سمجھنے کے واسطے کچھ علم درکار ہے فقط
قال المجیب اور یہان شیخ عبد الحق دہلوی رح شرح مشکوٰۃ مین لکھتے ہین کہ واگر
عاجزہ از قادرہ استعارہ نماید و سوال کند نیز جائز ست **قال المعترض** شیخ
عبد الحق دہلوی اشعة اللمعات شرح المشکوٰۃ مین تحت حدیث المرأۃ عورۃ
فاذا خرجت استشرفها الشیطان ارقام فرماتے ہین زن عورتست کہ حق وی
آنست کہ مستور و محجوب باشد **اقول** مستور و محجوب ہونا مستلزم عدم خروج کو
نہین اگر یہی ہے تو چاہیئے کہ حج کے واسطے بھی نہ نکلین حج کیلئے نکلنا اور یہان
نہ نکلنا ترجیح بلا مرجح ہے کیونکہ مستور و محجوب یہ ایسی علت ہے کہ شامل ہے
دونون خروج کو **قال المجیب** اور شاہ ولی اللہ صاحب حجۃ اللہ البالغہ مین فرماتے
ہین ولذلک استحب خروج الجمیع حتی الصبیان والنساء و ذوات الخدور و
الحیض **قال المعترض** وہی شاہ ولی اللہ صاحب مصفا شرح موطا مین فرماتے ہین
علماء مکروہ داشتہ اند زنان جوان را کہ در مساجد حاضر شوند و متمسک ایشان
حدیث حضرت عائشہ ست الخ **اقول** مجیب نے جو قول شاہ ولی اللہ صاحب کا حجۃ اللہ البالغہ
سے نقل کیا در باب خروج عیدین کے تھا نہ در باب خروج مساجد کے
اور معترض صاحب نے جو شاہ صاحب کا قول نقل کیا ہے وہ دربارہ خروج

واجب ہے ہر عورت بالغہ پر نکلنا عیدین کیطرف حدثنا ابو الاحوص عن ابی اسحاق عن
الحارث عن علی قال حق علی کل ذات نطاق ان یخرج الی العیدین رواہ ابو بکر فی مصنفہ
روایت ہے حارث سے وہ روایت کرتے ہین حضرت علی رض سے کہ فرمایا علی رض نے حق
واجب ہے ہر عورت بالغہ پر نکلنا عیدین کے طرف حدثنا ابن علیۃ عن ایوب عن نافع
قال کان عبد اللہ بن عمر یخرج الی لعیدین من استطاع من اھلہ۔ ترجمہ روایت
ہے نافع سے کہا تھے عبد اللہ بن عمر نکالتے عیدین کیطرف اپنی اہل سے جسکو طاقت ہوتی
ان روایات سے بخوبی معلوم ہوا کہ ان حضرات کا یہی مذہب تھا آب عبد الشکور صاحب
پر لازم ہے کہ اپنی بی بی وغیرہ کو نکالکر علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین
کے عامل ہون ماعلینا الا البلاغ اور تابعین مین سے علقمہ اور اسود خروج نسا
کا حکم دیتے تھے حدثنا عباد بن العوام عن حجاج عن عبد الرحمن بن الاسود ان
علقمۃ والاسود کانا یخرجان نساھم فی العیدین ویمنعونھن فی الجمعۃ ترجمہ
روایت ہے عبد الرحمن بیٹے اسود سے کہ تحقیق علقمہ او اسود تھے نکالتے عورتون اپنی کو
عیدگاہ مین اور منع کرتے تھے اونکو جمعہ سے روایت کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے
قال المجیب اور تحت مین **قولہ** صلعم لتلبسہا کے نووی لکھتے ہین و فیہ الحث
علی حضور العید لکل احد وعلی المواساۃ والتعاون علی البر والتقوی **قال
المعترض** اول تو اسبات کو بچشم انصاف ملاحظہ کرنا چاہئے کہ مجیب نے قول
گذشتہ مین تو عبارت نووی کو نقل نہین کیا صرف حوالہ ہی پر ٹالدیا الخ۔
اقول عبارت نووی شرح مسلم کی اور وجہ نہ نقل کرنے مجیب کی گذر چکی
قولہ دوسرے لفظ لکل احد عمومیت زن و مرد پر دال نہین ہوسکتا ہے کہ امام
ممدوح رح کے اس لفظ سے فقط جنس رجال مراد ہون پھر یہ عبارت مفید مطلب
مجیب کیونکر ہوئی الخ **اقول** اسبات پر کیا دلیل ہے کہ لفظ کل احد عمومیت زن و مرد پر

وال نہین باوجود یکہ خود امام ممدوح لتلبسہا کی شرح مین جو کہ عورتون کے نکالنے کے بیانمین واقعہ ہے لکھتے ہین معلوم ہوتا ہے کہ معترض کو فہم عبارت بھی نہین ہے کیونکہ امام ممدوح اسی حدیث ام عطیہ کی شرح کرتے ہین اگر بالفرض اس حدیث کی شرح بھی نہو تو بھی لفظ احد کا مرد و عورت سبکو شامل ہے خصوصیت رجال بے جب تک دلیل نہو کیونکر فقط رجال مراد ہوسکتے ہین اجی حضرت آپنے لفظ لتلبسہا کو نہ خیال کیا بلغیر سوچے سمجھے فرمادیا کہ یہ عبارت مفید مطلب مجیب نہین یہ عبارت تو ایسی مفید مجیب ہے کہ شاید و باید مگر سمجھنے کے واسطے کچھ علم درکار ہے فقط **قال المجیب** اور یہان شیخ عبدالحق دہلوی رح شرح مشکوٰۃ مین لکھتے ہین کہ واگر عاجزہ از قادرہ استعارہ نماید و سوال کند نیز جائزست **قال المعترض** شیخ عبدالحق دہلوی اشعۃ اللمعات شرح المشکوٰۃ مین تحت حدیث المرأۃ عورۃ فاذا خرجت استشرفہا الشیطان ارقام فرماتے ہین زن عورتست کہ حق وی آنست کہ مستور و محجوب باشد **اقول** مستور و محجوب ہونا مستلزم عدم خروج کو نہین اگر یہی ہے تو چاہیئے کہ حج کے واسطے بھی نہ نکلین حج کیلئے نکلنا اور یہان نہ نکلنا ترجیح بلا مرجح ہے کیونکہ مستور و محجوب یہ ایسی علت ہے کہ شامل ہے دونون خروج کو **قال المجیب** اور شاہ ولی اللہ صاحب حجۃ اللہ البالغہ مین فرماتے ہین و لذلک استحب خروج الجمیع حتی الصبیان والنساء و ذوات الخدور والحیض **قال المعترض** وہی شاہ ولی اللہ صاحب مصفّا شرح مؤطا مین فرماتے ہین علماء مکروہ داشتہ اند زنان جوان را کہ در مساجد حاضر شوند و متمسک ایشان حدیث حضرت عائشہ ہے الخ **اقول** مجیب نے جو قول شاہ ولی اللہ صاحب کا حجۃ اللہ البالغہ سے نقل کیا در باب خروج عیدین کے تھا نہ در باب خروج مساجد کے اور معترض صاحب نے جو شاہ صاحب کا قول نقل کیا ہے وہ دربارہ خروج

واجب ہے ہر عورت بالغہ پر نکلنا عیدین کیطرف حدثنا ابو الاحوص عن ابی اسحاق عن
الحارث عن علی قال حق علی کل ذات نطاق ان یخرج الی العیدین رواہ ابو بکر فی مصنفہ
روایت ہے حارث سے وہ روایت کرتے ہین حضرت علی رض سے کہ فرمایا علی رض نے حق
واجب ہے ہر عورت بالغہ پر نکلنا عیدین کے طرف حدثنا ابن علیۃ عن ایوب عن نافع
قال کان عبد اللہ بن عمر یخرج الی العیدین من استطاع من اھلہ ترجمہ روایت
ہے نافع سے کہا تھے عبد اللہ بن عمر رض نکالتے عیدین کیطرف اپنی اہل سے جسکو طاقت ہوتی
ان روایات سے بخوبی معلوم ہوا کہ ان حضرات کا یہی مذہب تھا آب عبد الشکور صاحب
پر لازم ہے کہ اپنی بی بی وغیرہ کو نکالکر علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین
کے عامل ہون ماعلینا الا البلاغ اور تابعین مین سے علقمہ اور اسود خروج نساء
کا حکم دیتے تھے حدثنا عباد بن العوام عن حجاج عن عبد الرحمن بن الاسود ان
علقمۃ والاسود کانا یخرجان نساھم فی العیدین ویمنعونھن فی الجمعۃ ترجمہ
روایت ہے عبد الرحمن بیٹے اسود سے کہ تحقیق علقمہ اور اسود تھے نکالتے عورتون اپنی کو
عیدگاہ مین اور منع کرتے تھے اونکو جمعہ سے روایت کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے
قال المجیب اور تحت مین **قولہ** صلعم لتلبسہا کے نووی لکھتے ہین و فیہ الحث
علی حضور العید لکل احد وعلی المواساۃ والتعاون علی البر والتقوی **قال
المعترض** اول تو اسبات کو بچشم انصاف ملاحظہ کرنا چاہیے کہ مجیب نے قول
گذشتہ مین تو عبارت نووی کو نقل نہین کیا صرف حوالہ ہی پر ٹالدیا الخ -
اقول عبارت نووی شرح مسلم کی اور وجہ نہ نقل کرنے مجیب کی گذر چکی
قولہ دوسرے لفظ لکل احد عمومیت زن و مرد پر دال نہین ہوسکتا ہے کہ امام
ممدوح رح کے اس لفظ سے فقط جنس رجال مراد ہون پھر یہ عبارت مفید مطلب
مجیب کیونکر ہوئی الخ **اقول** اسبات پر کیا دلیل ہے کہ لفظ کل احد عمومیت زن و مرد پر

واسطے فریب وہی عوام کے دیا کہ اصل عبارت یہی ہے یہ خیال نہ کیا کہ بخاری اپنی کتاب
مین اس قول کو چند جگہہ طرق شتی سے لایا ہے کسی جگہہ الفاظ زائد ہین اور کہین کم
مجیب نے اس قول کو پورا نقل کیا ہے آپنے کم بلکہ یہ الزام آپ پر عاید ہوسکتا ہے کہ
آپنے پورا کلام عطا کو نقل نہ کیا مصداق یحرفون الکلم کے ہوئے اگر تحریف اسکو کہتے
ہین جیسے آپنے سمجھا ہے تو آپنے بھی نقل عبارت مین تحریف کی ہے کہ دو لفظ مجیب کو
جو اوسکے مدعا کے موید تھے چھوڑ دیا اصل عبارت مجیب کی جو بخاری شریف کے صفحہ ۱۳۱
سطر ۸ امین ہے یہ ہے قلت لعطاء اتریٰ حقا علی الامام الآن ان یاتی النساء فیذکر
ھن حین یفرغ قال ان ذلک لحق علیھم وما لھم ان لایفعلوا ایک تو آپنے انّ اور
دوسرے انؔ کو اوڑا دیا اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم **قال المجیب**
اور جواب اثر عایشہ رض کا اولاً یہ ہے کہ غرض اونکی امتناع احداث عورتوں کا ہے
قال المعترض اثر عایشہ رض کا قالت لو ادرک رسول اللہ صلعم ما احدث النساء
لمنعھن المسجد کما منعت النساء بنی اسرائیل فقلت لعمرۃ او منعھن قالت نعم۔ مین جملہ
او منعھن نعم سے اظھر من الشمس ہے کہ زمانہ پرفتنہ و آشوب مین عورتوں کو مسجد مین جانے
کے واسطے منع کرنا چاہیئے الخ **اقول** اگر آپکو فہم عبارت ہی نہین تو مجیب کا کیا قصور
اجی حضرت علت منع کی وہی احداث ہے جسکو مجیب نے منع کیا ہے جب وہ علت باقی
نہ ہی تو جو اوسپر اثر مرتب تھا یعنے منع وہ بھی نہ رہا جانا چاہیئے کہ یہ بھی ایک دلیل مانعین
خروج نساء کے واسطے عیدین کے ہے اور یہ وہ دلیل ہے جسپر سب مانعین کا دار مدار
ہے اور اپنے زعم مین اسکو بہت قوی سمجھتے ہین اور حقیقت مین یہ سب سے ضعیف
ہے ہم اسکی تحقیق مین کلام مجیب کو ملخص کر کے مع تغییر یسیر کچھہ دلائل زائد کے لکھتے
ہین کیونکہ مجیب نے اس اثر کے پانچ جواب دیے ہین حضرت معترض نے ایک جواب
کو بھی تعرض نہین کیا جواب اول یہ ہے کہ غرض اونکی امتناع بوجہ احداث ہے نہ مطلق

مساجد کے اور معترض صاحب نے جو شاہ صاحب کا قول نقل کیا ہے وہ دربارہ خروج
مساجد کے ہے اور دونوںمین بہت فرق ہے کیونکہ نماز عیدین سال مین کل دو دفعہ ہوتی
ہے اور اوسکے واسطے نکلنا صحرا مین ضروری ہے بخلاف نماز مساجد کے کہ وہ ایکروز مین
پانچ دفعہ پڑھی جاتی ہے اور اوسمین صحرا جانیکی حاجت نہین ہوتی بلکہ مسجد محلہ کی کافی ہے
تو اب ان دونوںمین کچھہ تعارض نہین اسلیئے عبارت مصفا میرے مدعا کی خلاف نہین تو
اب معترض کا قیاس کرنا اس قول کو اس قول پر ٹھیک نہین کیونکہ قیاس کیلیئے علت
جامع جو مقیس علیہ اور مقیس مین ہوتی ہے ہونا ضرور ہے اور وہ یہان مفقود ہے
مع اوسکے شاہ صاحب مصفا مین علمار کا مذہب بیان کرتے ہین نہ اپنا قول **قال
المجیب** اور بخاری مین ہے قلت لعطاء اتری حقا علی الامام الآن ان یاتی النساء
فیذکرھن حین یفرغ قال ذلک الحق علیھم وما لھم لایفعلوا **قال المعترض**
اسجگہہ مجیب کی تحریف لفظی کو ملاحظہ کرنا چاہیئے کہ ایک سطر مین کیا کیا گل کترے ہین
ہین اول تو ذلک کی جگہہ الآن لکھا ہے دوسرے ان یاتی النسار کا جملہ بڑہا دیا
تیسرے ویذکرھن مین واو کو فا سے بدلا چوتھے حین یفرغ کو زیادہ کیا پانچوین
انہ کی جائے ذلک لکھا چھٹے لایفعلونہ کو ان لایفعلوا بنایا الخ **اقول** یہانسے معلوم
ہوتا ہے کہ معترض نے پورا بخاری کو بھی نہین دیکھا اجی حضرت اگر ایسی ہی کوتہ نظری
تھی تو جواب فتوی کا کیون قصد کیا تھا معہذا آپنے مجیب پر بدظنی کو کیون راہ دیا
قال اللہ تعالی اجتنبوا کثیرا من الظن اور حدیث ایاکم والظن کا خیال نہ کیا بخاری
صفحہ ۱۳۱ سطر ۸ اکو دیکھکر ذرا شرمائیے اور ایسی حرکت سے باز آئیے دیکھیئے بعینہ
وہی عبارت جسکو مجیب نے نقل کیا ہے موجود ہے یا نہین اور یہ چالاکی آپکی
عجیب ہے کہ آپنے جو عبارت بخاری صفحہ ۳۳۱ سے نقل کی ہے اوسیکو
عبارت مجیب کی تصور کرکے مجیب کی تحریف کے ثبوت کے درپے ہوئے اور یہی حوالہ

اقول جواب اسکا گذرا کہ ایک جا جمع ہونا تنہا مرد و عورت اجنبی کو منع ہے نہ بہت سے مرد و عورت تو نکا ایک امر شرعی پر جمع ہونا ورنہ حج مین بھی ممانعت ہونی چاہیے **قولہ** چنانچہ حدیث ام سلمہ رض اسکی دلیل روشن ہے فی تیسیر الوصول عن ام سلمۃ الی الحدیث

اقول یہ حدیث جسکا مطلب یہ ہے کہ ابن ام مکتوم آپ کے گھر مین بعد نزول پردہ کے آئے اور آپ کے پاس میمونہ بنت الحارث اور ام سلمہ تھین آپنے ان دونون کو فرمایا کہ پردہ مین ہو جاؤ ان دونون نے عرض کی کہ یہ تو نابینا ہے آپ نے فرمایا تم تو اندھی نہین یہ حدیث ابو داؤد و ترمذی کی ہے ہمارے مقصود کے منافی نہین کئی وجہ سے اولاً اسمین حکم پردے کا ہے اور پردہ مانع خروج کو نہین ہے جیسا حج مین ثانیاً یہ حدیث خاص ہے ساتھ ازواج مطہرات کے اور دلیل خصوصیت کی حدیث بخاری کی درباب زن خثعمیہ کے ہے ثالثاً آپنے اسواسطے منع کیا ہو کہ عورتون کی نظر اسپر پے در پے پڑے گی اور وہ منع ہے معاف فقط نظر اولی یعنی اتفاقی ہے بعد نظر اتفاقی کے پھر قصداً دیکھنا منع ہے چنانچہ حدیث حضرت علی کی جو ترمذی کے صفحہ ۱۱۴ جلد ثانی مین ہے مطلب اوسکا یہ ہے فرمایا حضرت صلعم نے ای علی نہ دوبارہ نظر کر تو یعنے پے در پے نظر مت کر بس تحقیق تیری واسطے اول ہے نہ ثانی رابعاً آپنے اسواسطے منع کیا کہ یہ چونکہ نابینا تھے آپکو خوف ہوا کہ اسکا کچھ بدن نہ کھلجاوے ان وجوہ بالا سے معلوم ہوا کہ یہ حدیث ہمارے مدعا کے منافی نہین یہا نسے معلوم کرنا چاہیئے کہ اس مسئلہ مین اختلاف ہے کہ نظر طرف منہہ عورت اجنبیہ کے درست ہے یا نہین حنفیہ اور بہت سے لوگ اسطرف گئے ہین کہ نظر کرنا مرد کا عورت اجنبیہ کے مُنہہ اور کفین اور پانؤنکو درست ہے اور یہی مذہب حق معلوم ہوتا ہے اس حدیث کیلئے جواب کئی دیئے ہین اقوی اونکا یہ ہے کہ مخصوص ہے ساتھ ازواج صلعم کے اور نیز یہ حدیث معارض ہے حدیث

امتناع اس اثر کو مطلق امتناع پر دلیل گردانا محض جہالت ہے دوم اگر تسلیم بھی
کرین کہ غرض حضرت عائیشہ رض کی مطلق منع ہے پس اسمین صریح تخصیص مساجد کی موجود
ہے قیاس امتناع حضوری عیدگاہ کو اسپر کرنا درست نہین کیونکہ وہ اور شئی ہے
یہ اور شئی سیوم حضرت عائیشہ منع کہان کرتی ہین بلکہ وہ تو اپنا فہم ظاہر کرتی ہین کہ
حضرت اگر عورتونکا ایسا حال دیکہتے تو منع کرتے مگر رسول اللہ صلعم نے ندیکھا اور
نہ منع کیا لہذا مین بھی منع نہین کرسکتی چہارم فہم صحابی حجت نہین پنجم یہ اثر معارض
ہے حدیث مرفوع ام علیہ وغیرہا لاتمنعوا اماء اللہ کے قول صحابی کا وقت موجود
ہونے مرفوع کے خود حنفیون کے نزدیک حجت نہین چنانچہ شیخ ابن الہمام نے
اسکو کتاب الجمعہ مین ذکر کیا ہے ششم یہ حدیث خود مانعین پر حجت ہے کیونکہ
زمانہ حضرت صلعم مین جب عورتونکو کسی نے منع نہ کیا تو بعد آپکے کون منع کرسکتا
ہے ہفتم جب ثابت ہوا کہ حضرت ابو بکر و علی رض و عمر رض کے نزدیک عورتونکا
نکلنا عیدگاہ مین ضروری تھا اب بعد خلفاء راشدین کے کسکو طاقت ہے کہ
منع کرسے ہشتم ام عطیہ بعد وفات آنحضرت صلعم کے اسی حدیث پر فتوی دیتی
رہین اور کسی صحابی نے اسپر انکار نہ کیا کما فی مسک الختام صفحہ ۳۰۷ تو یہ اجماع
صحابہ کا ہوا اور اجماع صحابہ کا حجت قطعی ہے ان وجوہ بالا سے معلوم ہوا کہ اثر
حضرت عائیشہ کا خود مانعین پر حجت ہے **قال المجیب** نہ نفس حضوری مسجد چنانچہ لفظ
ما احدثت النساء کا دلیل روشن ہے **قال المعترض** اچھا حضرت یہ تو آپ فرما چکے یہ اب
ذرا اسے بھی ارشاد فرمایئے کہ لفظ او منعھن قالت سے کیا مبرہن ہے **اقول**
جواب اسکا گذرا کہ معترض کی نافہمی ہے فتذکر **قال المجیب** اور وہ یعنی زینت
وطیب وحسن ولباس بیشک ممنوع وموجب فساد ہے **قال المعترض** اسیطرح
زن ومرد کا ایک جا مجتمع ہونا اور ایک دوسرے کو دیکھنا بھی بیشک ولاریب موجب فساد ہم

مصداق اُسی کلمہ کے ہوئے جسکو تارک محققین فرمایا ہے نعم ما قال من حفر بیراً لاخیہ فقد وقع فیہ جسکا ترجمہ کسی نے یون کیا ہے چاہ کندہ را چاہ در پیش حضرت معترض ذرا سمجھ سمجھ کر چلا کرو انتہی **قال المجیب** اور بخاری کی ایک روایت مین ہے قال رسول اللہ صلعم اذا استاذنکم نساءکم باللیل الی المسجد فاذنوھن اس حدیث مین اجازت کو ساتھ رات کے مقید فرمایا **قال المعترض** بفضلہ تعالی اسی حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ ہرگز ہرگز عورتونکو عیدگاہ مین جانے کی اجازت دینی درست نہین کیونکہ نماز عید دن کو ہوا کرتی ہے اور شارع نے رات کو اذن دینے کا حکم فرمایا ہے **اقول** یہ امر جدا ہی ہے اوس امر سے اور ایک واقعہ کو دوسرے واقعہ پر قیاس کرنا جب تک علت جامع نہو ہرگز نہین پہونچتا کیونکہ مقید کرنا رسول اللہ صلعم کا اذن کو ساتھ رات کے نماز پنجگانہ مین ہے چہ جائیکہ دوسرے واقعہ مین حدیث ام عطیہؓ کی موجود ہے اگر اسکو ایک واقعہ بھی فرض کرین تو بھی حدیث ام عطیہ کی اسکی مخصص ہے یہان سے معلوم کرنا چاہئے کہ مجیب نے اذن نساء نماز پنجوقتی کو مقید کیا ہے ساتھ رات کے مگر اس فقیر کے نزدیک یہ اذن مقید نہین ہے کیونکہ تمام اہل اصول نے تصریح کی ہے کہ جب تک عمل مطلق پر ہو سکے اوسکو مقید پر قیاس کر کے مقید کرنا ہرگز نہچاہئے تنقیح اور اوسکی شرح توضیح مین ہے حکم المطلق ان یجری علی اطلاقہ کما ان المقید علی تقییدہ ترجمہ حکم مطلق کا یہ ہے کہ جاری کیا جاوے اپنے اطلاق پر جیسا کہ مقید اپنی تقیید پر منار اور اوسکی شرح نور الانوار مین ہے عندنا لا یحمل المطلق علی المقید وان کانا فی حادثۃ واحدۃ لامکان العمل بھما اذ لا تضاد ولا تنافی بینھما ترجمہ ہمارے نزدیک نہین حمل کیا جاتا ہے مطلق مقید پر اور اگرچہ مطلق اور مقید ایک حادثہ مین ہون واسطے امکان عمل کے ساتھ ان دونون کے اسواسطے کہ نہین ہین تضاد اور تنافی درمیان

بخاری کے وقت تعارض حدیث سنن کی حدیث بخاری کو ترجیح ہوا اور حنفیون
کے جملہ کتب فقہ مین ہے کہ عورت کو مرد اجنبی کا سواے عورت کے یعنی ما سوائے ناف
سے گھٹنہ تک سب دیکھنا درست ہے فقط نقل عبارت ہدایہ پر جو حنفیون کی مستند
کتاب ہے کفایت کرتا ہون صفحہ ۴۴۴ مطبوعہ مطبع مصطفائی جلد ثانی مین ہے
ویجوز للمرأة ان تنظر من الرجل الی ماینظر الرجل الیہ منہ اذا امنت الشھوۃ
جائز ہے واسطے عورت کے نظر کرنا آدمی سے طرف اُس بدن کے کہ دیکھتا ہے
آدمی طرف اُس بدن کے اُس مرد سے یعنی ما سوائے ناف سے گھٹنہ تک سب کو
دیکھے ہکذا فی جمیع کتب الفقہ اور مرد کو بھی عورت اجنبیہ کا مُنہہ اور ہاتھ دیکھنا درست
ہے چنانچہ اوسی ہدایہ کے صفحہ ۴۴۲ مین ہے ولایجوز ان ینظر الرجل الی
الاجنبیۃ الا الی وجھھا وکفیھا ترجمہ نہین جائز ہے دیکھنا مرد کا عورت
اجنبیہ کو مگر طرف مُنہہ اور دونون ہتیلیون اوسکے کے باقی رہے قدم سوا اسکی
روایت بھی صاحب ہدایہ نے امام صاحب سے اوسی صفحہ مین نقل کی ہے حیث
قال وعن ابی حنیفۃ رح انہ یباح لان فیہ بعض الضرورۃ وعن ابی یوسف انہ
یباح النظر الی ذراعیھا ایضا لانہ قد یبدو منھا عادۃ ترجمہ روایت ہے
ابی حنیفہ رح سے کہ تحقیق وہ بھی یعنی نظر کرنا طرف قدم کے مباح ہے اسواسطے
کہ تحقیق اسمین بعض ضرورۃ ہے اور روایت ہے ابو یوسف رح سے تحقیق شان
یہ ہے کہ نظر مباح ہے ذراع تک بھی اسواسطے کہ ہر آئینہ کبھی اسمین سے بھی
کچھہ عادۃً ظاہر ہوتا ہے مجکو نہایت افسوس ہے کہ معترض کو اپنے گھر کی بھی خبر نہین
جو معترض کے اہل مذہب اسکا جواب دین گے وہی ہمارے سی بھی سمجھین طرفہ
ماجرا یہ ہے کہ معترض نے رسالہ تحفۃ الاحناف مین تقلید شخصی کو واجب ٹھہرا کر
اسکے تارک پر حکم فسق کا لگایا ہے یہان اسی تقلید کو بالائے طاق رکھکر مصداق

کہ صبح یقینی دن ہے کیونکہ رات صبح صادق تک رہتی ہے خصوصًا حنفیون کے نزدیک
تو خوب ہی اسفار مین صبح پڑھی جاتی ہے آپ جو کوئی اوسکو رات مین داخل کرے
منکر ہے قرآن و حدیث و جمیلہ اہل لغات کا تیسری حدیث مین صاف ہے کہ عورتونکو حکم
ہوا کہ جب تک مرد برابر نہ بیٹھ جاوین تب تک اپنے سرونکو نہ اوٹھائین تاکہ اونکی
نظر ستر مردونپر نہ پڑے ظاہر ہے کہ رات کو خصوصًا حضرت صلعم کی مسجد مین کہ چراغ
ندارد چھپر کی مسجد ایسی مسجد مین شب تار کو کیا نظر آوے یہان سے معلوم ہوا کہ
عورتین دنکو بھی آتی تھین اور قید رات کی اتفاقی ہے اور نیز حضرت معترض نے
خود بھی صفحہ ۹ مین اقرار کیا ہے کہ عورتین زمانہ رسول اللہ صلعم مین پانچون وقت
حاضر ہوتی تھین حیث قال احادیث صحیحہ کثیرہ سے ثابت ہے کہ زمانہ متبرکہ رسول اللہ
صلعم مین عورتین جماعت پنجگانہ مین حاضر ہوا کرتی تھین فتذکرو ولاتکن من
الغافلین ھذا ما الھمنی ربی والحمد للہ علی ذلک **قولہ** اب اسنے پوچھا جاتا ہے
کہ دنکو اذن دینا شارع کے اس حکم مقید کو غیر مقید کرنا ہے یا نہین اگر ہے تو اب
عورتونکو عیدگاہ مین جانیکی اجازت دینی درست ہے الخ **اقول** اسکی تحقیق گذر چکی
کہ یہ مقید کچھ ہمارے منافی نہین منع ہذا یہ امر دوسرون کے مغائر ہے اور ایک
امر دوسرے کو ایک مقید پر قیاس کرنا سوائے جہالت کے اور کیا کہین اس سے عید کو
منع سمجھنا معترض کا ہی کام ہے اسکے امر علحدہ ہونیکی تحقیق گذر چکی اور یہ جو آپنے
حاشیہ بخاری سے بحوالہ شراح حدیث کے نقل کیا ہے کہ یہ اوسی زمان مین تھا
دعوی بلا دلیل قابل سماعت نہین **قال المجیب** جو امر باعث فساد ہے اوسکی اصلاح
شارع سے خود ثابت ہے **قال المعترض** سچ ہے چونکہ دنکو اجتماع زن و مرد بالیقین
لاریب باعث فساد ہے اسیواسطے شارع نے حدیث عمر مین باللیل کی قید ارشاد
فرمائی ہے **اقول** معترض باربار اسی کلام کو اعادہ کرتا ہے کہ اجتماع منع ہے اجتماع

ان دونون کے اور ما نحن فیہ مین عمل ممکن ہے کیونکہ مقید پر اسطور سے عمل ممکن ہو
کہ اذن رات کو دیا جاوے اور مطلق پر اسطور سے کہ دنکو بھی دیا جاوے ہان اگر ایک
ہی حکم مین دو وصف متضاد ہوتے تو ممکن نہ تھا یہان دو حکم ہین ایک رات
اور ایک دنرات یہ دونون شئ علحدہ علحدہ ہین یہ بھی اہل اصول نے تصریح کی ہو
کہ مفہوم مخالف نہ لیا جاوے بلکہ مفہوم مخالف کا حکم دوسرے نص سے ثابت ہوگا
منار اور اوسکی شرح نور الانوار مین ہے وعندنا لایدل علیہ ای علی النفی عما
عداہ ترجمہ اور ہمارے نزدیک نہین دلالت کرتا اسپر ای نفی ما عدا پر اسیطور یہ
مسئلہ ما نحن فیہ مین ذکر کرنا لیل کا نہین دلالت کرتا ہے نفی ما سواے پر بلکہ اسکا
حکم دوسری دلیل سے ثابت ہوگا اور دوسری دلیل سے عورتونکا دن کو مسجدون
مین جانا ثابت ہے چنانچہ بخاری صفحہ ۱۲۰ مین ہے عن عائشۃ قالت ان کان
رسول اللہ صلعم لیصلی الصبح فینصرف النساء متلفعات بمروطھن ما یعرفن
من الغلس ترجمہ روایت ہے عائشہ سے کہا عائشہ نے تحقیق تھے رسول اللہ صلعم
البتہ پڑھتے صبح پس پھرتین عورتین درانحالیکہ لپٹی ہوئی ہوتی تھین اپنی چادرون
مین نہ پہچانی جاتی تھین اندھیرے سے اور بخاری صفحہ ۱۲۳ مین ہے عن ابن عمر
قال کانت امراۃ لعمر تشھد صلوۃ الصبح والعشاء ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے
کہا تھی عورت حضرت عمر کی حاضر ہوتی نماز صبح اور عشا مین اور صفحہ ۱۱۳ مین ہو
عن سھل بن سعد قال کان الناس یصلون مع النبی صلعم وھم عاقدوا ازرھم
من الصغر علی رقابھم فقیل للنساء لا ترفعن رؤسکن حتی یستوی الرجال
جلوسًا ترجمہ روایت ہے سہل بن سعد سے کہا تھے لوگ نماز پڑھتے ساتھ نبی صلعم کے
اور وہ باندھتے تھے گردنون تہ بندونکو بسبب چھوٹے ہونے اونکے پس عورتونکو
کہا گیا نہ اوٹھاؤ تم اپنے سرونکو یہانتک کہ مرد برابر نہ بیٹھ جاوین اب خیال کرنا چاہئے

دہوکھا ہی ہے نیز معترض کو یہ بھی معلوم نہین کہ یہ حدیث ام عطیہ کی ہے یا ابن
عطیہ کی حالانکہ مجیب نے تصریح کر دی ہے کہ یہ حدیث ام عطیہ کی ہے مگر معترض کی
خوش فہمی کہ آپ حدیث ابن عطیہ کی لکہتے ہین اور مسک الختام کو المسک الختام **قال المجیب**
اسکی اصلاح بقدر نقصان کرنا چاہئے **قال المعترض** شارع کی جانب سے خود جس
فساد کی اصلاح ثابت ہو جیسا کہ شارع نے حدیث عمرو حدیث ابن عمر مین بنظر اصلاح
فساد قید باللیل کو ارشاد فرمایا ہے اب اس اصلاح شارع کو تسلیم نہ کرنا اور
اوسکے خلاف یعنے ونکو عورتونکو خروج الی المساجد کا حکم دینا الخ **اقول** کئی دفعہ
گذر چکا کہ یہ قید اتفاقی ہے اور خود معترض نے بھی صفحہ ۹ مین تسلیم کیا ہے کہ عورتین
حضرت رسول اللہ صلعم کے زمانہ مین پانچون وقت مساجد مین آتی تھین مع ہذا مجیب
خروج الی المساجد کا کب حکم دیتا ہے بلکہ مجیب تو طرف عیدگاہ کا حکم دیتا ہے جو
حدیث ام عطیہ سے ثابت ہی باوجود اس تصریح کے نہ سمجھنا بجز اس شخص کے کہ جسکے خلل
دماغ کا عارضہ ہو یا مالیخولیا ہو گیا ہو اور کسکا کام ہے **قال المجیب** نہ کہ معدوم کردینا
اصل امر شرعی کا یہ اصلاح نہین ہی بلکہ فساد ہے **قال المعترض** بیشک جیسا کہ
لامذہبون نے الخ **اقول** اس بدگوئی کا جواب ہم سوائے عفو کے کچھہ نہین دیتے
منصف خود آپکو سمجھہ جائینگے آپ مہذب نہین ہین اور نہ آپکو مناظرہ کرنا آتا ہی
بلکہ مشاتمہ کرنا آتا ہے **قال المجیب** حج کیلیے عورتین جب گھر چھوڑ کر نکلتی ہین تو
ابتدائے روانگی سے کیا کیا حالتین ریل وجہاز واونٹ پر انکی بے پردگی کی پیش
آتی ہین **قال المعترض** اگرچہ نامہذب عورتونکو سفر حج مین چند بے پردگیان
پیش آئین تو اوسکے باعث عامۂ مومنہ و کافۂ مسلمہ پر حضوری عیدگاہ لازم نہین آتی
اقول یہ امر خلاف بداہت ہے جس شخص نے حج کیا ہے وہ بخوبی جانتا ہے کہ اکثر
عورتونکو کبھی نہ کبھی سفر حج مین خواہ ریل مین خواہ اونٹ وغیرہ مین بے پردگی پیش

منع ہے جواب اسکا کئی جگہہ پر گذر چکا ہمکو حاجت اعادہ کی نہین **قولہ** اگر مجیب ابن
جارے حدیث ابن عطیہ کو پیش کرے تو جواب اوسکا یہ ہے کہ یہ حکم ابتدای اسلام
مین تھا کما فی المسک الختام شرح بلوغ المرام طحاوی گفتہ در اول اسلام بود بنابر احتیاج
بخروج ایشان برای تکثیر سواد و در روی ارباب عدو بود و سپس منسوخ شد
اقول معترض کی دیانت کا حال کھل گیا اور معلوم ہوا کہ معترض کو تحقیق منظور
نہین اور یہ بھی معلوم ہوا کہ سرقہ بازی مین بڑے مشاق ہین کہ مسک الختام
مین جو اسکا جواب دیا تھا اوسکو نہ نقل کیا کیا آپکو یہ معلوم نتھا کہ مسک الختام نایاب
نہین چھپکر سب جگہہ شایع ہو چکی ہے آپ جیسے ہی نے قرآن سے نماز کا نہ پڑھنا
لاتقربوا الصلوٰۃ سے نکالا تھا اب مین پوری عبارت مسک الختام شرح بلوغ المرام
کی نقل کرتا ہون صفحہ ۸۷۳ مین ہے سوم آنکہ منسوخ ست طحاوی گفتہ در
اول اسلام بود بنابر احتیاج بخروج ایشان برای تکثیر سواد و در روی ارہاب
عدو بود و سپس منسوخ شد وتعقب کردہ اند او را بانیکہ این نسخ بمجرد دعوی ست
و دافع اوست شہود ابن عباس خروج زنان را و حال آنکہ وی صغیر بود و این
بعد فتح مکہ ست و ہیچ حاجت نبود بسوی زنان و تقویت اسلام درین وقت
ونیز تعلیل کردہ اند در حدیث ام عطیہ خروج ایشان را بحضور شہادت خیر و دعوت
مسلمین ونیز فتوی داد بان ام عطیہ بعد وفات آنحضرت صلعم وخلاف نکرد او را
ہیچ کی از صحابہ واما قول عائشہ کہ اگر می دریافت آنحضرت چیزی را کہ احداث کردند
زنان بعد وی ہر آئینہ منع میکرد ایشانرا از مسجد ہا متفق علیہ پس دال نیست بر تحریم
و نہ بر نسخ بلکہ دلیل ست بر بنیکہ ما ہم منع نمی کنیم زیرا کہ آنحضرت منع نفرمودہ بلکہ امر کرد
باخراج ایشان پس ما را نمیرسد کہ آنچہ وی بدان امر کردہ ما ازان منع نمایم انتہی
اب ناظرین اس عبارت کو دیکھہ کر انصاف فرماوین کہ معترض کی اس نقل مین کیا

شوکت سے ہون وہ بیچ رہتی ہون گی اور مجیب کی اصل غرض تو اجتماع ہی سو وہ عرفہ
اور مزدلفہ وغیرہ مین پایا جاتا ہے باقی یہ سب اسپر زیادتی ہے بخلاف نماز عیدین
کے کہ یہان ایک عورت کی بھی بے پردگی نہین ہوتی اور نہ گرتی ہے جب ایسی جگہ
جانا جائز ہے تو یہان بدرجہ اولی درست ہے انتہی **قال المجیب** مجمع موافق
شرع کو محتمل الفساد اپنی راے سے ٹھہرا کر بالکل موقوف کر دینا فقط تقاضاء شرافت
و امارت و اغواے شیطانی ہے **قال المعترض** مجیب صاحب کے اس قول کا
ماحصل یہ ہے کہ عورتون کو حضوری جماعت عیدگاہ سے منع کرنا کذا و کذا اغواء شیطانی
ہے اور ظاہر ہے کہ زمانہ صحابۂ کبار و خلفاے راشدین ذوی الاقتدار سے اب تک
کتنے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین و مجتہدین و مفسرین و محدثین و فقہاء
دین اس امر کی ممانعت کرتے آئے ہین علی الخصوص حضرت عمر رض اسکی ممانعت مین
سعی بلیغ فرماتے تھے الخ **اقول** معترض کا صحابۂ کبار و خلفاے راشدین پر افترا
ہے کہ وہ عورتونکو خروج طرف عیدگاہ سے منع کرتے تھے بلکہ صحابہ کا واسطے اخراج
عورتون کے عیدگاہ کی طرف اجماع ہے جیسا کہ گذرا خصوصاً حضرت عمر تو عورتون
کے اخراج کو طرف عیدگاہ کے واجب سمجھتے تھے جیسا کہ سابق مین گذرا معترض کا
یہ لفظ (کتنے صحابہ خصوصاً حضرت عمر رض) عوام کے دہوکھا دہی کے واسطے ہے
معترض کو واجب ہے کہ بسند متصل صحابہ تک جیسے کہ ہمنے مع سند کے لکھا ہے
کہ حضرت ابوبکر صدیق و علی و ابن عمر رض وغیرہ اخراج عورتونکا عیدگاہ کیلئے واجب
سمجھتے تھے جنکو معترض سمجھا ہی کہ فلان نے منع کیا ان تک سند پہنچا دے یا کسی معتبر
کتاب سے نقل پیش کرے علاوہ ازین مجیب کی عبارت مین قید فقط تقاضاء شرافت
و امارت موجود ہے کہ جو فقط تقاضاے شرافت و امارت سے منع کرے وہ ایسا ہی
اور بخوبی روشن ہی کہ جس نے آئمہ مجتہدین وغیرہ سے منع کیا تو امر دین سمجھکر منع کیا نہ

آہی جاتی ہے مجیب کا مقصود تو اس سے ثبوت فقط خروج کا ہے کہ جیسے حج مین خروج
واجتماع جائز ہے ایسے ہی عید مین بھی ہونا چاہئے ثبوت بے پردگی کا یہ ترقی ہے کہ
حج مین بے پردگی ہوتی ہے گو کسیکو ہو عید مین نہین ہوتی خروج عید مین قیاس
نہین بلکہ دلیل حدیث ام عطیہ کی موجود ہے ذکر کرنا حج کا ان لوگون کے جواب کیلئے
ہے جو ایک امر شرعی پر نفس اجتماع کو دلیل منع کی ٹھہراتے ہین **قولہ** تو اسپر قیاس
کرکے عورتون کو حضوری عیدگاہ کا حکم دینا سراسر جہالت وحماقت ہے **اقول** فقط قیاس
سوائے دلیل شرعی کے سمجہنا سراسر جہالت وحماقت ہے **قولہ** سو اسطے کہ وہان واسطہ
ادائے فرض خدا کے اسکا وہ سفر ہے اور وہ فرض ایسا ہی کہ بدون سفر کرنیکے ادا نہین
ہوسکتا بخلاف نماز عیدین کے کہ عورتونپر واجب بھی نہین اور اگر واجب تسلیم کیا
بھی جاوے تو اس واجب کو وہ بخوبی مکانو نمین ادا کرسکتے ہین جسطرح نماز پنجگانہ کو الخ
اقول جسطرح خدا نے حج فرض کیا ہے اسیطرح رسول اللہ صلعم نے خروج عیدین کا
امر کیا جو مقتضی وجوب کو ہے اور خروج نماز عیدین مین بدون جانے عیدگاہ کے
ممکن نہین بخلاف نماز پنجگانہ کے کہ اون کے ادا کے واسطے گھر کا بہتر ہونا نصوص صحیحہ سے
ثابت ہے بخلاف نماز عیدین کے کہ اوسکا ادا کرنا گھر مین کسی حدیث ضعیف سے بھی
ثابت نہین **قال المجیب** پھر مکہ معظمہ مین وقت طواف وسعی وغیرہ کے کس مرتبہ کا اختلاط
مردون سے رہتا ہے کہ مارے دھکون کے گر گر جاتی ہین **قال المعترض** مجیب کی
یہ تحریر فقط ژاژ خوائی وہرزہ درائی ہے کیونکہ شرفا و نجبا کی عورتین ایسے وقت طواف
وسعی کرتی ہین کہ کوئی اون کے قریب بھی نہین آتا الخ **اقول** اس امر کا انکار سوائے
ژاژ خائی وہرزہ درائی کے اور کیا کہین جسنے حج کیا ہے وہ بخوبی جانتا ہے کہ ایسے مجمع
حج مین کوئی ہی عورت بچتی ہوگی معترض نے قید شرفا کی لگائی ہے حالانکہ مجیب کب
کہتا ہے کہ کل عورتین گرتی ہین ایسے شرفا کی عورتین جنکو بہت احتیاط ہو اور شان و

سابق کی آیت کے یہ معنی ہین ہم زندہ کرتے ہین ہم مارتے ہین اور ہم ہی وارث ہین
اور لاحق کے یہ معنی ہین تحقیق کب جمع کریگا اونکو اور جو حدیث اسوجہ ثالث کی تائید
مین لوگ لاتے ہین حاشیا اسی حدیث صفحہ ۲۲۵ مین ہے ملاحظہ کرین کہ یہ حدیث
منکر شدید ہے چہارم اگر تسلیم بھی کرلیوین کہ یہ بھی وجہ ہے تو وجہ اول وثانی کو
چھوڑ کر اوسکو اختیار کرنا ترجیح بلا مرجح ہے آب ہم تسلیم کرتے ہین کہ خیر یہی وجہ ہی
مگر اس سے منع کو کیا علاقہ نہ اللہ نے منع کیا کہ ایسی حرکتین لوگون سے سرزد ہوتی
ہین چاہیئے عورتین نہ آوین اور نہ حضرت ؐ نے منع کیا اس سے تو یہ معلوم ہوتا ہی
کہ یہ لوگ جو ایسی حرکتین کرتے ہین ہم اونکو جانتے ہین بلکہ اس آیت سے اور
ہماری تائید نکلتی ہے کہ باوجودیکہ جب صحابہ نے یہ حرکتین کین تو بھی اللہ
اور رسول نے منع نہ کیا جب ایسی حرکتین نہون تب تو بدرجہ اولی حاضر ہونا ضرور
ہے اب معترض کے کُل قول کا آخر تک جواب پورا ہوا ہان ایک بات باقی رکھی
جسکو معترض صاحب نے فرمایا ہے **قولہ** کیونکہ احادیث صحیحہ کثیرہ سے ثابت ہی کہ زمانہ
متبرکہ رسول اللہ صلعم مین عورتین جماعت پنجگانہ مین حاضر ہوا کرتی تھین جائے
تعجب ہے کہ جو بات احادیث صحیحہ کثیرہ سے ثابت ہے اُسے یہ سب اپنے یہان جاری
نہین کرتے ہین **اقول** الحمد للہ کہ معترض صاحب نے بھی خود اقرار کیا کہ عورتونکا پنجو قتی
نماز مین حاضر ہونا احادیث صحیحہ کثیرہ سے ثابت ہی اب انکا یہ قول کہ یہ حدیث ابن
عمر رضہ کی مقید ہے اونکی ہی کلام سے رفع ہوا اور اون کے کلام سی معلوم ہوا کہ وہ
قید اتفاقی ہے اب سنئے کہ کیون اسکو جاری نہین کرتے وجہ اوسکی یہ ہے کہ یہ بھی
احادیث صحیحہ کثیرہ سے ثابت ہی کہ گھر اُنکے لئے بہتر ہین مسجدون سے بخلاف نماز عیدین
کے کہ اسکے لئے گھر کا بہتر ہونا کسی حدیث ضعیف سی بھی ثابت نہین بلکہ امر اخراج کا موجود
ہے عورتونکا پنجگانہ مین حاضر نہونا اسوجہ سی ہے جسکا ہمنے ذکر کیا نہ شرافت وغیرہ سے

فقط تقاضاء شرافت و امارت سے آپ مجیب کا یہ کلام فقط اسی شخص پر صادق آویگا جو فقط تقاضاء شرافت و امارت کی جہت سے منع کرے نہ آئمہ مجتہدین پر معترض صاحب نے اس قید کو دہوکھا دہی عوام کیلئے اوڑادیا اور مصداق اس مصرع کے ہوئے ع حفظت شیأ و غابت عنک اشیاء ÷ **قولہ** اور علاوہ ازین شان نزول آیۃ کریمہ و لقد علمنا المستقدمین منکم و لقد علمنا المستاخرین کو کتب تفاسیر مین ملاحظہ کرنا چاہیئے کہ موافق اس شان نزول کے یہ اجتماع محتمل الفساد ہے یا نہین **اقول** اس آیت کو دلیل امتناع خروج طرف عید کے ٹھہرانا مصداق من فسر القرآن برائہ فلیتبوء مقعدہ من النار کا بنناہے کیونکہ اہل علم پر پوشیدہ نہین کہ اس آیت کو کچھ بھی اس بحث سے لگاؤ نہین جامع البیان مین تحت اس آیت کہ ہے کل من ہلک من لدن آدم و کل من ہو حی و من سیاتی الی اخر الدنیا او المستقدمین فی الخیر و المبطئین عنہ او المستقدمین فی الصف الاول و المستاخرین منہ ترجمہ ہر وہ شخص جو ہلاک ہوا ہے ابتداء زمانہ آدم سے اور جو زندہ ہے اور جو شخص آویگا آخر دنیا تک یا سبقت کرنیوالے نیکی مین اور دیر کرنیوالے اوس سے یا سبقت کرنیوالے صف اول مین اور پیچھے رہنیوالی اوس سے آپ یہان سے جاننا چاہیے کہ اس آیت مین مفسرین نے تین وجہ قائم کی ہین معترض نے وجہ ثالث کو لیا اور دو کو چھوڑ دیا حالانکہ وہ سب سے زیادہ ضعیف بلکہ باطل کہئے تو بجا ہے چند وجہ سے وجہ اول یہ کہ یہ سورہ مکیہ ہے اور مسجد مین اسطور پر کہ عورتین بھی پیچھے آکر نماز پڑہین مدینہ مین تھا نہ مکہ مین دوسرے صحابہ کے حق مین ایسی بدگمانی کرنا مسلمان کی شان سے بعید ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ وجہ شیعہ کی کتب سے لائی گئی ہے یا کسی شیعہ نے درج کردی ہو تیسری سیاق سباق آیتونکا بھی جو اس آیت کے اول و آخر مین ہین دلالت کرتا ہے ان معنون کی طرف جو وجہ اول مین مذکور ہوئی . نہ ثالث کیونکہ اسکے

والخروج الآن مباح للمرءة الضعیفة برضاء زوجها ولکن القعود اسلم
اقول چہ دلاورست دزدی کہ بکف چراغ دارد * امام غزالی رح تو صاف اجازت خروج
طرف عیدین کے دیتے ہین فقط اپنے زمانے مین مسجدون کے جانیکو منع کرتے ہین اور باعث
اسکا فتنہ قرار دیتے ہین نہ یہ کہتے ہین کہ یہ بات زمانہ رسول اللہ صلعم مین تھی اب
منسوخ ہوئی اور خروج عید کے لئے تو اجازت ہی دیتے ہین چنانچہ فرماتے ہین و
الخروج الآن مباح للمرءة العفیفة ترجمہ نکلنا اب بھی مباح ہے عورت پرہیزگار کو
آپنے عفیفہ کی جگہہ تحریف کرکے لفظ ضعیفہ کا واسطے دہوکھا دہی کے لکھا ہے اور یہ نجانا
کہ کتاب احیاء العلوم چھپ گئی ہے اب اصل عبارت احیاء کی نقل کرتا ہون چنانچہ احیاء العلوم
مطبوعہ مطبع منشی نولکشور کی جلد ثانی کے صفحہ ۱۴ مین ہے و کذلک کان رسول اللہ صلعم قد اذن لهن فی
الاعیاد خاصۃ ان یخرجن ولکن لایخرجن الابرضاء ازواجهن والخروج الآن
مباح للمرءة العفیفة برضاء زوجها ولکن القعود اسلم ترجمہ اسیطرح رسول
اللہ صلعم نے تحقیق اجازت دی تھی عورتون کیلئے عید و نمین خاصکر نکلنے کی لیکن نکلین وہ
مگر رضامندی خاوندون سے اور خروج اب بھی مباح ہے واسطے عورت پاک من
کے رضامندی خاوند سے لیکن گھر مین رہنا اسلم ہے آب ناظرین انصاف کرسکتے ہین کہ
عبد الشکور صاحب کو کسقدر تعصب ہے اور کسقدر تحریف مین مشاق ہین یحرفون الکلم
عن مواضعہ کے مصداق ایسے ہی لوگ ہین **تنبیہ** امام غزالی رح مسئلہ خروج
الی العیدین مین ہم لوگون کے شریک حال ہین عبارت کتاب العیدین احیاء کی
گذری یہ دوسری عبارت جسکو معترض صاحب نے تحریف کرکے نقل کیا تھا وہ بھی ہدیہ
ناظرین کے ہوئی امام غزالی رح کو فقط خلاف اس مسئلہ مین ہے کہ وہ کہتے ہین عورتونکو
مسجد مین آنا اس زمانے مین نماز پنجوقتی کو منع ہے ہم کہتے ہین منع نہین بلکہ خلاف
اولی ہے بحث اسکی مفصلاً گذری **قال المجیب** حضرت عمر رض بمقتضائے حیاء بیان

اب معترض کی وہ وجہ وغیرہ سب لغو ہوئین والحمد للہ علی ذلک **قال المجیب** اگر تسلیم بھی کیا جاوے کہ غرض حضرت عائشہؓ کی مطلقاً منع حضوری مسجد ہے پس اسمین صریح تخصیص مسجد کی موجود ہے قیاس امتناع حضوری عیدگاہ اسپر درست نہین۔ **قال المعترض** اسیطرح اگر تسلیم کیا جاوے کہ مطلق عورتون کو حضوری جماعت کی اجازت دینی درست ہے تو حدیث عمرؓ و حدیث ابن عمرؓ مین صریح تخصیص لیل کی موجود ہے الخ **اقول** تخصیص بکو نماز عید سے کیا علاقہ یہ قید پنجگانہ کی ہے نہ عیدین کی اسمین اوسمین بہت فرق ہے جیسا کہ کئی دفعہ گذرا اور مع ہذا تخصیص لیل کی وجہ بھی بیان ہوگئی ہے اور ہمنے آپ کے ہی کلام سے اسکا اتفاقی ہونا ثابت کردیا **قال المجیب** قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تمنعوا نساءکم المساجد وبیوتھن خیر لھن رواہ ابو داؤد **قال المعترض** بیوتھن خیر لھن سے اظہر من الشمس ہے کہ عورتونکو مکانون ہی مین نماز پڑھنا بہتر ہے الخ **اقول** مجیب نے حدیث بیوتھن خیر لھن کو نماز پنجگانہ مین نقل کیا ہے نہ نماز عیدین مین کہ آپکا کلام ٹھیک ہو کہ الحمد للہ کہ مجیب صاحب بھی اس امر کے مقر ہین مجیب کے ایک امر کے مقر ہونے سے یہ کہا لسنے لازم آتا ہے کہ دوسرے امر کے بھی مقر ہون بیشک (اظہر من الشمس ہے) کہ بیوت مساجد سے بہتر ہین حق مین عورتون کے نماز پنجگانہ مین نہ نماز عیدین مین کہ وہان امر اخراج کا موجود ہے **قال المجیب** بخلاف نماز عیدین کے اسمین یہانتک تاکید فرمایا الخ **قال المعترض** یہ بات زمانہ متبرکہ رسول خدا صلعم کے واسطے تھی کما قال الغزالی فی الاحیاء وقال علیہ السلام عوّدوا نساءکم البیوت وکان قد اذن رسول اللہ صلعم للنساء فی حضور المسجد والصواب الآن المنع الا للعجائز بل استحسن ب ذلک فی زمان الصحابۃ حتی قالت عائشۃ الی قولہ کان رسول اللہ صلعم قد اذن لھن فی الاعیاد خاصۃ ان یخرجن ولکن لا یخرجن الا برضاء ازواجھن

لیکن آپکو یہ خیال رہے کہ آپ ایسے رئیس المحدثین کے محققین اور اونکے تلامذہ راشدہ کے شان مین
ایسی سخت گستاخی کے کلمات بولتے ہین یہ آپکو زیبا نہین ذرا ملا علی قاری صاحب کا رسالہ
جو رد مین اونھون نے کیدانی کے لکھا ہے ملاحظہ فرماوین کہ محدثین کی اہانت کو کیسا کفر بتاتے ہین
چنانچہ فرماتے ہین مع انہ یکفی فی موجب تکفیر الکید الی اھانۃ المحدثین الذین ھم عمدۃ
الدین المفھومۃ من قولہ کاھل الحدیث المفضیۃ الی قلۃ الادب المفضی لسوء
الخاتمۃ لان من المعلوم ان اھل القرآن اھل اللہ و اھل الحدیث اھل رسول اللہ
باوجود اسباب کے کیدانی کے کافر بنانے کے لئے تو اہانت محدثین کی جو عمدہ ترین دین
کے ہین وہ اہانت جو مفہوم ہوتی ہے قول اسکے سے جو (کاہل الحدیث) ہے جو
مفضی ہے قلت ادب کی طرف جو مفضی ہے سوء خاتمہ کو کافی ہے اسواسطے کہ تحقیق
معلوم ہے یہ بات ہے کہ اہل قرآن اہل اللہ ہین اور اہل حدیث اہل رسول اللہ حافظ
صاحب آپ بھی سوء خاتمہ سے ڈر کر ایسی حرکتون سے توبہ کیجئے **قال المجیب** منع
کرنے مین دم نہین مارتے تھے **قال المعترض** دم نہ مارنیکا باعث یہ تھا کہ اس بی بی نے
حضرت عمر رض سے قبل از نکاح عندالخطبہ اسبات کی شرط کرلی تھی کہ مجھے حضوری مسجد سے
منع نہ کرنا اور آپنے اس شرط کو قبول فرماکر نکاح کیا تھا **اقول** بفضل اللہ و عونہ
حضرت عمر رض کی بی بی کا اس شرط کو کرنا اور حضرت عمر کا قبول کرنا اسکی سند صحیح
حضرت عمر رض تک ثابت نہین بلکہ یہ موضوع کذب ہے حضرت عمر رض پر چند وجہ سے **وجہ**
اول یہ ہے کہ جب حضرت عمر رض کے نزدیک عورتونکا مسجد مین جانا منسوخ تھا تو پھر
شرط عمل منسوخ کو ماننا مرتکب حرام کا ہونا ہے کیونکہ منسوخ پر عمل حرام ہے اور ایسا ہی
منسوخ پر عمل کی اجازت دینی بھی منع ہے **وجہ دوم** یہ حضرت عمر رض کا مکروہ
جاننا دلیل شرعی سے تھا یا عند نفسہ   شق ثانی تو ظاہر البطلان ہے باقی
رہی شق اول یعنی مکروہ جاننا دلیل شرعی سے   آپ ہی بتائے کہ خلاف شرع کے

صریح آنحضرت صلعم کہ بیوت ھن خیر لھن عورتون کا مسجد مین جانا مکروہ جانتے تھے

قال المعترض موافق حدیث شریف فاقتدوا بالذی بعدی ابوبکر و عمر رض
جو لوگ اس امر مین حضرت عمر رض کی اقتدا کرتے ہین یعنی بمقتضائی حیا و بیان صریح
آنحضرت علیہ التحیہ بیوتھن خیر لھن اپنی عورتونکا مسجد مین جانا مکروہ جانتے ہین
نہ لیجاتے ہین اور نہ لیجانیکی اجازت دیتے ہین تو اسمین کیا قباحت ہے **اقول**
پہلے معترض صاحب کی تحریف حدیث رسول اللہ صلعم کا حال سننا چاہیئے کہ اول
تو بالذین کی جگہہ بالذی بنایا دوسرے من کو بالکل اوڑا یا تیسرے ابی بکر کا ابوبکر بنایا
اصل عبارت یہ ہے فاقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر و عمر رواہ الترمذی
یہ حدیث مشکوۃ مطبوعہ مطبع احمدی کے صفحہ ۵۵۲ باب مناقب حضرت ابوبکر و عمر رض
مین موجود ہے اور ترمذی مطبوعہ احمدی کے صفحہ ۲۲۷ جلد ثانی مین معترض صاحب
کی فہم کو کیا کہین اس فہم پر جواب لکھنے کو طیار ہوجاتے ہین اس مسئلہ مین مجیب آپکا
کب مخالف ہے مجیب بھی تو عورتونکو مسجد مین جانیکا حکم نہین دیتا اور نہ اس شخص کو
جو عورتونکا مسجد مین جانا مکروہ سمجھے برا کہتا ہے اور نہ ملامت کرتا ہے ہان جو اخراج
عیدین کو برا جانے یا منع کرے اوسکو مجیب بباعث نہ اقتدا کرنے پیغمبر خدا صلعم و
وابوبکر صدیق و عمر رض جنکے حقمین یہ وارد ہے فاقتدوا بالذین من بعدی کے اسکو برا
جانتا ہے اور ملامت کرتا ہے اب آپ بھی اقتدا ان حضرات کی کرین اور دن قیامت
سے ڈرین خدا کو کیا جواب دین گرحق کو مت چھپاوین **قولہ** تو اس صورت مین میانجی
صاحب سور جگدھی اور اونکی ملازمین کنٹھ ملاؤن کے یون فتوی لکھکر اور اسکو چھپواکر
عوام کالانعام کو بگاڑتے ہین **اقول** اس یاوہ گوئی کا جواب ہمکو ترکی بترکی بھی آتا ہے
لیکن پھر یہ بحث مناظرہ کی نرہے گی بلکہ بحث مشاتمہ و مشاجرہ کی ہوجاویگی اور ہمکو یہ
مقصود نہین لہذا ہم فمن صبر و غفر فان ذلک لمن عزم الامور پر عمل کرتے ہین

عمر رضہ کی نماز صبح وعشا کو جماعت سے ادا کرنے کو مسجد مین جایا کرتین پس کسی نے اونسے
کہا کہ تم کیون نکلتی ہو جبکہ جانتی ہو کہ عمر رضہ مکروہ جانتے ہین نکلنا عورتونکا اور غیرت
کرتے ہین کہا ان بی بی صاحبہ نے پس کسنے منع کیا عمر رضہ کو کہ مجھے منع کر دیتے کہا اس
شخص نے کہ باز رکھا عمر کو تمھارے روکنے سے قول رسول اللہ صلعم نے یہ کہ نہ روکو
اللہ کی لونڈیون کو اللہ کی مسجدون سے آپ دیکھئے کہ مجیب نے تو وہی علت بیان
کی ہے جو اوس صحابی نے علت بیان کی تھی جو چاہین آپ اسکو کہین چاہے کذب
وفریب و دام و ... و ... کہین یا اور کچھ یہ آپکا کام ہے کہ صحابہ پر طعن کرین کسیح بتائیے
کہین تقیہ تو نہین لیا کہ پردے مین اپنا کام کرتے ہین آگے جو آپنے حدیث صحیح بخاری
کی درباب حجاب کے نقل کی ہے اوسکو ہم بھی تسلیم کرتے ہین لیکن اسکو ماتحن فیہ
مین کچھ تعلق نہین کیونکہ جانا مسجد و نمین مستلزم عدم ستر کا نہین فقط **قال المجیب**
فرمایا لاتمنعوا اماء اللہ مساجد اللہ تو اب کون اس اجازت کو اوٹھا سکتا ہے
قال المعترض آپ ہی ازراہ انصاف فرمائے کہ حدیث عمر رضہ و حدیث ابن عمر کی قید
باللیل کو کون اوٹھا سکتا ہے **اقول** جواب اسکا گذر چکا کہ قید اتفاقی ہے چنانچہ آپ کے
ہی کلام سے ثابت کیا گیا **قال المجیب** بخاری شریف کے صفحہ ۱۲۳ مین ہے عن ابن
عمر قال کانت امرءۃ لعمر تشہد صلوۃ الصبح والعشاء فی الجماعۃ الحدیث **قال المعترض**
اس قول کے تین جواب ہین اولاً یہ کہ مجیب نے اثر عائیشہ رضہ کے شان مین لکھا ہو کہ اسمین صریح تخصیص مسجد
کی موجود ہے قیاس امتناع حضوری عیدگاہ اسپر درست نہین تو پس اسیطرح حدیث مین بھی صریح
تخصیص حضوری جماعت صبح وعشا موجود ہے قیاس حضوری جماعت عیدگاہ اسپر درست نہین **اقول**
واہ سوال از آسمان جواب از ریسمان مجیب تو اس حدیث کو استدلال مین عدم
ممانعت مساجد کے لایا ہے نہ یہ کہ اسپر قیاس عیدگاہ جانے کو کیا ہے جو آپکا جواب
ٹھیک ہو بلکہ خروج عیدین کا استدلال تو حدیث ام عطیہ وغیرہ سے کیا ہے جیسا کہ
گذرا **قولہ** ثانیاً یہ کہ نماز صبح وعشا نماز لیلیہ سے ہے نہ کہ نماز نہاریہ سے اونہار

شرط کو منظور کرنا کیسا ہے کسیکی عورت اپنے مرد سے وقت نکاح کے یہ شرط کرے کہ مین
دو گھنٹہ بازار مین بیگانے مردون کے سامنے خوب زینت کرکے بیٹھا کرون گی اس
مرد کو اس شرط کا قبول کرنا کیسا ہے اگر قبول کرے تو اوسکو آپ کیا حکم دین گے **وجہ
سوم** یہ کہ جو شرط کتاب اللہ و احادیث مین نہو اسکا شرط لگانا باطل ہے چنانچہ بخاری
مین ہے ما کان من شرط لیس فی کتاب اللہ فھو باطل و ان کان مائة شرط ترجمہ
جو شرط نہین ہے کتاب اللہ مین وہ باطل ہے اگرچہ سو شرط ہو اور یہ شرط بھی کتاب اللہ
سے نہین اسلیئے یہ بھی باطل ٹھہری آپ فرمائے باطل کا قبول کرنا کیسا ہے **وجہ
چہارم** جب حضرت عمر رض کی بی بی نے پوچھا کہ حضرت عمر رض مجکو مسجد کے جانے سے
کیون منع نہین کرتے تو اس صحابی نے جواب مین فرمایا کہ پیغمبر صلعم کا قول کہ مت
منع کرو اللہ کی باندیونکو مسجدون سے یہ قول اونکو مانع ہے اوس صحابی نے یہ
نہ کہا کہ تونے جو شرط کی تھی وہ مانع ہے خیر الجاری و قسطلانی مین ہونے سے
اسکو کچھ تقویت نہین کیونکہ یہ اونکا کہنا خلاف علمائے محققین کے ہے **قولہ** حضرت
عمر رض باوجود صاحب خلافت و حکومت و امیر المومنین ہونے کے امور دینیات
سے موافق قال اللہ و قال الرسول جس امر کو مکروہ جانین لوگونکو اوس سے
منع نہ کرین الخ **اقول** مکروہ جاننا اونکا اسلیئے تھا کہ گھر اونکے لئے افضل ہین پھر
وہ افضل جگہہ چھوڑ کر مسجدون مین کیون جاتی ہین اور منع اسلیئے نکرتے تھے کہ حضرت
علیہ السلام کا قول لاتمنعوا اماء اللہ مساجد اللہ انکو مانع تھا **قولہ** او مجیب نے
عمر رض کے منع نہ کرنے کی یہان جو علت بیان کی ہے سراپا کذب و فریب و دام تزویر ہے
اقول مجیب نے تو وہی علت بیان کی ہے جو حضرت عمر رض کی بی بی کے سوال مین صحابی
نے علت بیان کی تھی چنانچہ مجیب نے اول حدیث بخاری کو نقل کرکے پھر اوسکا ترجمہ
کیا ہے مین ترجمہ نقل کرتا ہون و ہو ہذا یعنی ابن عمر فرماتے ہین کہ تھین بی بی حضرت

شاید وہ خفا نہوتے لیکن فقط یہ احتمال ہی احتمال ہے کچھ اسپر دلیل نہین مطلق فقط احتمال سے مقید نہین ہوسکتا جیسا کہ ماہر اصول پر مخفی نہین **قال المجیب** نماز عیدین کے لئے عیدگاہ مین جانے کی تاکید شدید و اہتمام بلیغ موجود ہے اور کوئی حدیث ضعیف بھی اسکے خلاف مین نہین آئی **قال المعترض** حدیث ضعیف کیا معنی آیات قرآنیہ وقرن فی بیوتکن اور فسئلوھن من وراء حجاب وغیرہا اور احادیث صحیحہ الخ **اقول** جواب انکا شروع رسالہ مین گذرا کہ ان آیات کو کچھ لگاؤ ممانعت خروج سے نہین کیونکہ انمین پردہ کا حکم ہے اور خروج طرف عیدگاہ کے مستلزم عدم پردہ کو نہین ہے جیسا کہ حج مین اور کئی جواب اسکے گذرے فتذکر **قال المجیب** یہ نماز گھر گھر ادا بھی نہین کیجاتی ہے **قال المعترض** کیون حضرت اسکی وجہ کیا ہے حدیث بیوتھن خیر لھن کی عمومیت سے تو بخوبی یہ روشن ہے کہ عورتون کے واسطے کل نمازونکا اپنے گھر مین ادا کرنا بہتر ہے عام اسبات سے کہ وہ کسیوقت کی نماز ہو **اقول** اسکی وجہ یہ ہے کہ یہ حدیث نماز پنجوقتی مساجد مین ادا کرنے کے حق مین وارد ہے کہ عورتون کے واسطے گھر اونکا افضل ہے نہ نماز عیدین کیلئے تو اب اطلاق اس حدیث کا مساجد مین نماز کیلئے جاری ہوگا نہ دوسرے واقعہ مین یعنی عیدین کے خروج مین اول تو اسکو عموم کہنا جہالت معترض کی کتب اصول سے ہے کہ درمیان مطلق اور عام کے کچھ فرق نہین کرتا دوسرے جسکے حق مین مطلق ہے اوسکے حق مین مطلق ہے نہ ہر بات کیلئے کیونکہ خروج عیدین مین امر شارع کا موجود ہے اور حضرت ابوبکر صدیق و عمر و علی رضہ کے زمانے مین بھی اسپر عمل رہا تو ایسے فعل کو کون منع کرسکتا ہے معترض نے عجب چالاکی کی ہے کہ نصف ٹکڑا حدیث کا جس سے یہ بات معلوم ہوئی تھی کہ یہ حدیث حق مساجد کی ہے نہ خروج عیدین مین اسکو اوڑادیا پوری حدیث جسکو مجیب نے نقل کیا ہے وہ یہ ہے قال رسول اللہ صلعم لا تمنعوا النساء کم

لیلیہ کے واسطے عورتونکو حضوری جماعت کی اجازت دینی حدیث صحیح سے ثابت ہے الخ **اقول** الحمدللہ کہ آپ نے اسقدر اجازت کا تو اقرار کیا اب وہی سارے مفاسد و مطاعن جنکو آپنے مجیب پر وارد کئے تھے آپ ہی پر لوٹ آئے کیونکہ ہر کسی شخص کے گھر کے پاس تو مسجد ہوتی ہی نہین جب باہر نکلکر اوسکی بیوی جاوئیگی تو سب مفاسد بلکہ زائد بیش آوینگے صبحکو نماز لیلیہ مین داخل کرنا انکار ریدایت کا ہے خصوصًا احناف کے نزدیک کہ نماز قریب طلوع کے ہوتی ہے حافظ صاحب آپکی فہم سے مجکو عجیب حیرت ہے کہ یہ جواب جواب دیتے ہین وہ عین مجیب کا مدعا ہے جواب آپ کس چیز کا دیتے ہین آپ تو اولنا مجیب کی موافقت کرتے ہین ذرا سوچیئے **قولہ** ثالثًا یہ کہ جس حدیث کو مجیب نے نقل کیا ہے بفضلہ تعالی اسی سے ہمارا مدعا حاصل ہے بایطور کہ وہ حدیث بھی اس امرپر دال ہے کہ عورتونکو جماعت نہار یہ مین کہ وہ کوئی نماز ہو حاضر ہونا درست نہین -
اقول جواب اسکا گذرا کہ یہ قید اتفاقی ہے اور بہت بسط سے ثابت کیا گیا ہے کہ عورتین پانچون وقت آتی تھین چنانچہ آپنے بھی اسکا اقرار صفحہ ۹ مین کیا ہے جیساکہ گذرا اخیر الجواب کی جو آپنے عبارت نقل کی بغیر دلیل کے ہے اسلئے قابل حجت کے نہین اگر ہو تو بھی ہمکو اس سے کیا غرض اصل مقصود ہمارا تو خروج عیدگاہ کا ہے **تنبیہ** معترض کے تینون جوابون کو کچھ بھی لگاؤ جواب سے نہین جیساکہ منصف پر پوشیدہ نہین یہ فقط عوام کی دھوکھا دہی ہے کہ حافظ صاحب نے تین جواب دئے ہین **قال المجیب** اور حضرت عبداللہ ابن عمر رضہ نے اوس سے منع کرنے پر اپنے بیٹے کو اسقدر سخت و درشت کہا الخ **قال المعترض** حضرت عبداللہ ابن عمر رضہ کی سخت و درشت کہنے اور غصہ ہونیکی وجہ نفس ممانعت نہ تھی جیساکہ مجیب نے سمجھا ہے **اقول** مجیب نے اس لفظ سے وہی سمجھا ہے جو امام غزالی نے جسکی آپ سند لائے ہین سمجھا ہے مگر فرق اسقدر ہے کہ مجیب نے اطلاق کو رہنے دیا ہے امام غزالی نے فرمایا ہے کہ اگر وہ کچھ عذر کرتے تو

صحیح کے بیان فرماوین ورنہ ہکذا فی الطحاوی کہکے دہوکھا دہی عوام نکرین اگر
بالفرض اسکی ممانعت حضرت عمر رضہ سے ثابت بھی ہو لیکن ممانعت خروج طرف عیدگاہ کی
تو ہرگز ثابت ہی نہین اسکو تو آپ نے بھی معلوم ہوتا ہے کہ تسلیم کرلیا ہے ورنہ کوئی
عبارت موضوعہ اسکی ممانعت مین بھی ضرور کہین سے لاتے اور مجیب جو آیت لایا ہے
درباب مانع اخراج کے ہے نہ مساجد کے فقط **قولہ** نعوذ باللہ بقول مجیب حضرت خلیفہ
ثانی رضہ بھی آیت ہذا کے مصداق ٹھہرے **اقول** خلیفہ ثانی تو ہرگز مصداق نہین ہوسکتے
مگر آپ مصداق اونکو بناتے ہین کیا آپکو نعوذ باللہ کچھ خلیفہ ثانی سے عداوت تو نہین
کہین تقیہ تو نہین کیا ہے **قولہ** اگر مجیب کہے کہ حضرت عمرؓ اس آیت کے مصداق نہین
ہوسکتے ہین تو ہم کہتے ہین کہ جس دلیل سے حضرت عمر رضہ مصداق نہین ہوسکتے ہین
اسی دلیل سے زمانہ حضرت عمر رضہ سے اب تک جتنے صحابہ و تابعین و تبع تابعین و مجتہدین و
محدثین و مفسرین و فقہا ہر دین اس امر کے مانع ہین انمین سے ایک فرد بھی آیت ہذا کا
مصداق نہین ہوسکتا **اقول** نہ حضرت عمر رضہ و دیگر صحابہ و تابعین و مجتہدین و
محدثین نے اس امر کو منع کیا اور نہ وہ اس آیت کے مصداق ہوسکتے ہین بخلاف اس
زمانے کے حنفیون کے جو مانع ہین وہ بیشک اس آیت کی مصداق ہوسکتی ہین اور نہ جناب
مولانا خاتمۃ المحدثین اوستادنا سید نذیر حسین صاحب کیونکہ وہ بھی اخراج طرف عیدگاہ کو
منع نہین فرماتے ہین بلکہ اس فتوی پر جو درباب اخراج کے لکھا گیا ہے اوسپر خود اونکی
مہر موجود ہے چنانچہ آپنے بھی اوسکا چند جگہہ اقرار فرمایا ہے اور وہ جو جناب مولانا
صاحب نے مواہب الرحمن سے نقل کیا ہے یہ اونکی تحقیق نہین بلکہ فقط یہ نقل ہے
قال المجیب جو حکم صراحۃً شرع شریف مین ثابت ہوجاوے اسمین ہرگز ہرگز رائے
و قیاس کو دخل دینا نہ چاہیئے کہ شیطان اسی قیاس سے الی قولہ ملعون بن گیا *
قال المعترض بیشک جیسا کہ آیت قرآنیہ و احادیث نبویہ سے صراحۃً یہ حکم ثابت ہے

المساجد وبیوتھن خیرلھن فرمایا رسول اللہ صلعم نے مت منع کرو عورتون کو
مسجدون سے اور گھر انکے لیئے بہتر ہین فقط اس سے ہر منصف معلوم کرسکتا ہے
کہ حدیث درباب مساجد کے ہے نہ درباب خروج الی العیدین **قال المجیب** کس
حجت سے بھلا کوئی عورتونکو منع کرے **قال المعترض** جس حجت سے حضرت عمرؓ
منع فرماتے تھے **اقول** حضرت عمرؓ مسجدون کے جانیکو تو منع کرتے ہی نہ تھے فقط
مکروہ جانتے تھے چہ جائیکہ خروج عیدگاہ کو منع کرین کیونکہ اوسکو وہ واجب جانتے
تھے جیسا کہ عبارت مسک الختام سے گذرا منع کرنے کا حضرت عمرؓ پر افترا ہے **قال المجیب**
حکم رسول اللہ صلعم درباب حضوری عورتون کے عیدگاہ مین اسی اہتمام کے ساتھ بحال
خود رہا **قال المعترض** قال ابن الہمام فی فتح القدیر الخ **اقول** شیخ ابن الہمام کی
عبارت کو لانا سوائے جہالت کے اور کیا کہین کیونکہ اسمین مانحن فیہ یعنی خروج عیدگاہ کا
ذکر تک ندارد ہے فقط اسمین ذکر عورتون کے مسجدون کے جانیکا ہے پھر اسمین بھی
شیخ نے حق لکھا ہے کہ جو عورت بخور لگاوے اور زینت کرے وہ نجاوے اور یہ
صاف حدیث مین آچکا ہے یہ عبارت تو عین ہمارے مدعا کی موافق ہے فقط شیخ
نے جو قید لیل کی لگائی ہے اسمین ہمکو اختلاف ہے ہم کہتے ہین کہ وہ قید اتفاقی ہو
نہ احترازی جیسا کہ گذرا فتذکر ولاتکن من الغافلین **قال المجیب** جو شخص بعد
ثبوت قول رسول و فعل اصحاب کے مخالفت کرے وہ اس آیت کا مصداق ہے ومن
یشاقق الرسول من بعد ماتبین لہ الھدی ویتبع غیر سبیل المومنین **قال
المعترض** معلوم کرنا چاہیئے کہ حضرت عمرؓ کے عہد سعادت مہد سے عورتون کیلئے
خروج الی المساجد کی ممانعت ثابت ہے اور حضرت عمر خود منع فرماتے تھے **اقول**
یہ حضرت عمرؓ پر آپکا افترا ہے ہرگز حضرت عمرؓ منع نہین فرماتے تھے اور یہ جو آپ
نقایہ سے اسکی سند لائے ہین نقایہ کوئی حدیث کی کتاب نہین اگر سچے ہین تو مع سند

کیونکہ اسمین تو یہ ہے کہ ایسا موذن بناؤ جو اجرت نہ لیوے اس سے معلوم ہوا
کہ ایسی بھی موذن ہوتے ہین جو اجرت لیتے ہین فقط **قال المجیب** شیطان اسی
قیاس سے کہ انا خیر منہ حکم صریح آلہی انکار کرکے ملعون بن گیا **قال المعترض**
مجیب کا یہ کلام صریح نص کے خلاف ہے کیونکہ شیطان کا یہ مقولہ قیاسًا نہ تھا بلکہ استکبارًا
تھا کما قال اللہ تعالی فی سورۃ البقر ابی و استکبر الخ **اقول** مجیب کا یہ کلام موافق
نص صریح جناب باری کے ہے سورہ اعراف کے دوسرے رکوع مین ملاحظہ فرمایئے
انا خیر منہ خلقتنی من نار و خلقتہ من طین ترجمہ مین بہتر ہون اس سے پیدا کیا
تو نے مجکو آگ سے اور پیدا کیا تو نے اوسکو مٹی سے خود ہی انصاف فرمایئے کہ
انا خیر منہ کی یہی وجہ قیاس ہے یا جو آپنے تحریر فرمائی آپنے خیال نہین کیا تکبر کی بھی
یہی وجہ قیاس ہے چنانچہ آگے اسکے جناب باری نے فرمایا ہے قال فاھبط
منھا فما یکون لک ان تتکبر فیھا فاخرج انک من الصغرین ترجمہ کہا نیچے اُتر
آسمان سے پس نہین لایق واسطے تیرے یہ کہ تکبر کرے تو بیچ اسکے پس نکل تحقیق تو
ذلیلون سے ہے آب ناظرین انصاف کرسکتے ہین کہ تکبر کا منشا بھی یہی قیاس ہے
کیونکہ اللہ پاک نے تصریح اس تکبر کی اس قیاس کے بعد کی ہے اس سے معلوم ہوا
کہ شیطان کا یہ مقولہ اور تکبر دونون از روئے قیاس سے تھے جب ہمنے اپنے مطلب کو
کلام پاک سے ثابت کر دیا تو حاجت تفسیر کی نہ رہی لیکن معترض کی دلجمعی کے لیے ایک
عبارت موئد اپنے دعوے کے بھی تفسیر کبیر کی لکھتا ہون و ذلک لان ابلیس
لما ذکر ھذا القیاس قال تعالے اھبط منھا فما یکون لک ان تتکبر فیھا فوصف تعالی ابلیس
بکونہ متکبرا بعد ان حکی عنہ ذلک القیاس الذی یوجب تخصیص النص
وھذا یقتضی ان من حاول تخصیص عموم النص بالقیاس تکبر علی اللہ
و لما دلت ھذہ الایۃ علی ان تخصیص عموم النص بالقیاس تکبرا

عورتین پردہ مین رہین یا ہر سہ جائین علی الخصوص جماعت نماز نہار یہ مین ہرگز ہرگز
نہ حاضر ہون کما مرّ مصرحًا **اقول** نہ کوئی آیت اور نہ کوئی حدیث اسکے ممانعت مین وارد
ہے بلکہ امر رسول اللہ صلعم وامر صحابہ خصوصًا خلفائے راشدین کا موجود ہے معترض
فقط قیاس سے ایسے امر کو اوٹھاتا ہے نص کے مقابلہ مین قیاس و رائے کو دخل دینا
بیشک وہی ملعون بنا ہے جیسا کہ مجیب نے نقل کیا ہے اور مجیب اور جو مجیب کے ساتھ ہین قیاس
سے اخراج عیدگاہ کا فتوی نہین دیتے ہین بلکہ امر رسول اللہ صلعم سے دیتے ہین اب
اگر ملعون یہ لوگ ہون گے تو نعوذ باللہ اسکے آمر کو اول ہونا چاہئے حافظ صاحب آپ پر
توبہ واجب ہے ذرا سمجھ بوجھکر ایسے کلمات مُنہہ سے نکالا کرین کبرت کلمۃ تخرج من
افواھہم ان یقولون الا کذبًا **قولہ** اور رسالہ اسبع مسائل مذکورہ مین موذن کو اذان
کی اجرت لینی جائز لکھا ہے اور اسپر میانجی سورجگڈھی کی بھی مہر ہے تو بقول ان کر
وہ بھی اس زمرہ مین آگئے الخ **اقول** جناب مولانا صاحب کی ہرگز اسپر مہر نہوگی
یا کسی آپ جیسے نے بنائی ہوگی جناب مولانا صاحب سے تحقیق اس امر کی کیجاویگی
لیکین ہان فقہا متاخرین حنفیہ سب کے سب اوسکے قائل ہین مثل شیخ ابن الہمام وعبدالحق
وغیرہما کے جو کچھ آپ اونکی طرف سے جواب دیوین گے وہی جواب جناب مولانا صاحب
کی طرف سے سمجھین یا آیندہ سے سب کتب فقہ سے جنمین اجرت عبادات وغیرہ کو
جائز لکھا ہے اٹھا اوٹھاوین پھر ہمسے جواب سنین کہ کیا دندان شکن جواب دیتے ہین یا فعل
ہم مجمل طور پر بخاری کا حوالہ کرتے ہین پھر اگر کوئی صاحب کچھ تعرض کرین گے تو جواب
دندان شکن سنین گے اور یہ حدیث جو آپنے نقل کی ہے ہمکو اسمین کئی وجہہ سے کلام ہے
اول تو راوی اسمین حسن ہے اور وہ مدلس ہے روایت مدلس کی عن سے مقبول
نہین کما فی کتب اصول الحدیث اور تصحیح حاکم معتبر نہین کیونکہ حاکم بہت سی احادیث موضوعہ
کی بھی تصحیح کر دیتا ہے اور اس حدیث سے یہ کہان نکلتا ہے کہ مؤذن کو اجرت لینا بالکل جائز ہی نہین

شیطان کا بھی افضلیت آگ مین خاک سے نامستقیم تھا بعد ملاحظہ ان دو تفسیرونکے
کسی منصف کو اسمین شک نہ رہیگا کہ یہ تکبر جو انا خیر منہ سے سر زد ہوا خرابی
قیاس سے تھا حضرت معترض تو اپنے امام کے احوال سے بھی بیخبر ہین جنکی
تقلید کو واجب گردانتے ہین اور اون کے خلاف کو وجہ فسق کی قرار دیتے ہین
دیکھو کہ جب امام جعفر صادق رض سے آپکی ملاقات ہوئی تو امام جعفر نے آپکو
کیا فرمایا امام شعرانی کی تصنیفات کو ملاحظہ فرمائیے صاحب دراسات امام
شعرانی کی کتاب لواقح سے صفحہ ۳۴ مین نقل کرتے ہین روی عن الامام
ابی جعفر صادق رض قال لابی حنیفہ رح بلغنی انك تقیس لا تقس فان اول من
قاس ابلیس ترجمہ روایت ہے امام جعفر صادق رض سے کہا اونہون نے ابو حنیفہ رح
کو مجکو خبر پہونچی ہے تحقیق تو قیاس کرتا ہے مت قیاس کر پس تحقیق اول جس شخص
نے قیاس کیا وہ شیطان تھا انتہے۔ معترض نے جو عبارت تفسیر کبیر کی نقل کی
ہے اوسکا فقط یہ مطلب ہے کہ شیطانکا انکار از روئے سرکشی کے تھا اور
یہی خلاصہ ہے باقی عبارتو نکا یہ عبارتین کچھ ہمارے مدعا کے مخالف نہین
کیونکہ ابا بیشک تکبر سے تھا مگر تکبر کرنا اور انا خیر منہ کہنا یہ کس چیز سے تھا
یہ کسی سے معلوم نہوا یہ اسی سے ہے جسکو ہمنے دلائل سے بیان کیا افسوس
تو یہ ہے کہ آپنے مثنوی مولانا روم کا بھی ملاحظہ نہ فرمایا چنانچہ مثنوی
مطبوعہ مطبع بمبئی کے صفحہ ۳۰ مین ہے ع اول آنکس کاین قیاسکہا نمود * پیش
انوار خدا ابلیس بود * گفت نار از خاک بیشک بہترست * من ز نار او ز خاک
اکدرست * پس قیاس فرع بر اصلش کنیم * او ز ظلمت ما ز نور روشنیم *
ان اشعار کو دیکھکر شرمائیے اور آیندہ بیہودہ گوئی سے باز آئیے آگے جو آپنے
بیہودہ گوئی اشعار و اقوال مین کی ہے اسکا ہم کچھ جواب سوائے صبر کے نہین دیتے

علی اللہ و دلت ھذہ الآیۃ علی ان التکبر علی اللہ یوجب العقاب الشدید
والاخراج من زمرۃ الاولیاء والادخال فی زمرۃ الملعونین ثبت ان
تخصیص النص بالقیاس لایجوز وھذا ھو المراد بما نقلہ الواحدی
فی البسیط عن ابن عباس انہ قال کانت الطاعۃ اولی بابلیس من القیاس
فعصی ربہ و قاس و اول من قاس ابلیس فکفر بقیاسہ فمن قاس الدین
بشیٔ من رایہ قرنہ اللہ مع ابلیس انتھی ترجمہ یہ اسواسطے کہ ہر آئینہ جبکہ
شیطان نے اس قیاس کو ذکر کیا فرمایا اللہ تعالی نے اوتر آسمان سے پس
نہین ہے واسطے تیرے یہ کہ تو تکبر کرے پس کہا اللہ تعالی نے شیطان کو ساتھ
ہونے اسکے کے متکبر بعد اوسکے کہ حکایت کیا اوس سے یہ قیاس وہ قیاس کہ
واجب کرتا ہے تخصیص نص کو اور یہ تقاضا کرتا ہے اسبات کا کہ جس شخص نے
قصد کیا خاص کرنے عموم نص کا قیاس سے اسنے اللہ پر تکبر کیا اور جب کہ دلالت
کیا اوس نص نے اس بات پر کہ تخصیص نص کی قیاس سے اللہ پر تکبر ہے
اور دلالت کی اس آیت نے اسپر کہ تکبر اللہ پر کرنا موجب عقاب شدید کا ہے
اور نکالنے کا زمرہ اولیائے سے اور داخل کرنے کا زمرہ ملعونین مین یہ بات ثابت
ہوئی کہ تخصیص نص کی قیاس سے نہین جائز ہے یہی مراد ہے اوس چیز سے
جسکو واحدی نے بسیط مین ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ تحقیق اونھون نے
کہا تھی طاعت ابلیس کی بہتر قیاس سے پس نافرمانی کی اپنے رب کی
اور قیاس کیا اور اول اوس شخص نے جو قیاس کیا ہے شیطان ہے
پس کفر کیا بباعث قیاس کے لیکن جس شخص نے قیاس کیا دین مین کسی شی
کے ساتھ اپنی رائے سے ملائیگا اوسکو اللہ ساتھ شیطان کے تفسیر حسینی
مین ہے وقیاسش نیز در افضلیت نار از خاک نامستقیم بود ترجمہ قیاس

کہ عیدگاہ مین ہر شخص اپنی عورتونکا نگران رہے اب جن چیزونکی نگرانی کو مجیب نے
فرمایا ہے اسکا جواب قرآن وحدیث سے اول پردہ کہ بے پردہ سے بچائین پردہ
کرنا آپ کے نزدیک بھی آیات سے ثابت ہے ہمکو حاجت لکھنے حدیث کی نہین دوسرے
خوشبو لگانے کی بھی نگرانیکا مجیب نے حکم دیا ہے اسکے ممانعت مین خود مجیب نے
حدیث صحیح مسلم کی نقل کی ہے ترجمہ اُسکا یہ ہے فرمایا رسول اللہ صلعم نے جب آئے
کوئی عورت مسجد مین پس خوشبو نہ لگائے روایت کیا مسلم نے اور ابو داؤد مین ہے
کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ نہین قبول ہوتی نماز اوس عورت کی جو خوشبو لگائے
مسجد کے لئے یہانتک کہ غسل کرے باقی رہے بجنے گہنے سو حدیث تو درکنار ہم آپکو
قرآن کی صریح آیت بتلاتے ہین ولا یضربن بارجلهن لیعلم ما یخفین
من زینتهن اور نہ مارین پانؤن اپنے زمین پر تو کہ جانا جاوے جو کچھ
کہ چھپاتی ہین جلالین مین زینتهن کی تفسیر مین ہے من خلخال یتقعقع کذا فی
العباسی وغیرہ تو صاحب مبارک باد آپ کے سوال کا جواب پورا ہوا **قال
المجیب** انکو مردون سے الگ بٹھلائے **قال المعترض** اس حکم کی سند بھی
حدیث صحیح صریح سے تحریر کرنی چاہئے **اقول** خود حدیث صحیح ام عطیہ کی
جسکو مجیب نے نقل کیا ہے اور بھی احادیث جنکا یہ مضمون ہے کہ اول مردونکو
وعظ فرماتے بعد مین عورتون کے پاس آتے دلیل روشن ہے اور مجیب نے
اسکا جواب جسجگہ قول عطا کا نقل کیا ہے لکھدیا ہے فتذکر **قال المجیب** اصلاح
فساد ساتھہ بقاء حکم شرع جسطرح ممکن ہو کرے **قال المعترض** آپ ہی بتلائے
کہ حدیث عمر رض و حدیث ابن عمر مین جو قید باللیل موجود ہے کسطرح ممکن ہے
اقول جواب اسکا بہت دفعہ گذرا کہ یہ قید اتفاقی ہے **قال المجیب** اور حکم شرع
کو ہرگز ہاتھہ سے نہ دے **قال المعترض** اسیواسطے تو بزرگان دین نے عورتونکو

جواب اسکا قیامت کو ملیگا **قال المجیب** عورت و مرد کے اختلاط کا فتنہ کچھ اسی
زمانہ مین پیدا نہین ہوا ہے **قال المعترض** آمنا مگر بنظر انصاف دیکھا چاہیئے
کہ بہ نسبت زمانہ نبوی صلعم اس زمانہ مین کسقدر زیادہ ہے الخ **اقول**
عیدگاہ کا نفس اختلاط وہی ہے کچھ زیادہ نہین مگر مجیب کے کلام کا مطلب تو
آپ سمجھے نہین اسپر جواب دینے کو طیار ہوئے مجیب نفس اختلاط کو فتنہ ٹھہرا کر
اسمین گفتگو کرتا ہے نہ نفس فتنہ مین **قال المجیب** پھر بھی اسکو اصلاح طلب
سمجھنا قولہ تعالی فبدل الذین ظلموا منھم قولا غیر الذی قیل لھم کے وعید
مین داخل ہونا ہے **قال المعترض** قول ۔ ۳ کے جواب کو یہان ملاحظہ کرنا چاہئے
اقول اسکے جواب کو بھی نظر انصاف سے دیکھنا چاہیئے **قال المجیب** ہان
یہ بھی زمانہ فساد کا ہے ہر شخص کو چاہیئے کہ اپنی عورت کا نگران رہے **قال
المعترض** مجیب صاحب سے ہمارا سوال یہ ہے کہ آپ کے اس حکم فرمانے
کے دلیل کیا ہے اور کس حدیث مین آیا ہے کہ عیدگاہ مین ہر شخص اپنی عورتونکا
نگران رہے الی آخر ما قال جواب ہمکو صراحۃً حدیث صحیح سے چاہیئے **اقول**
اجی حضرت معترض صاحب اگر آپ مجیب کی اصل عبارت جسمین نگرانی کا مجیب
نے حکم دیا ہے اسکو سرقہ کرین اور اپنی مخترع باتین مجیب کے ذمہ لگا کر اسکا
جواب حدیث سے طلب کرین تو مجیب کہان سے آپکو جواب دیوے کیا
آپکو خدا کا ڈر نہین مجکو آپکی اس تحریفات جلیلہ سے یقین ہے کہ آپنے یہ رسالہ عوام
کی دہوکھا دہی اور ریا کے لئے لکھا ہے آپکو حق مد نظر نہین اصل عبارت مجیب کی
یہ ہے ہان یہ بھی زمانہ فساد کا ہے ہر شخص اپنی عورتون کا نگران رہے بے پردہ بن ٹھن
خوشبو لگا کر بجنے گھنے زیور پہر کر ہرگز نجانے دے الخ اب ناظرین انصاف
فرماوین کہ مجیب نے نگرانی کی کیفیت بھی تحریر فرمائی ہے فقط نہ یہ فرمایا ہے

لیکن حیضدار علیحدہ ہون نمازیون کی صف سے اور حاضر ہون خیر اور دعا مسلمانون مین لیس حکم کرنا خروج کا تقاضا کرتا ہے نماز کو اوسکے لئے جسکو عذر نہو ساتھ فحوی خطاب کے اور مرد بہتر ہین عورتون سے ساتھ اس امر کے اب حضرت آپ ہی انصاف فرماوین کہ یہ عبارت حدیث ام عطیہ سے لیکر آخر تک مجیب کے موافق ہے یا نہین باقی رہا یہ کہ اسمین وجوب کی بحث ہے مجیب بھی تو یہی کہتا ہے کہ عورت مرد سب کے لئے خروج عیدگاہ کی طرف واجب ہے کیونکہ مجیب نے ابتدا ہی مین حدیث ام عطیہ جسمین امر جو مقتضی وجوب کو ہے نقل کی ہے آپ نہ سمجھین تو ہمارا کیا قصور **قولہ** دوم اس عبارت سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ صلاۃ العیدین عورتونپر بھی واجب ہے اور اگر یہ ثابت بھی ہوتا تو اس کے ثبوت سے عورتونکو عیدگاہ مین حاضر ہوکر ادا کرنا لازم آئے یہ کچھ ضرور نہین الخ **اقول** ذرا آپ حدیث ام عطیہ سے آخر تک کی عبارت کو ملاحظہ فرماوین کہ یہ عبارت خاص وجوب عورتون کے لئے ہے یا نہین بلکہ مردونکو تو اسپر قیاس کیا ہے دیکھئے لفظ ان نخرج فی الفطر والاضحی کو کہ خروج ثابت ہوتا ہے یا نہین حافظ صاحب اس فہم پر پھر کسی کے جواب کا قصد نہ کرین **قال المجیب** میلان خلفاء ثلاثہ یعنے ابوبکر صدیق رض و عمر رض و علی رض کا بھی وجوب کی جانب تھا **قال المعترض** اور اگر یہ منشاء ہے کہ عورتون کو عیدگاہ حاضر ہونے کی وجوب کی جانب تھا تو کلام ہے کیونکہ مجیب خود اسکا مقر ہوچکا ہے کہ عمر رض جماعت مین عورتون کے حاضر ہونے کو مکروہ جانتے تھے کما مر الخ **اقول** یہی مجیب کا منشاء ہے کہ خلفاء ثلاثہ عورتون کے خروج کو واجب جانتے تھے اور ہم مع سند کے اسکا حوالہ خوب بسط سے دے چکے ہین اور یہ جو آپ نے فرمایا ہے کہ مجیب خود مقر ہوچکا ہے تو مجیب کا اقرار

نماز عیدین ادا کرنیکے واسطے عیدگاہ جانیکو منع فرمایا ہو کیونکہ نماز عید نماز نہاریہ سے
ہے **اقول** جواب اسکا بہت سی جگہہ گذرا لیکن یہان معترض نے شرع کو جسکو
مجیب نے صحیح طور پر لکھا تھا عوام کو دہوکہہ مین ڈالنے کیلئے شرح لکھا **قال المجیب**
اور روضۃ الندیہ مین لکھا ہے باب الصلوۃ العیدین قد اختلف اہل العلم
ھل صلوۃ العید واجبۃ ام لا والحق الوجوب لانہ صلعم مع ملازمتہ لہا
قد امرنا بالخروج الیہا کما فی حدیث امرہ صلعم للناس ان یغدوا
الی مصلاہم **قال المعترض** اس مقام پر روضۃ الندیہ کی اس عبارت کو
نقل کرنا سراسر فضول ہے کیونکہ اول تو اسمین وجوب صلوۃ العیدین کی بحث ہو الخ
اقول اول معترض کی تحریف لفظی کو خیال کرنا چاہئے کہ اختلف کی جگہہ اختلفت
لکھا اور مع کی جگہہ معہ ماشاء اللہ آپ محاورہ سے خوب واقف ہین سراسر کار
کسجگہہ کا محاورہ ہے یہ عبارت جسکو مجیب نے نقل کیا ہے فضول سمجہنا سوائے تعصب
یا جہالت کے اور کیا کہین لیکن ہان آپنے ایک ٹکڑا عبارت کا لکھکر بقیہ عبارت کو
جسمین مقصود مجیب تھا ترک کیا اب ہم پوری عبارت کو جسکو آپنے ترک کیا ہے
لکھتے ہین بعد ان اخبرہ الرکب برویۃ الھلال وھو حدیث صحیح وثبت
فی الصحیح من حدیث ام عطیۃ قالت امرنا رسول اللہ صلعم ان نخرجن
فی الفطر والاضحی العواتق والحیض وذوات الخدور فاما الحیض فیعتزلن
الصلاۃ ولیشہدن الخیر ودعوۃ المسلمین فالامر بالخروج یقتضی
الامر بالصلاۃ لمن لاعذر لہا بفحوی الخطاب والرجال اولی من النساء
بذلک ترجمہ بعد اسکے کہ خبر دی حضرت صلعم کو قافلہ والے دیکھنے چاند کی اور وہ حدیث
صحیح ہے اور ثابت ہوا ہے صحیح مین حدیث ام عطیہ سے کہا ہمکو رسول صلعم نے
امر فرمایا نکالنے کا عید فطر اور عید اضحی مین عورتین بالغہ اور صاحب حیض اور پردہ وال

اعادہ کی نہین اول آیت حجاب کی ہے اسکا جواب مکرر سہ کرر گذرا اور جواب
حدیث عمرؓ و ابن عمرؓ کا بھی گذرا باقی عبارات فقہ کی بلا دلیل کے قابل حجت کے نہین۔
ھذا آخر ما اردناہ و الحمد للہ علی ذلک اللھم انت و لی فی الدنیا و الآخرۃ
توفنی مسلماً والحقنی بالصالحین و ابعثنی فی زمرۃ المحدثین الذین
ھم عماد الدین ھم الذین قال رسول اللہ صلعم فی حقھم لایزال طائفۃ من
امتی منصورین اللھم اجعل اعداءھم مقھورین و انصرھم الی یوم الدین آمین ؛

تمت

خروج النساء الی المصلی سنۃ ثابتۃ بالحدیث الصحیح
سعادت حسین عفی عنہ مدرس مدرسہ آرہ

نکلنا عورتوں کا عیدگاہ تک واسطے عیدین کے مسنون ہے ؛
محمد حسن عفی عنہ عظیم آبادی صادقپوری

جواب مسئلہ بالا کا صحیح ہے اور ثابت ہے احادیث صحیحہ سے
وصیت علی عفی عنہ

**ہذا صورۃ ما کتبہ الفاضل اللوذعی والعالم الالمعی وحید العصر فرید الدہر
العلامۃ الادیب الفہامۃ الاریب المولوی عبد العزیز سلمہ اللہ العزیز**

للہ در المجیب بلا یدرکہ الا المدرب اللبیب، فان ہذا الشئ عجیب، تبصرۃ و ذکری لکل
عبد منیب، فلا یعرض عن ہذا الامن ہو فی شک مریب، سبحان اللہ ما اطیب کلامہ
وما احسن نظامہ کلام ای کلام یزدہی الفصحاء حسناً، ویبسط الاذہان نظماً، تضمن اجزاءہ
فرائد و درر فاخرۃ واستنارت بہ آثار السنۃ الباہرۃ وتنور بہ انوار الشریعۃ الغراء
ووضح بہ اسرار الحکمۃ البیضاء فبشری لشرذم المعتصمین بحبل اللہ ان طلعت لہم الشموس

یہ جانتے ہیں یہ ہے کہ حضرت عمر رضہ پانچون وقت کی نماز کو مسجد مین جماعت سے پڑہنا عورتونکو
تھے لیکن باوجود اسکے منع نہ کرتے تھے مجیب کا یہ اقرار نہین کہ حضرت عمر رضہ عید
کی نماز کو عورتون کے حق مین مکروہ جانتے تھے یہ آپکا مجیب پر افترا ہے اور
عمر رضہ کے ایک واقع کو مکروہ جاننے سے یہ لازم نہین آتا کہ وہ دوسرے واقعہ کو بھی
مکروہ جانتے ہون چہ جائیکہ انسے خلاف اسکا یعنے عورتون کا عیدگاہ کے خروج
کو واجب سمجھنا ثابت ہے آگے جو آپنے درباب پردہ کے حدیث بخاری و آیت کو
نقل کیا ہے اسکا جواب چند جگہہ گذرا کہ اول تو یہ خاص ہے مع اسکے خروج عیدگاہ
کے لئے عدم پردہ مستلزم نہین ہے **قولہ** کیونکہ دیکھو ہاروت و ماروت فرشتہ
تھے اور زہرہ عورت تھی الخ **اقول** تفسیر کبیر کو ملاحظہ فرماوین یہ قصہ بے اصل
ہے اس سے اصول دین مین خرابی لازم آتی ہے **قال المجیب** آنحضرت صلعم
اپنی ازواج و بنات کو عید مین لیجاتے تھے **قال المعترض** بتلائے کہ یہ لیجانا آپکا
قبل نزول آیۃ الحجاب تھا یا بعد نزول آیۃ الحجاب **اقول** جواب اسکا بالتفصیل گذرا
کہ قبل بھی تھا بعد بھی تھا مسک الختام کی عبارت و سوائے اسکے اور عبارات
گذشتہ کو ملاحظہ فرمائے حجاب مانع خروج کو نہین اور نہ خروج مستلزم عدم
پردہ کو ہے **قال المجیب** یہ عموم شامل ہے جوان بڑہیا دونون کو **قال المعترض**
اب یقین ہے کہ لامذہبون کی عیدگاہو نمین بہ نسبت اور عیدگاہون کے مجمع کثیر
ہوا کریگا الخ **اقول** معترض کی اس بیہودہ گوئی کا ہم کچھہ جواب نہین دیتے
اور نہ ہمنے پہلے ایسے نا ملائم کلمونکا سوائے صبر کے کچھ جواب دیا ہے وجہ اسکی
یہ ہے کہ یہ اول علامت بے علمی کی ہے علما کی شان سے یہ سخت گوئی بعید ہے
شیوہ جاہلون منافقونکا ہے جیسا حدیث سے سابق گذرا اب آگے جو معترض نے
ایک فتوی نقل کیا ہے چونکہ اوسمین وہی دلائل ہین جنکا ہم جواب لکھ چکے ہین حاجت

ویفتون بغیر علم فیضلون ویضلون۔ فلولا نفر من کل فرقۃ منہم طائفۃ لیتفقہوا فی الدین ولینذروا قومہم اذا رجعوا الیہم لعلہم یحذرون۔ الا یا قوم اعبدوا ربکم و تقوا عذاب یوم الوعید۔ ولا تقولوا الا الحق فانہ لا یلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید۔ وتعالوا الی ہذہ الکلم الطیب فان فیہا الدلائل الباہرۃ والحجج الساطعۃ ولدینا مزید۔ فما الاعتذار یوم القیامۃ وقد کنت فی غفلۃ من ہذ فکشفنا عنک غطائک فبصرک الیوم حدید۔

ہذا صورۃ ما نمقہ الفاضل العلام والبحر الطمطام واللوذعی القمقام المولوی ابو الصمصام محمد عبد الرحمن المتخلص بیقاء الغازیفوری سلمہ اللہ عن الدواہی الدہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی وفق اہل الحق لابطال مذاہب الفرق الباطلۃ۔ وفتح لہم فتحاً مبیناً علی اعداء الدین بقدرتہ الکاملۃ۔ والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد الذی ارسلہ بآیات ظاہرہ ومعجزات باہرۃ الی کافۃ الخلق بشیراً ونذیراً۔ فمن اسلم لہ واطاعہ نجاہم ومن ابی واستکبر اعد لہم جہنم وساءت مصیراً۔ وعلی آلہ واصحابہ الذین نصروا الملۃ السمحۃ البیضاء نصراً مؤزراً۔ ما دام الشمس مشرقۃ والقمر منوراً۔ وبعد فیا حسرۃ علی الذین عدوا انفسہم من زمرۃ الکرام الامجاد۔ ویسعون فی ارض اللہ فساداً واللہ لا یحب الفساد۔ ہم الذین یحرمون العمل باحادیث الرسول الکریم۔ ویلمزون اہل الحق الذین اختارہم اللہ تعالی لاقامۃ دینہ القویم۔ یحرفون الکلم عن مواضعہ ویقولون ذلک ہو الدین یفتون باقوال الرجال کانما ہی مما نزل بہ الروح الامین۔ یضلون الناس عن الصراط المستقیم۔ ویصدونہم عن سبیل اللہ بکید عظیم۔ اولئک شرار الخلق عند اللہ العزیز الحکیم۔ ویا اسفی علی ہذا الزمان۔ قد عفت فیہ اطلال الدین والایمان۔ وشاعت البدعات الردیۃ الشنعاء۔ وانمحت السنن السنیۃ البیضاء۔ لم یبق من الدین علامہ۔ فہا ہی القیامۃ لقد صدق النبی علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم بلا احصاء۔ ان الدین بدء غریباً وسیعود

الشريعة البرهانية ٭ وطوبىٰ للطوائف المتمسكين بسنة خير خلق الله ان تجلت علی صفحات الایام آثار الحکم الیمانیة ٭ الله اکبر کیف الجواب تذهب معاینة کل العناء ویحصل برؤیة کل الغناء طیب بمنح لقاء الاسد ٭ وکیف ینکره احد فانه کضوء الشمس یوم الضحو بالهاجرة ٭ وانه بلیغ ای بلیغ لو تکلم اوجز ٭ افحم کل عنید واعجز ٭ من تمسک به فقد رشد واہتدی ٭ ومن اعرض عنه فقد ضل وغوی ٭ ٥ حری بالمحاسن والمحامد ٭ محلی بالجواہر والفرائد ٭ مشید بالدلائل قاطعات ٭ مزیل للجهالة والمفاسد ٭ تبین منه انوار المعانی ٭ وضاء به مصابیح الشواہد ٭ سرور للمحقق والمدقق ٭ سکون للمریب وللمعاند ٭ فاخزی الله من یتول عنه ٭ فیا لحق الحقیق وللمعاندة فالی الله المشتکی عن تراکم السفهاء ٭ واغترار الجهلة والحمقاء ٭ حیث طعنوا اہل الحق والبرہان ٭ وانهمکوا فی البدع والطغیان ٭ منهم من ادعی بتحریر الرسالة فی اثبات صلوٰة العیدین بالتکبیرات الستة ٭ اللهم کبرت کلمة تخرج من افواہهم ان یقولون الا کذبا ٭ ولا یخافون الله ولا یتحرون رشدا ٭ وکانوا لجهنم حطبا ٭ اللهم کیف یزعمون نسخ النصوص المحکمة ویفترون علی الله کذبا ٭ تقشعر منه جلود الذین یخشون ربهم لقد جاء وا شیئا فریا ٭ قالوا ان آیة الحجاب ناسخة الحدیث ام عطیة ٭ ولم یشعروا معنی الآیة المرضیة ٭ ولعلمی ان نفسی فی ہیمان وحیرة فی امثال ہذه المسائل اولا یعلمون انه لو کان معنی الآیة کما زعموا لمنعت النساء عن حضور العرفة والکعبة الشریفة ٭ بل ہذا الافریة بل مریة ٭ کیف وان بین النصین عموما وخصوصا ٭ ولا یتصور النسخ بینهما عند من تدبر النصوص علی ان اثر العائشة رضی الله عنها شاہدة عادلة ٭ علی انه من سنن الجاریة ٭ والعجب کل العجب من ادعائهم النسخ بجهل بعض الناس من بعده من وجوه تسعة ٭ من کان من اہل القسطاس فلا یذہب الحکامة عن اہل الدرایة ٭ وان لم یشعر به صاحب الغباوة والبلادة ٭ اللهم اہدہم فانهم لا یعلمون ٭ بل وقعوا فی بوادی الجهالة

ای بقا مین نے لکھی اسکی یہ ہجری تاریخ | مرحبا مرگئے یکبارگی اہل بدعات ۱۲۹۸

ایضاً منہ

واہ کلک گہرفشان سعید | یہ رسالہ انھون نے خوب لکھا
فکر تاریخ کی جب ہوئی مجھکو | نسخۂ ہمیشہ اپل بولی بقا ۱۲۹۸

ایضاً منہ

فکرت لعام ذی الرسالۃ | لما انطبعت بفضل ربی
فالطالف قال یا بقا قل | ہذا المجموع سرّ قلبی ۱۲۹۸

قطعۂ تاریخ رقمزدۂ کلک گہرسلک فاضل نبیل
عالم جلیل مولوی محمد سلیم اللہ صاحب اعظم گڈھی الموی

طبع این نسخہ چو گردید سلیم | مبتدع گفت کہ وافریادا
سال تاریخ دعائیہ بگو | نور دین نسخۂ نادر بادا ۱۲۹۸

اشتہار

ہم وابستگان مدرسۂ اسلامیہ قرآن وحدیث واقع شہر بنارس محلہ دارانگر دل سے
اُن حضرات کے شکرگذار ہین خصوصاً امام خانصاحب وعبدالحمید خانصاحب رئیس
علاقہ سیولی + ومولوی محمد لیسین صاحب ومحمد یعقوب صاحب صوبہ دار - وڈاکٹر دلاور خانصاحب -

وغربیاً کما بدر فطوبی للغرباء + الم تر انہم اضلہم الشیطان فہم فی طغیانہم یعمہون یکتبون فی صحائفہم ما یخالف دین اللہ وہم یعلمون + فللہ در الفاضل الذی شمر عن ساق الجد لنصرة الاسلام + وقلع بنیان الشرک والبدعات وہدایۃ الانام + التقی النقی اللوذعی + الاریب اللبیب الالمعی + المشتہر بالمحاسن الجلیہ + والغنی بالمحامد العلیۃ + المفسر المحقق + والمحدث المدقق + جامع المعقول والمنقول + حاوی الفروع والاصول + اعنی مولٰنا المولوی محمد سعید + کان سعیہ مشکورًا عند اللہ المجید + قد اتی بما یجلو البصائر ویروق النواظر صحیفۃ لطیفۃ ثمینۃ بان یکتب ما فیہا بالانوار علی الشمس فی نصف النہار + فی جواب ما قالہ بعض من تصدی لرد اقوال الابرار الاخیار + فجاء بحمد اللہ سبحانہ ما یسکت المخاصم المجادل + ویقبلہ المنصفون من ارباب الفضائل + لقد اجاد فیما کتب + وانصف واغرب + باح بالحق الذی کان مستورًا + وکان ذلک فی الکتاب مسطورًا + نفع اللہ بہ اہل الایمان + فی کل دہر وزمان + انہ تعالی علی ما یشاء قدیر + وبالاجابۃ جدیر + وانا العبد الضعیف الراجی رحمۃ رب المنان + ابو الصمصام محمد عبد الرحمن + المتوطن فی بلدۃ غازیپور + حفظہ اللہ تعالی عن المفاسد والشرور + وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین + وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین +

قطعۂ تاریخ منہ

یہ رسالہ جو ہے تصنیف سعید دارین	۵	ناصر ملت اسلام پسندیدہ صفات
تیغ برّان ہے پئے دشمن ارباب حدیث		دلکو آتی ہے پسند اسمین لکھی ہیں جو بات
اس سے ہر طالب حق زندۂ جاوید ہوا		ہیں بجا اسکی صفت مین جو لکھوں آبحیات
کیا رسالہ ہے کہ جو بات لکھی ہے اسمین		ہین دلیل اُسپر احادیث صحیح و آیات

فان تنازعتم فی شیٔ فردوہ الی اللہ والرسول
ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الاخر ذلک خیر و احسن تاویلا

الحمد للہ کہ درین ایام فرخ انجام نسخہ عجیبہ و غریبہ مسمی بہ

ہدایۃ المرتاب

برہان فی کشف الحجاب

مع خاتمہ جو متضمن رد شیخ عبد الحی لکھنوی کے ہے

از افادات مناجامع معقول و منقول مولینا مولوی محمد سعید صاحب گنجانوی
در مطبع پبلک اسٹیم پریس باہتمام محمد حنیف مہتمم مطبع کے مطبوع ہوا
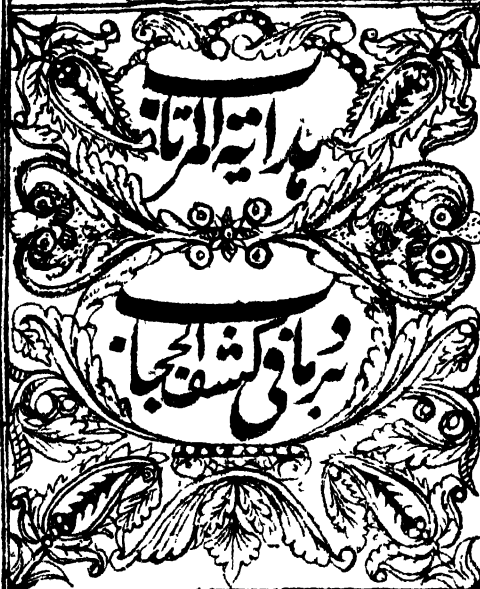
و ڈاکٹر ابو محمد جمال الدین صاحب - و موحدین دہرہ دون - و مولوی محمد اسمعیل صاحب ناگپوری
کہ جنکی اعانت کی برکت سے ایسا چشمہ فیض جاری ہے - اور ایسی ایسی رسالجات تالیف ہوتے ہین -
اے شیفتگان سنت نبویہ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ - آپ لوگونکو سزاوار کہ اس مدرسہ کی
ترقی ہمیشہ ملحوظ خاطر رکھا کرین نئی شرح کا مقرر کیا کرین - اور شرح کا سابق ماہواری معینہ اپنا برابر
ارسال فرمایا کرین اور حال مفصل اس مدرسہ کا کیفیت سالانہ سے بخوبی واضح ہو گا الٰہی ہم لوگونکو
اخلاص حسن عمل و حسن خاتمہ نصیب فرما - اور حق دکھلا - اور اوسپر عمل نصیب کر +

اعلان

ہمارے پاس یہ کتب ابن بدعت کدہ مین موجود ہین - اور قیمت انکی حسب ذیل ہے - جن صاحبونکو طلب کرنا
منظور ہو قیمت پیشگی مع محصولڈاک روانہ فرماوین - ہدایۃ المرتاب قاری عبدالرحمن پانی پتی کے
رسالہ کشف الحجاب کا جواب قیمت مع محصولڈاک ۶/ طریق النجاۃ مع محصولڈاک ۲/ تحفۃ الاحباب
مع محصولڈاک ۳/ تحفۃ الکرام تفضیلیونکا رد مع محصولڈاک ۲/ مناظرہ مرزاپور ۲/ واضح ہو کہ
اس مطبع صدیقی مین نہایت عمدہ کام صفائی کے ساتھ طبع ہوتا ہے جن صاحبونکو کوئی رسالہ یا اشتہار
یا اخبار طبع کرانا منظور ہو مہتمم کے پاس روانہ کرین نہایت عمدگی کے ساتھ طبع کرا دیا جاویگا فقط

المشتہر
محمد سعید مہتمم مدرسہ اسلامیہ و مطبع صدیقی واقع شہر بنارس محلہ دارانگر ۲۰ ذی الحجہ سنہ ۱۳[illegible]ھ

کے اور نہ پیرو مذہب ہین ہین کے جیسے مولوی عبدالحی لا الی ہولاء ولا الی ہولاء
اور کالشاۃ العایرۃ بین الغنمین نے نکالا ہے الحمد للہ کہ اس دور پرفتن مین بھی بعض
بندگان خدا اپنے کام یعنی اشاعت سنت مین مصروف ہین چنانچہ اکثر بلاد مین متبع سنت
موجود ہین یہہ مبتدعین ضالین اپنے خیال مین بہت ہاتھہ پاؤن مارتے ہین کہ کسیطرح
اس نور سنت کو مٹاوین مگر انکے کیئے سے کیا ہوتا ہے واللہ متم نورہ ولو کرہ
الکافرون انہین مطفیین سنت سے ایک شخص نامی عبدالرحمن پانی پتی جو بلقب
قاری معروف ہے عرصہ چند روز سے بنارس مین آیا ہوا ہے اور اپنے رسالہ مسمے
کشف الحجاب کو جو تبرا اہل حدیث سے پر ہے اور جسکی نسبت یہہ حضرت ایکدفعہ
دہلی مین ماخوذ بھی ہوچکے ہین پھیلانا شروع کیا ہے اس رسالہ سے مبتدعین اکثر متبعین سنت پر طعن
کرتے ہین کوئی انکو رافضی بناتا ہے کوئی خارجی حالانکہ یہہ خود رافضی ہین جیساکہ انشاء اللہ
تعالےٰ معلوم ہوگا اس رسالہ کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ مولف رسالہ کا کورا علم سے محض
نابلد ہے تقلید کی یہہ خرابی ہے اصل اصول اس رسالہ کے تین ہین اول یہہ کہ یہہ
گروہ باشکوہ متبعین سنت کا فرقہ رافضیہ کا ہے دوم طعن مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب
محدث دہلوی پر سوم طعن نواب الاجاہ امیر الملک سید محمد صدیق حسن خانصاحب
جنکی تالیفات سے عرب و عجم نے نفع اوٹھایا ہے چونکہ یہہ خادم محدثین بھی اسی گروہ
باشکوہ متبعین سنت سے ہے اور مستفید مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کا اور نیز جناب نواب
والاجاہ صاحب کے تالیفات سے بھی نفع کثیر اٹھا چکا ہے اور بوجہ تمسک دین و حدیث
من احب للہ وابغض للہ کے خیر خواہ و محب ریاست اسلام کا بھی لہذا انوجوہ
بالا سے باوجود کثرت اشغال ضرور یہہ کے کشف مکائد قاریصاحب کا ضروری
معلوم ہوا سب کامون سے اس رسالہ کے رد کو مقدم سمجھکر اسکا رد لکھنا شروع
کیا جسنے اس جواب کو ایک مقدمہ و ایک باب و ایک خاتمہ پر منقسم کیا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ واشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدًا عبدہ ورسولہ اما بعد فقیر راجی الی رحمت اللہ المجید محمد سعید کنجاہی مولدًا تتاریسی ... خدمت شایقان اتباع سنت ومقتفیان شریعت مصطفوی کے گذارش کرتا ہے کہ اس زمانہ پر آشوب مین کہ بازار بدعات کا گرم ہے اور طریقہ انیقہ اتباع سنت کا سرد شعر پری نهفته رخ و دیو در کرشمہ ناز ٭ بسوخت عقل زحیرت کہ این چہ بوالعجبی ست ٭ اگر کسی جگہ کوئی متبع سنت اتباع سنت کو پہیلاتا ہے تو اوسکے مقابل مین دو تین کٹملانا خدا ترس کھڑے ہو جاتے ہین کہ یہہ وہابی ہے لامذہب ہے اسکی باتون کو نہ سننا چاہیے حالانکہ یہہ گروہ باشکوہ وہابیت سے منزلون دور ہے جیسا کہ نواب امیر الملک والا جاہ فاضل اجل نواب صدیق حسن خانصاحب بہادر نے ترجمان وہابیہ مین اسکو بخوبی ثابت کیا ہے کہ ہندوستان کے موحد متبع قرآن و حدیث ہین نہ مقلد امام ابو حنیفہ و شافعی کے ہین نہ مقلد محمد بن عبدالوہاب

تہی دستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل ہو کے یہہ حضرت فن قرأت سے کورے کے
کورے ہی ہے جسکو میرے کلام مین کچہ شک ہو تو وہ انکا پڑہنا سنکر معلوم کر سکتا ہے
کہ یہہ حضرت بیشک قاریصاحب کے شاگرد نہین ہین انسے تو قاریصاحب مرحوم کا ایک خادم
جو دروازہ پر قاریصاحب کے پڑا رہتا تہا اور گہر کا سودا سلف کیا کرتا تہا جو بنام کبیرہ کے
مشہور تہا اچہا پڑہتا تہا اگرچہ وہ بیچارہ بہی کچہ قاری نہین تہا مگر قاریصاحب کے
صحبت کی برکت سے دہلی کے تمام پڑہنے والونمین خاصہ تہا ان پانی پتی بزرگ سے
کچہ شد مد اچہا ادا کر لیتا تہا مولوی غلام اکبر خانصاحب تحریر فرماتے ہین کہ ہمنے قاریصاحب
کے شاگردان رشید جیسے میان خلیفہ نجیب اللہ کہ جو قاریصاحب کے حقیقی نواسہ
بہی ہین اور انکے قائم مقام بہی وحافظ احمد دہلوی ساکن محلہ لعل ڈگی مرحوم و قاری
سعادت و قاری عبدالکریم وغیرہم سے یہ کبہی نہین سنا کہ عبدالرحمن پانی پتی بہی کوئی
شاگردان رشید سے قاریصاحب کے ہین ہان اتنا سنا ہے کہ وہ ایک طالب العلم ہین
بوجہ مطالع کتب قرأت کچہ مسائل تجوید زبانی یاد رکہتے ہین نہ یہ کہ ادا سے حروف مین
برعایت مخارج وصفات حروف و دیگر قواعد مین کچہ بڑے مشاق ہین کئی دفعہ بحضور
نواب باندہ قاری فیض سے انہون نے مونہہ کی کہائی اسیطرح مولوی امام الدین
مرحوم نے انکے رسالہ تحفہ نذیریہ کی وہ دہجیان اوڑائین کہ یہہ بہی کچہ یاد کرتے ہونگے
اسیطرح سے یہہ حضرت مولوی محمد اسحاق صاحب مرحوم کے بہی فن حدیث مین شاگرد
نہین ہین اگر سند صحیح رکہتے ہون تو پیش کرین ہان اگر کسی زمانہ مین بہی کچہ مشکوٰۃ
ادہر ادہر سے پڑہے بہی ہو تو مولوی مشتاق صاحب سے پڑہی ہوگی مولوی حسنو
صاحب مرحوم ساکن کوچہ بلیماران سے پڑہی ہوگی حضرت مولوی اسحاق صاحب
علیہ الرحمۃ کے وقت کا ایک یہہ بہی دستور تہا کہ انکے پاس جو اکثر کم استعداد اور مہمل
پڑہنے والے آتے تو آپ انکی دل شکنی نکرتے مولوی حسنو صاحب مرحوم سے

وما توفیقی الا باللہ ہو حسبی ونعم الوکیل **مقدمہ** کتب اصول حدیث
مین یہ بات منقح ہوچکی ہے کہ ہر کس و ناکس کے خبر لایق اعتماد کے نہین ہوتی بلکہ
خبر عادل ضابط کے اسیواسطے محدثین نے تعریف حدیث صحیح مین قید عادل ضابط
کی لگائی ہے رئیس المحققین نواب والاجاہ امیر الملک نے اپنی کتاب منہج الوصول کے
جو جملہ کتب اصول سے مغنی ہے صفحہ ۲ مین فرمایا ہے حدیث صحیح آنست کہ سندش
بنقل عدل ضابط از عدل ضابط کہ شل ہست تا منتہاے سند متصل باشد و از شذوذ و علت
سالم بود اور اسی صفحہ مین تعریف عدل مین فرمایا ہے مراد بعدل آنست کہ عدالت
راوی مشہور باشد و نیز حافظ ابن حجر نے شرح نخبۃ کے صفحہ ۱۶ مین فرمایا ہے
وخبر الاحاد بنقل عدل تام الضبط متصل السند غیر معلل ولا شاذ
ہو الصحیح لذاتہ ترجمہ جو خبر احاد کی ساتھ نقل کرنے عدل پکے یاد والے کی سند
متصل ہو سوا معلل اور شاذ کے وہی صحیح لذاتہ ہے نیز مقدمہ ابن صلاح مین بھی ایسا ہی
ہے ان عبارات سے معلوم ہوا کہ جبتک مخبر عادل ضابط نہ ہو اوسکی خبر کا کچھہ
اعتبار نہین ہوتا اسلئے کچھہ شمہ حال جو مجکو بسند ثقات قاریصاحب کا معلوم ہوا
ہے لکہا جاتا ہے کہ ناظرین منصفین انکے حال سے عبرت پکڑین کہ بہلا ایسا شخص
اس لایق ہے کہ جناب مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی و جناب والاجاہ
امیر الملک مجتہد مطلق نواب صدیق حسن خانصاحب پر اعتراض کرے یہ شخص مولف
کشف الحجاب رہنے والا قصبہ پانی پت کا ہے نہ تو یہ بزرگ قاری ہین نہ مولوی
ہان اتنی بات ضرور ہے کہ یہ بزرگ قاری قادربخش صاحب مرحوم کے قریبون
مین سگنے جاتے ہین اس بنا پر بعض لوگ یہ خیال کرتے ہین شاید انہون نے بھی جناب
قاری صاحب مرحوم سے کچھہ پڑہا ہوگا لیکن اس احتمال سے انکا قاری ہونا کیونکر
ثابت ہوسکتا ہے اور اگر بالفرض کچھہ پڑہا بھی ہو تو بقول مشہور مصرع

ن وطعن شروع کیا توحافظ عبداللہ صاحب پانی پتی نے بجمیعت وہین کے جناب مولوی سید
نذیر حسین صاحبکو لکہا کہ قاریکے مقابلہ کے لیے آپ دو شاگرد ونکو روانہ کرین توجناب
صاحب ممدوح نے مولوی تلطف حسین صاحب و حافظ علاء الدین صاحب کو روانہ کیا
ب یہ ہردو صاحب پانی پت مین پہونچے تو اونہون نے قاریصاحب کو مباحثہ کے لیے
ب کیا مباحثہ کے نام سنتے ہی قاریصاحب کے ہوش حواس باختہ ہوگئے جب تک
ہردو صاحب پانی پت مین رہے قاریصاحب گھر سے باہر نہین نکلے آخر ناچار یہ
حضرات ہنسے واپس آے بعد اسکے قاریصاحب نے غصہ کے مارے ایک طومار
ہٹہ سے مملو لکہکر طبع کرادیا چونکہ اسمین کوئی بات ایسی نہ تہی جو اسپر کوئی متوجہ
تا غالبا یہی وجہ ہے کہ انکے رسالہ کا رد نہین شایع ہوا جب قاریصاحب نے اس
الیکو جابجا پہیلانا شروع کیا اور اس رسالیکے وجہ سے اکثر بلاد مین فساد برپا ہوا تو
ہمارا اس خادم محدثین نے انکے رسالیکا رد لکہنا ضروری جانا وما توفیقی الا باللہ اب
ریصاحب کے اقوال کو قولہ سے تعبیر کیا جاویگا اور جواب کو اقول سے باب
مین رسالہ کشف الحجاب کے قبل رد اس رسالیکے یہ بات قابل معلوم
ہونیکے ہے کہ اس رسالہ کشف الحجاب کو جب اول دفعہ قاریصاحب نے طبع کرایا تو اس رسالیکو
ب کمشنر صاحب دہلی نے ملاحظہ فرماکر قاریصاحب کو بہت ملامت کی اسپر پہر قاریصاحب
نے اس رسالیکو کچہ بدلکر بار دوم طبع کرایا مین نے یہ مناسب جانا کہ اول رسالیکا رد
جاوے کیونکہ اول رسالہ کامل ہے دوم بہی اسمین آجاوے گا نیز قاریصاحب خفیہ
ل رسالیکو بہی شایع کرتے ہین **قولہ** سو جاننا چاہیے کہ اب تک یہ فرقہ نام اتباع رسول اللہ
بیتا ہے تو اسواسطے ہم اونکو صاف نہین کہہ سکتے ہین ہان ظن غالب یہی ہے کہ یہ لوگ
ی سے بغرض اغواے اہل سنت کے اہل سنت مین مل رہے ہین الی قولہ چنانچہ بطور
کے بیان ہوتا ہے **اقول** واہ جناب سوال از آسمان وجواب از ریسمان کیونکہ

فرما دیتے کہ کچہہ انکو بھی حدیث پڑہا دو پس اس قسم کے لوگ میان حسین صاحب سے پڑہکر کبھی قدر
میانصاحب سے بحسب لیاقت سند حاصل کر لیتے اور چلے جاتے پس یہہ میان عبد الرحمن
پانی پتی بھی اسی قسم والے لوگون مین سے معلوم ہوتے ہین اور اگر وہ اسکے خلاف
ثابت کرین اور اپنے کو مولوی اسحاق صاحب کا شاگرد بتائین تو اپنی وہ سند جو انکو
میانصاحب ممدوح سے حاصل ہو پیش کرین کہ میانصاحب کی مُہر و خط کو اور سندون سے مطابق
کیا جاوے ورنہ مفت کے لاف مارنے سے کیا حاصل نیز اسیطرح یہ حضرت جہوٹہ بولنے مین
بڑے مشاق ہین چنانچہ دہلی مین جب صاحب کمشنر صاحب بہادر نے انپر بوجہہ لکھنے اس رسالہ
کے مواخذہ کیا تو وہان صاف انکار کر گئے کہ یہہ رسالہ مینے نہین لکھا بلکہ کسی دوسرے آدمی نے
لکھکر میرے نام طبع کرا دیا ہے نیز بباعث پیریکے انکے دماغ مین بھی کچہہ خلل ہو گیا ہے
بڑے غصہ ور آدمی ہین مجھسے بیان کیا مولوی سعادت حسین صاحب حنفی نے جو آجکل
شہر ارم کے مدرسہ مین مدرس ہین انہون نے فرمایا کہ مجھسے بیان کیا مولوی حنیف صاحب
آروی نے جو حضرت پانی پتی کے شاگرد رشید ہین کہ ایک روز جناب قاریصاحب کچہہ لکھتے
تھے اور رومال قاریصاحب کا رکھا ہوا تھا بباعث تیزی ہوا کے اوڑا قاریصاحب نے
اوٹھاکر پھر اپنی جگہہ پر رکھدیا پھر دوسری بار اوڑا پھر اوٹھاکر قاریصاحب نے رکھدیا پھر
تیسری بار جو اوڑا تو قاریصاحب مارے غصہ کے سرخ ہو گئے فورًا رومال کے کئی
ٹکڑے کر ڈالے اور جوتہ سے اوسکو مارنا شروع کیا اور زبان مبارک سے فرماتے
تھے کہ اب تو اوڑ اب ناظرین قاریصاحب کے حال کو ملاحظہ فرماکر داد دین کہ ایسے
شخص کی گفتگو قابل پذیرائی کے ہو سکتی ہے اور ایسا شخص محدثین پر طعن کرنے کے
لائق ہو سکتا ہے یہ شخص اپنے غصہ سے مجبور ہے چنانچہ ڈپٹی امداد العلی صاحب نے
بھی اپنے رسالہ مین انکے غصہ کا حال کچہہ تحریر فرمایا ہے یہہ رسالہ کشف الحجاب بھی
اسی غصہ مین لکھا ہے جب قاریصاحب نے پانی پت مین کچہہ شور مچایا اور محدثین پر

لعن وطعن شروع کیا تو حافظ عبد اللہ صاحب پانی پتی نے بجمیعت وین کے جناب مولوی سید
محمد نذیر حسین صاحبکو لکہا کہ قاریکے مقابلہ کے لیے آپ دو شاگردونکو روانہ کرین تو جناب
میانصاحب ممدوح ظلہ نے مولوی تلطف حسین صاحب و حافظ علاء الدین صاحب کو روانہ کیا
جب یہ ہر دو صاحب پانی پت مین پہونچے تو انہون نے قاریصاحب کو مباحثہ کے لیے
طلب کیا مباحثہ کے نام سنتے ہی قاریصاحب کے ہوش حواس باختہ ہو گئے جب تک
یہ ہر دو صاحب پانی پت مین رہے قاریصاحب گہر سے باہر نہین نکلے آخر ناچار یہ
صاحب وہانسے واپس آے بعد اسکے قاریصاحب نے غصہ کے مارے ایک طومار
جہوٹہ سے مملو لکہکر طبع کرادیا چونکہ اسمین کوئی بات ایسی نہ تہی جو اسپر کوئی متوجہ
ہوتا غالبا یہی وجہ ہے کہ انکے رسالہ کا رد نہین شایع ہوا جب قاریصاحب نے اس
رسالہ کو جا بجا چہپانا شروع کیا اور اس رسالہکے وجہ سے اکثر بلاد مین فساد برپا ہوا تو
ناچار اس خادم محدثین نے انکے رسالہ کا رد لکہنا ضروری جانا وما توفیقی الا باللہ اب
قاریصاحب کے اقوال کو قولہ سے تعبیر کیا جاویگا اور جواب کو اقول سے **باب**
رد مین رسالہ کشف الحجاب کے قبل رد اس رسالہکے یہ بات قابل معلوم
کرنیکے ہے کہ اس رسالہ کشف الحجاب کو جب اول دفعہ قاریصاحب نے طبع کرایا تو اس رسالہکو
جناب کمشنر صاحب دہلی نے ملاحظہ فرما کر قاریصاحب کو بہت ملامت کی اسپر پہر قاریصاحب
نے اس رسالہکو کچہ بدلکر بار دوم طبع کرایا مین نے یہ مناسب جانا کہ اول رسالہکا رد
کیا جاوے کیونکہ اول رسالہ کامل ہے دوم بہی اسمین آجاوے گا نیز قاریصاحب خفیہ
اول رسالہکو بہی شایع کرتے ہین **قولہ** سو جاننا چاہیے کہ ابتک یہ فرقہ نام اتباع رسول اللہ
کا لیتا ہے تو اسواسطے ہم اونکو مرتد نہین کہہ سکتے ہین ہان ظن غالب یہی ہے کہ یہ لوگ
تقیہ سے بغرض اغواے اہل سنت کے اہل سنت مین مل رہے ہین الی قولہ چنانچہ بطور
نمونہ کے بیان ہوتا ہے **اقول** واہ جناب سوال از آسمان وجواب از ریسمان کیونکہ

فرما دیتے کہ کچھہ انکو بھی حدیث پڑہا دو پس اس قسم کے لوگ میان صاحب سے پڑہکر کسی قدر میانصاحب سے بحسب لیاقت سند حاصل کر لیتے اور چلے جاتے پس یہہ میان عبد الرحمن پانی پتی بھی اسی قسم والے لوگون مین سے معلوم ہوتے ہین اور اگر وہ اسکے خلاف ثابت کرین اور اپنے کو مولوی اسحاق صاحب کا شاگرد بتاوین تو اپنی وہ سند جو انکو میانصاحب ممدوح سے حاصل ہو پیش کرین کہ میانصاحب کی مُہر و خط کو اور سند و ن سے مطابق کیا جاوے ورنہ مفت کے لافین مارنے سے کیا حاصل نیز اسیطرح یہ حضرت جہوٹھہ بولنے مین بڑے مشاق ہین چنانچہ دہلی مین جب صاحب کمشنر صاحب بہادر نے انپر بوجہہ لکھنے اس رسالہ کے مواخذہ کیا تو وہان صاف انکار کر گئے کہ یہہ رسالہ مینے نہین لکھا بلکہ کسی دوسرے آدمی نے لکھکر میرے نام طبع کرا دیا ہے نیز بباعث پیری کے انکے دماغ مین بھی کچھ خلل ہو گیا ہے بڑے غصہ ور آدمی ہین مجھسے بیان کیا مولوی سعادت حسین صاحب حنفی نے جو آجکل شہر ام کے مدرسہ مین مدرس ہین انہون نے فرمایا کہ مجھسے بیان کیا مولوی حنیف صاحب آروی نے جو حضرت پانی پتی کے شاگرد رشید ہین کہ ایک روز جناب قاریصاحب کچھہ لکھتے تھے اور رومال قاریصاحب کا رکہا ہوا تھا بباعث تیزی ہوا کے اوڑا قاریصاحب نے اوٹھا کر پھر اپنی جگہ پر رکھدیا پھر دوسری بار اوڑا پھر اوٹھا کر قاریصاحب نے رکھدیا پھر تیسری بار جو اوڑا تو قاریصاحب مارے غصہ کے سرخ ہو گئے فوراً رومال کے کئی ٹکڑے کر ڈالے اور جوتہ سے اوسکو مارنا شروع کیا اور زبان مبارک سے فرماتے تھے کہ اب تو اوڑ اب ناظرین قاریصاحب کے حال کو ملاحظہ فرما کر داد دین کہ ایسے شخص کی گفتگو قابل پذیرائی کے ہو سکتی ہے اور ایسا شخص محدثین پر طعن کرنے کے لائق ہو سکتا ہے یہ شخص اپنے غصہ سے مجبور ہے چنانچہ ڈپٹی امداد العلی صاحب نے بھی اپنے رسالہ مین انکے غصہ کا حال کچھہ تحریر فرمایا ہے یہہ رسالہ کشف الحجاب بھی اسی غصہ مین لکھا ہے جب قاریصاحب نے پانی پت مین کچھ شور مچایا اور محدثین پر

سے نقل کیا ہے مولویصاحب نے انکی نسبت کبھی کچھ نہین لکھا بلکہ اپنی اکثر کتابون مین
اونسے سند لاتے ہین اور اب انکی کتاب میزان کو سنا ہے کہ طبع کرا رہے ہین عاقل
اس بیرے کلام سے یہ نتیجہ نکال سکتا ہے کہ مولوی عبد الحی نواب صاحب پر بوجہ حسد و
بغض کے طعن کرتے ہین ورنہ ترجیح بلا مرجح ہے کہ امام ذہبی پر باعث اس نقل کے اعترا
نہ کیا جاوے اور نواب صاحب پر یہ جوش خروش فاعتبروا یا اولی الابصار فان ہذا
لشئ عجاب اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ فرقہ حنفیہ نکالا اہل سنت جماعت سے نہین ہے
اسلیے شیخ عبد القادر جیلانی رح نے اپنی کتاب غنیۃ الطالبین مطبوعہ لاہور کے صفحہ
مین اس فرقہ کو مرجیہ سے شمار کیا ہے عبارتہ ہکذا واما المرجیۃ ففرقہا
اثنا عشر فرقۃ الجہمیۃ والصالحیۃ والشمریۃ والیونسیۃ والیونانیۃ
والنجاریۃ والغیلانیۃ والشبیہۃ والحنفیۃ الخ ترجمہ لیکن مرجیہ پس فرقے
اوسکے بارہ ہین جہمیہ صالحیہ شمریہ یونسیہ یونانیہ نجاریہ غیلانیہ شبیہیہ حنفیہ الخ
جب اس فرقہ حنفیہ کا مرجیہ و ازالے ہونا معلوم ہوا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ گروہ
باشکوہ ہے اہل سنۃ والجماعت سے نہین تو اب عبارت قاریصاحب کی انہین پر
کی جاتی ہے جب فرقہ حنفیہ نے دیکھا کہ روافض لاعنین کے فریب مین اہل سنت نہین سمجھے
ہین پردہ محبت اہل بیت کو اہل سنت جلد سمجھ جاتے ہین تو حضرات حنفیہ نے پردہ
تقلید امام ابو حنیفہ کا انکی جو بھی بہتی تعریفین کرکے جیسے کہ صاحب درمختار و مولوی
عبد الحی نے کی ہین اخراج کیا اور اس پردہ مین ہزارہا لوگونکو اہلسنت سے برگشتہ
کرا دیا پہلے فقط سنیت رفع الیدین و آمین وغیرہ کا انکار انکے دلونمین جما دیا پھر آہستہ
آہستہ [illegible] تو تکرار کے اصول مذہب روافض مین نکال ڈالی تا عوام متحیر
ہو جاوین چنانچہ آئندہ اسکا بیان ہوگا اور جو جو مکائد رافضی بنانیکے تحفہ اثنا عشریہ
مین مرقوم ہین اکثر کو یہ حنفیہ استعمال کرتے ہین ناظرین تحفہ پر ظاہر ہے **قولہ**

سائل بیچارہ تو یہ دریافت کرتا ہے کہ یہ فرقہ اہل سنت ہے یا روافض ہے یا موحد آباد
یہ مناسب تہا کہ ان تین شقوقون سے ایک کو پہلے اختیار کرتے کہ یہ فرقہ فلان ہے پھر
اسپر جو جلیتے تفریع کرتے اس آپکی عبارت سے تو ہر ذی عقل آپکی استعداد معلوم کر سکتا ہے
کیونکہ آپکے کلام سے یہ کلیہ مستنبط ہوتا ہے کہ جو شخص اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
نام لیوے وہ موحد نہین حالانکہ صحابہ کرام و تابعین ابرار و مجتہدین عظام یہ سب لوگ متبع
رسول تھے تو چاہیے کہ موافق کلام جناب کے یہ بھی موحد نہ ہون نعوذ باللہ من ہذہ العقیدۃ الفاسدۃ
والظن الکاسد اب اس سوال کا جواب ہمسے سنئے کہ یہ گروہ باشکوہ اہل حدیث کا بھی اہلسنت
وجماعت ہے کیونکہ تعریف اہل سنت وجماعت اسی گروہ پر صادق آتی ہی نیز محققین محدثین
نے بھی اسی گروہ کو ناجی فرمایا ہے چنانچہ قطب الاقطاب شیخ عبدالقادر جیلانی نے گروہ
محدثین کو اہل سنت والجماعت سے گنا ہے بخلاف فرقہ احناف کے کہ باتفاق محدثین
کے یہ لوگ اہل رای سے گنے جاتے ہین ترمذی شریف مین اس امر کی کئی جگہ تصریح ہے
اور امام ذہبی نے میزان الاعتدال مین امام ابوحنیفہ کو امام اہل رای کا قرار دیا ہی حیث
قال النعمان بن ثابت بن زوطی امام اہل الرای ضعفہ النسائی من جہۃ
حفظہ وابن عدی واخرون الخ ترجمہ نعمان بیٹا ثابت بیٹا زوطی کا امام
اہل رای کا ضعیف کہا اسکو نسائی نے بباعث کمی حافظہ کے اور ابن عدی اور دوسرے لوگون
نے بھی یعنی مثل امام الائمہ بخاری و ابو داود و دارقطنی و یحیی بن سعید وغیرہم نے
فائدہ مجھکو نہایت افسوس ہے مولوی عبدالحی لکنوی پر کہ شرح وقایہ کے مقدمہ
مین جناب نواب صاحب بہادر سید محمد صدیق حسن خانصاحب کی نسبت بباعث نقل
کرنے انکے کلام ابن خلدون کو بہت سخت سست کہا ہے حالانکہ ابن خلدون کے
کلام مین کچھ ضعف امام ابوحنیفہ کا مذکور نہین فقط اسیقدر ہے کہ امام ابوحنیفہ کو کل
سترہ حدیثین ملی تہین اور امام ذہبی نے بسبب امام ابوحنیفہ کے ضعیف کو انکا محدثین

قالوا فی ہذہ الاحادیث امروہا بلا کیف وہکذا قول اہل العلم
من اہل السنۃ والجماعۃ واما الجہمیۃ فانکرت ہذہ الروایات
وقالوا ہذا التشبیہ ترجمہ و تحقیق فرمایا بہت سے اہل علم نے اس حدیث مین اور
جو اسکے مشابہ ہے روایات صفات اور اترنے اللہ تبارک و تعالیٰ کے ہر رات طرف آسمان دنیا کے
فرمایا انہین لوگون نے ثابت رکھتے ہین ہم روایات کو اسمین اور اسپر ایمان لاتے ہین
اور نہ وہم کیا جاوے اور نہ کہا جاوے کیف اسیطرح روایت کیا گیا ہے مالک بیٹے
انس اور سفیان بیٹے عیینہ اور عبداللہ بیٹے مبارک سے ہر ایک نے ان صاحبون نے ان
حدیثون مین فرمایا ہے کہ جاری کرو انکو بلا کیف کے ایسا ہی قول اہل علم کا اہل سنت
والجماعت سے ہے لیکن جہمیہ نے انکار کیا ہے اس فرقہ نے ان روایات کا اور کہا
انہون نے یہ تشبیہ ہے فقط اس عبارت ترمذی سے صاف ظاہر ہے کہ اہل سنت
والجماعت کا وہی مذہب ہے جسکو اہل حدیث شائع کرتے ہین ہان جہمیہ کو اس مذہب کی
اشاعت بہت بری معلوم ہوتی ہے حضرات حنفیہ نے مسائل صفات مین اپنے امام کی
تقلید کو بالاے طاق رکھ دیا ہے کیونکہ امام ابوحنیفہ کا دربارۂ صفات کے یہی مذہب
ہے کہ انکو اپنے اصل پر جاری کرنا چاہیے چنانچہ فقہ اکبر مین جو امام صاحب کی کتاب معروف
ہے اس امر کی تصریح موجود ہے نیز امام بیہقی نے کتاب اسماء الصفات مین امام ابوحنیفہ
سے بسند صحیح نقل کیا ہے کہ اللہ فوق العرش ہے نہین ہے زمین پر میرے پاس
یہ روایت مع سند کے موجود ہی مکہ معظمہ کے کتب خانہ مین جو نسخہ اسماء والصفات
کا ہے اس سے مینے اس روایت کو نقل کیا تھا متقدمین جزاہم اللہ خیر الجزاء نے
اس مسئلہ کو خوب بسط سے لکھا ہے جسکو شوق ہو رسالہ امام بخاری کا خلق افعال العباد
و کتاب التوحید امام ابن خزیمہ کی اور کتاب اسماء والصفات امام بیہقی کے اور کتاب
العلو امام ذہبی کو نیز تالیفات شیخ ابن تیمیہ و ابن قیم کو مطالعہ کرے جسکو یہ کتب

ومرکب متن عمیا وجهل وتجهل وضل واضل اقول کبرت کلمة تخرج
من افواههم ان یقولون الا کذبا لو طولب هذا القائل بالدلیل لاعی
فی طلبہ ولو کان بعضہم لبعض ظہیرا اگر کوئی مولوی صاحب سے اس امر کی
دلیل طلب کرے تو قیامت تک تو اسکا جواب نہ دے سکینگے بدعت کی عبارت سے
بھی کوئی گمراہ ہوتا ہے یہ کیسی سمجھ ہے یون تو قبر پرست وغیرہ اہل بدعت بھی
اپنے مخالفون کو اہل بدعت قرار دیتے ہین مگر ایسے لوگون سے کہ عالم ہو کر جاہلونکی
بولی بولین سخت تعجب ہے اسی تحقیق کے بھروسے جناب نواب صاحب پر اعتراض
حلوا خوردن را روے باید اب بھائی موحدین کی خدمت مین گذارش ہے کہ ایسے
شخص کو ہرگز اپنا دوست نہ سمجھین بلکہ دشمن سمجھین فقط قولہ اور معانی متشابہات
قرآنیہ عوام کے تکرار مین ڈالنا اور انکو اس ذریعہ سے بہکانا اقول یہ بھی ایک
افتراء جناب کا ہے متبعین سنت معانی متشابہات مین تابع سلف صالحین کے
ہین اور یہی سب لوگونکو تعلیم کرتے ہین کہ آیات متشابہات مین وہی عقیدہ رکھنا
چاہیے جو صحابہ کرام وتابعین عظام کا تھا یعنی ید وساق ووجہ واستوا کے معنی
موافق لغت کے بیان کیے جاوین لیکن کیفیت اسکے سپرد اللہ تعالے کے کی
جاوے کما قال مالک رحمہ اللہ الاستوا معلوم والکیف مجہول
والسوال عنہ بدعة اور یہی مذہب جملہ متقدمین صحابہ وتابعین ومجتہدین
کا ہے ترمذی مطبوعہ مطبع احمدی کے صفحہ ۸۵ مین ہے وقد قال غیر واحد
من اہل العلم فی ہذا الحدیث وما یشبہہ ہذا من الروایات من الصفات
ونزول الرب تبارک وتعالی کل لیلة الی السماء الدنیا قالوا قد تثبت
الروایات فی ہذا ونومن بہا ولا یتوہم ولا یقال کیف ہکذا اروی
عن مالک بن انس وسفیان بن عیینة وعبد اللہ بن المبارک انہم

وتارۃ بالعکس اما الاول فھو ان مذھبنا ان التصریۃ سبب مثبت للرد وعندھم لیس کذلک ودلیلنا ما اخرج فی الصحیحین لا تصروا الابل والغنم فمن ابتاعھا بعد ذلک فھو بخیر النظرین بعد ان یحلبھا ان رضیھا امسکھا وان سخطھا ردھا وصاعا من تمر واعلم ان الخصوم لما لم یجد والھذا الخبر تاویلا البتۃ بسبب انہ مفسر فی محل الخلاف اضطروا الی ان یطعنوا فی ابی ھریرۃ فقالوا انہ کان متساھلا فی الروایۃ وما کان فقیھا والقیاس علی خلاف ھذا الخبر لانہ یقتضی تقدیر خیار العیب بالثلث ویقتضی تقویم اللبن بصاع من تمر من غیر زیادۃ ولا نقصان ویقتضی اثبات عوض فی مقابلۃ لبن حادث بعد العقد وھذہ الاحکام مخالفۃ للاصول فوجب رد الخبر لاجل القیاس ھذا کلامھم فی ترجیح القیاس علی الخبر الی ان قال وذلک یدل علی ان طریقتھم غیر مبنیۃ علی قانون مستقیم ثم حجۃ بکر اصحاب الرای پس بتحقیق کلام انکا در باب حدیث اور قیاس کے عجیب ہے کبھی قیاس کو حدیث پر ترجیح دیتے ہین کبھی اسکا عکس کرتے ہین لیکن پہلے پس ہمارا مذہب یہ ہے کہ تصریۃ سبب مثبت ہے واسطے پھیر دینیکے اور انکے نزدیک نہین ہے ایسا ہماری دلیل وہ ہے جو صحیحین مین ہے کہ مت جمع کرو دودہ اونٹ اور بکری کا پس جس شخص نے خریدا بعد اسکے پس وہ بعد دوہنیکے مختار ہے بہتر دو نظر و نکا ہے اگر پسند کرے اسکو تو روک لیوے اور اگر ناپسند کرے تو پھیر دیوے اسکو اور ایک صاع جسکا وزن اندازاً تین سیر کا ہوتا ہے کھجور کا ساتھ دیوے جانو تحقیق خصوم نے جب نہ پایا انہون نے واسطے اس حدیث کے تاویل کو یقینی کیونکہ ہر آئینہ وہ حدیث موضع خلاف مین مفسر ہے مضطر ہوئے اسکے طرف کہ طعن کرین ابو ہریرہ رض صحابی مین پس

تصریۃ کہتے ہین اونٹنی یا بکری یا گائے کے دودہ کو انکے پستان مین روکنا کہ خریدار دیکھکر دھوکہ کھا دے ۱۲ منہ

میسر ہوں تو رسالہ انتقاد مولفہ فاضل اجل محقق بے بدل نواب الاجاہ صدیق حسن خان صاحب بہادر کا ملاحظہ کرے فان فیہا شفاء لما فی الصدور قولہ اور جب غلبہ اہلسنت کا دیکھیں تو فوراً تقیہ کر کے سنت جماعت بلکہ حنفی مذہب بنجانا الی قولہ تفصیل آگے بیان ہوتی ہے انشاء اللہ تعالی اقول یہ کام موحدین کا نہیں موحدین تو بموجب حدیث من تمسک بسنتی عند فساد امتی الخ عین فساد میں سنت پر عمل کر کے سو شہید کا ثواب حاصل کرتے ہیں ہاں یہ کام حضرات حنفیہ کا ہے چنانچہ آپ جب بھوپال میں تشریف لے گئے تو وہاں جا کر اہل سنت بنگئے اور اپنے آپکو عامل بالحدیث ظاہر کیا شعر اس نقش پا کے سجدہ نے کیا کیا کیا ذلیل ۔ میں کوچۂ رقیب میں بھی سر کے بل گیا ۔ اسیطرح بہت سے اہل بدعت ریاست محمیہ بھوپال بقا اللہ اعوانہ میں جا کر عامل بالحدیث بنجاتے ہیں اور صدکٹ ملاحق فراموش وہان جا کر تقیہ کر لیتے ہیں وہان تو بھلا طمع مال تہے یہان میرے مدرسہ میں بہت سے طلبہ حنفی نے تقیہ کر کے مجھسے پڑہا جب یہان سے گئے تو پہر حنفی کے حنفی ہو گئے اپنے پہلے عیب دوسرے کے ذمہ لگانا اچھا نہیں جھوٹی قسمیں تو آپ لوگونکا کہانا معروف ہے چنانچہ آپنے روبروے کمشنر صاحب بہادر کے قسم جھوٹی کہائی کہ مینے یہ رسالہ نہیں لکہا پہر جب وقت نکل گیا تو جال تزویر کا پہیلانا شروع کیا قولہ اور عمل بالحدیث کے نام سے بالکل کلام اللہ کا رد کرنا یہ انہیں کا کام ہے اقول متبعین سنت کا یہ ہرگز کام نہیں ہے کیونکہ ان لوگون کا مسلک عمل قرآن وحدیث ہے یہ کام حضرات حنفیہ کا ہی ہے کہ تقلید امام ابو حنیفہ کے نام سے بہت سے آیات واحادیث صحیح بلکہ متواترہ کو رد کر دیا ہے یہ بات متقدمین نے انکے حق میں کہہ رکہی ہے اسیواسطے لقب انکا اہل الرای مقرر ہوا ہے امام رازی نے رسالہ ترجیح مذہب شافعی میں فرمایا ہے اما اصحاب الرای فان امرہم فی باب الخبر والقیاس عجیب فتارۃ یرجحون القیاس علی الخبر

غایۃ الاوطار ترجمہ اردو درمختار کے جلد ثانیکے صفحہ ۵۱۷ مین ہے کہ جو شخص مرتد ہوا
قبل وفات کے اسکے عمل باطل ہوجاوینگے چہارم سورہ جمعہ مین ہے اذا نودی
للصلوۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ ترجمہ جسوقت کہ پکارا جاوے
دن جمعہ کے پس جلدی کرو طرف یاد اللہ کے اس آیت سے یہ حکم معلوم ہوتا ہے کہ
جب جمعہ کی اذان ہو گو یا وہان قاضی ہو یا نہ ہو اور وہ جگہ جہان اذان ہو شہر
ہو یا نہ ہو جمعہ واجب ہے جملہ کتب فقہ مین ہے کہ گانو مین جمعہ درست نہین جہان
امام نہ ہو جمعہ درست نہین پنجم اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول اس ایت سے یہ صاف
ظاہر ہے کہ اتباع اللہ اور رسول اکی چاہیے نہ دوسرے کی حنفیہ کہتے ہین کہ تقلید امام
ابو حنیفہ کی واجب ہے پانچ آئتین مذکور ہوئین تو اب پانچ حدیثین لکھی جاتی ہین اول
حدیث رفع الیدین عند الرکوع والقیام من الرکوع کو جو بخاری کے صفحہ ۱۰۲
مین ہے اور جملہ کتب احادیث مین یہ حدیث ہے احادیث ضعیفہ موضوعہ سے حنفیون نے
رد کر دیا دوم حدیث تامین بالجہر جو بخاری کے صفحہ ۱۰۸ مین اور ترمذی کے صفحہ ۲۵
مین ہے حدیث ضعیف سے رد کر دیا سوم حدیث قراۃ خلف امام کو جو بخاری کے
صفحہ ۱۰۴ مین اور ترمذی کے صفحہ ۴۲ مین ہے احادیث ضعیفہ و آثار موضوعہ سے رد کر دیا
چہارم حدیث سینہ پر ہاتھ باندھنیکے حدیث کو جو صحیح ابن خزیمہ سے بلوغ المرام
مؤلفہ حافظ [illegible] مطبوعہ مطبع صدیقی کے جو بھوپال مین طبع ہوئی ہے اوسکے صفحہ ۳۱
مین منقول ہے اور اسکی شرح مسک الختام مولفہ جناب رئیس المحققین نواب والاجاہ
کے صفحہ ۱۸۱ مین ہے حدیث ضعیف سے رد کر دیا پنجم حدیث جلسہ استراحت کو جو
بخاری شریف کے صفحہ ۱۱۳ مین ہے حدیث ضعیف سے رد کر دیا ہے غرض صدہا
احادیث کو حنفیون نے رد کر دیا ہے ان نقول سے یہ بات ثابت ہوئی کہ رد
کرنا قران و حدیث کا کام حنفیونکا ہے جو پردہ تقلید مین بالکل قران و حدیث

کہا انہون نے تحقیق وہ تھا غفلت کرنے والا روایت مین اور نہین تھا فقیہ اور قیاس
اس حدیث کے خلاف پڑا ہے اسواسطے کہ ہر آئینہ یہ حدیث مقتضی ہے مقرر ہونے خیار
عیب کو ساتھ تین دن کے اور تقاضا کرتی ہے قیمت مقرر کرنا دودہ کا ساتھ ایک
صاع کے تمر سے بغیر کمی بیشی کے اور تقاضا کرتی ہے ثابت کرنا عوض کا مقابلہ مین
دودہ نو پیدا کے بعد عقد کے اور یہ سب حکم مخالف ہین اصول کے پس واجب ہوا ترک کرنا
حدیث کا باعث قیاس کے یہ کلام انکا ہے ترجیح دینے قیاس کے حدیث پر یہانتک
فرمایا کہ یہہ بیان دلالت کرتا ہے اسپر کہ طریقہ انکا کسی ٹھیک قاعدہ پر مبنی نہین
انتہی نیز امام ابن قیم نے اعلام الموقعین مین اسکو بخوبی ثابت کیا ہے کہ ان حنفیون
نے صدہا احادیث کو اصول کی ٹٹی مین رد کر دیا ہے جسکو شوق ہو اسکے طرف
رجوع کرے اب مین منصف کے لئے پانچ مثالین قرآن و حدیث کی لکھے دیتا ہون جو حنفیون
نے پردہ تقلید مین انکو رد کیا ہے **اول** لیزدادوا ایمانا مع ایمانهم ترجمہ
تو کہ زیادہ ہووین از روے ایمان کے ساتھ پہلے ایمان کے اس آیت سے صاف ظاہر
ہے کہ ایمان کم و بیش ہوتا ہے حنفیہ کہتے ہین کہ ایمان کم و بیش نہین ہوتا چنانچہ شرح عقائد
کے صفحہ ۹۲ مین ہے **دوم** حولین کاملین لمن اراد ان یتم الرضاعة یعنی
پورے جو شخص ارادہ کرے تمام کرانے مدت دودہ کا تو اس ایت سے مدت رضاع کی
دو برس معلوم ہوتی ہے حنفیون کے نزدیک مدت رضاع کی اڑہائی برس ہے چنانچہ
یہ مسئلہ غایۃ الاوطار ترجمہ اردو در مختار کے جلد ثانیکے صفحہ ۷ مین موجود ہے **سوم**
ومن یرتدد منکم عن دینه فیمت وهو کافر فاولئک حبطت اعمالهم
فی الدنیا والاخرة ترجمہ اور جو کوئی پھر جاوے تم مین سے اپنے دین سے پس مرجاوے
حالت کفر مین پس یہ لوگ باطل ہوئے عمل انکے دنیا اور اخرت مین اس ایت سے یہ بات
معلوم ہوئی کہ جو شخص مرتد ہوا اور اوسی ارتداد پر مرگیا اسکے عمل باطل ہونگے

خود کلام مین تقلید کارد موجود ہے کیونکہ جس آیت سے آپنے تقلید اعتقادیکا ابطال ثابت
کیا ہے وہ آیت اپنے اطلاق پر دونون قسم کے تقلید کی رو پر دال ہے پہر اپنے قیاس سے
اسکو ایک کے لئے مخصص جاننا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آپنے کو جو اصول مین کبھی نظر
بہی نہین کیا اور نہین تو اصول شاشی یا حسامی کا ہے مطالعہ کر لیتے کہ مطلق کی بغیر کسی دلیل شرعی
کی تقیید درست نہین ہے پہر اس پر کیا دلیل ہے کہ مجتہد کو تقلید جایز نہین اور مقلد کو جایز
بلکہ جیب بخیر سوچ سمجھکر اسکے جواب سے ممتاز فرمائے **قولہ** سوہم پوچھتے ہین تم سند مین حدیث
کتب احادیث کے لاتے ہو اور تم کہتے ہو کہ یہ حدیث فلانے کتاب مین ہے تو اس کتاب کے
مصنف کے صدق پر کونسی دلیل آیت یا حدیث کے ہے کہ قرآن یا حدیث مین کہان ہے کہ
فلانا محدث جو صحیح کہے اسکو حدیث صحیح مانو پس تقلید مطلق اور تعلید شخصی کے کیا دلیل ہے
اقول انا للہ وانا الیہ راجعون آپکو اتبک تقلید اور نقل خبر مین فرق بھی معلوم نہین محدثین
رحمہم اللہ نے تو اس فرق کو خوب ایضاح سے بیان کر دیا ہے ذرا منہج الوصول مولفہ
نواب والاجاہ کا مطالعہ فرماوین خیر آپکے خاطر سے مین ہی کچھ فرق بیان کر دیتا ہون غور سے
ملاحظہ فرماوین اللہ تعالے نے فرمایا ہے یا ایہا الذین امنوا ان جاءکم فاسق بنبا فتبینوا
ترجمہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اگر اوے تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لیکر پس تحقیق کر لو
اس ایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اگر کوئی فاسق خبر لاوے تو اسکی خبر کو تحقیق کر لینا چاہئے
فاسق کے قید سے عادل کے خبر کا مقبول ہونا بخوبی واضح ہوتا ہے اسیواسطے محدثین رحمہم اللہ
نے حدیث صحیح حسن کی تعریف مین عادل ہونا راویکا شرط گردانا ہے اور نہ فاسق کے خبر کو رد کیا
ہے جس راوی مین عدل و ضبط پایا گیا محدثین نے اسکے خبر کو صحیح یا حسن کہا ہے ورنہ بانچہ
صورت خلاف کی اسکے خبر کو مردود کیا اس اوپر کے تحقیق سے یہ بات بخوبی ثابت ہوئی
کہ محدثین نے جو حدیث کو صحیح کہا یا حسن موافق شروط کے تو انکے اس بات کو ہلوگ مفاد آیت
کریمہ کا جانکر مانتے ہین اگر وہ بغیر شروط کے کسی حدیث کو صحیح کہین تو انکا قول بغیر دلیل نہین

کو رد کر رہے ہیں نہ ہم موحدین کا قولہ جاننا چاہیے کہ یہ متقی تقیہ کے پردہ میں کہتے ہیں
کہ تقلید مطلق حرام ہے عملاً و اعتقاداً بلکہ شرک ہے خصوصاً تقلید شخصی تو بالکل باطل
ہے سو حقیقت یہ ہے کہ تقلید اعتقادی تو بری ہے تحقیق کر کے اعتقاد درست
کرے اگرچہ ایمان مقلد کا نادرست ہے بموجب آیۂ کریمہ کے لو کنا نسمع او نعقل
ماکنا فی اصحاب السعیر اور تقلید عملیات میں مجتہد کو جائز نہیں ہے اور مقلد عامی کو
جائز بلکہ واجب مخیر ہے مذہب اہل سنت میں اقول اہل حدیث کے نزدیک تقلید
باطل ہے دلائل اسکے بطلان کے کتب مولفہ اہل حدیث میں موجود ہیں کچھ حاجت لکھنے
کی نہیں جسکا دل چاہے نبذ الکافیہ و قول المفید وغیرہما کی طرف رجوع کرے یہاں منصفین کے لیئے
ایک دلیل پر کفایت کی جاتی ہے قال اللہ تعالی فان تنازعتم فی شیء فردوہ
الی اللہ والرسول ان کنتم تومنون باللہ والیوم الاخر ترجمہ پس اگر جھگڑو تم
کسی چیز میں پس پھیر دو اسکو طرف اللہ اور رسول کے اگر ہو تم ایمان رکھتے اللہ کے
ساتھ اور دن آخر کے ساتھ اس آیت سے صریح رد تقلید کا نکلتا ہے کیونکہ تقلید نام ہے
عدم الرد کا اور یہی عدم الرد سے نفی ایمان کی ثابت ہوتی ہے تو تقلید سے بھی
نفی ایمان کی لازم آویگی اب اس دلیل کو دوسری طرح سے بیان کیا جاتا ہے ہر عدم
الرد الی اللہ والرسول وقت تنازع کے سلب الایمان ہے اور ہر سلب الایمان مساوی
شرک کے ہے تو نتیجہ حاصل ہوگا کہ ہر عدم الرد الی اللہ والرسول وقت تنازع کے
مساوی شرک کے ہے ثبوت صغری قیاس کا آیت مذکورہ بالا سے ہے اور
کبری بدیہی ہے اب نتیجہ قیاس کو کبری بنایا جاتا ہے کہ تقلید عدم الرد الی اللہ
والرسول ہے اور کل عدم الرد الی اللہ والرسول مساوی شرک کے ہے بعد ساقط کرنے حد اوسط کے نتیجہ نکلیگا کہ
تقلید مساوی شرک کے ہے ہذا ہو المطلوب اب تقلید کا مساوی شرک ہونا تو میں نے
ثابت کر دیا اب آپ کسی دلیل سے اسکا جائز یا واجب ہونا ثابت کریں آپکے تو

آری در بخاری روایت از مروان آمده است باوجودیکه او نیز از جملهٔ نواصب بلکه رئیس آن گروه
شقاوت پژوه بود لکن مدار روایت بخاری بر امام زین العابدین است و سند
او منتهی بایشان اگر ایشان از مروان روایت کنند بخاری را از ان احتراز کردن چه لائق
و نیز بخاری تنها از مروان هیچ جا روایت نکرده مسور بن مخرمه با دیگری را همراه او آورده و
سابق گذشت که اگر منافقی یا مبتدعی شریک اہل حق در نقل بعض اخبار شود از وی گرفتن
مضائقه ندارد و علی الخصوص مرویات مروان در بخاری باین صفت هم بیش از دو
جا نیست یکے قصه حدیبیه دوم قصه سبی طائف و بنی ثقیف و ظاهر است که این هر دو حکایه
و بعقیده و عملی تعلق ندارد و در صحاح دیگر نیز همین قدر و بهمین صفت روایت مروان وارد است
اس قول شاہ صاحب سے جواب روایت مروان کا بخوبی معلوم ہوگیا اب ایک اور عمدہ
جواب بعد تسلیم اس امر کے کہ کتب حدیث مین روایات مبتدعین کی موجود ہین شائقین
تحقیق کے لیے لکھا جاتا ہے کہ جملہ اہل اصول کے نزدیک یہ بات متفق علیہ ہے کہ جبتک
مبتدع اپنے بدعت کو شائع نکرے روایت اسکی مقبول ہے حافظ ابن صلاح نے مقدمہ
مین فرمایا ہے و منهم من قبل رواية المبتدع اذا لم يكن ممن يستحل الكذب في
نصرة مذهبه او لاهل مذهبه سواء كان داعية الى بدعته او لم
يكن وعزا بعضهم هذا الى الشافعي لقوله اقبل شهادة اهل الاهواء الا الخطابية
من الرافضة لانهم يرون الشهادة بالزور لموافقيهم وقال بعضهم
تقبل روايته اذا لم يكن داعية ولا تقبل اذا كان داعية الى بدعته
وهذا مذهب الكثير وعليه الاكثر من العلما ترجمہ بعض نے انمین سے
قبول کیا ہے روایت مبتدع کی جب نہ ہو ان لوگون سے کہ حلال جانتا ہو جہوٹھ
بولنے کو نصرت مذہب کے لئے یا اہل مذہب کے لیے برابر ہے کہ پکارنے والا ہو طرف
بدعت کے یا نہ ہو اور نسبت کیا ہے بعض لوگون نے اسکو طرف امام شافعی کے واسطے

مانتے اور اگر حدیث پیغمبر خدا صلعم کی طرف رجوع کرتے ہین تو بہی یہی حکم معلوم ہوتا ہے
کہ خبر عادل کو ماننا چاہیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر اعرابیکو رویت چاند مین
معتبر فرمایا اور خبر کنیز حبشیہ کو اسکے ایمان کے لیے بہی کافی سمجھا ہرقل وغیرہ بادشاہون کے
طرف نامے مبارک ایک ایک آدمی کے معرفت روانہ کیئے اور بہت سے احادیث اسی بارہ
مین موجود ہین جن سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ خبر واحد عادل کی مقبول ہے پس آیت
و ان احادیث سے ثابت ہوا کہ خبر عادل ضابط کی مقبول ہے بخلاف تقلید کے کہ اسکی
تعریف جملہ کتب اصول مین یہہ ہے کہ بغیر دلیل کے کسی کی بات کو ماننا محدثین کے بات
ہم لوگ دلیل آیت سے مانتے ہین تو اب فرق درمیان قول محدث کہ یہ حدیث صحیح ہے اور
تقلید کے ظاہر ہوا فقط جیسا ہمنے آیت قرآنی و حدیث نبوی سے تسلیم کرنا قول عادل
ضابط کا جسکو محدثین صحیح یا حسن کہتے ہین ثابت کر دیا آپ بہی تقلید کو اسیطرح کی آیت
یا حدیث سے ثابت کر دیوین **قوله** باوجودیکہ رواۃ کتب حدیث مین صدہا اہل بدعہ
روافض خوارج قدریہ جہمیہ بہرے ہوئے ہین رواۃ بخاری مین سردار مفسدون کا مروان
بن حکم اور مرمی بالتشیع اور اکثر ضعفا بہرے ہوئے ہین پہر کتب حدیث کی صحت پر کسطرح اعتقاد
ہوا الخ **اقول** یہ بعینہ اعتراض شیعو نکا ہے آپنے اسکو تحفہ سے نقل کیا ہے اور اس اعتراض
کا جواب اہل سنت والجماعت نے بخوبی دیدیا ہے چنانچہ شاہ عبد العزیز صاحب تحفہ مین
بعد نقل اس اعتراض کے فرماتے ہین تحفہ مطبوعہ مطبع ثمر ہند کے صفحہ ۹۹ مین ہے افترا کنند بر اہلسنت
کہ ایشان خوارج و قدریہ را توثیق و تعدیل نمایند و از انہا در کتب احادیث خود روایت
کنند بلکہ گویند کہ بخاری در صحیح خود از ابن ملجم روایت آوردہ و این طعن خود افترا بحت
و بہتان صرف است احتیاج جواب ندارد زیرا کہ کتب اہل سنت بفضل تعالی مثل آفتاب
روشن است ہزاران نسخہ ہر کتاب در دست مردم از شرق تا غرب موجود است روایت
ابن ملجم و خوارج دیگر کجا در ان کتاب یافتہ میشود اور اسی صفحہ مین دوسری جگہ پر ہے

ماجمع من الاصول کتاب الکافی للکلینی والتہذیب والاستبصار وکتاب من لا یحضرہ
الفقیہ حسن پس بالجملہ مدار تمام مذہب ایشان برین چہار کتاب است مسائل فقہیہ واصول
عقائد ومباحث امامت ازہمین کتب بگیرند وہمین کتب رجوع مینمایند حالا در اسناد واحادیث
این کتب نظر باید کرد بے شبہہ درین کتب روایت مجسمہ مصرحہ مثل ہشامین وصاحب الطاق
وروایت کسانیکہ حق تعالے را در ازل جاہل دانند مثل زرارہ بن اعین وبکیر بن اعین
احولین وسلیمان جعفری ومحمد بن مسلم وغیرہم وروایت بعضے رجال فاسد المذہب
کہ معتقد ہیچ امام نبودند یا منکر امامت امام وقت خود بودند مثل بنی فضال
وابن بکیر وغیرہم وروایت بعضے وضاعین کہ خود ایشان اقرار وضاع واند مثل
جعفر مروزی وابن عیاش وبعضے کذابین نزد خود ایشان مثل محمد بن عیسی وبعضے
ضعفا ومجاہیل مثل ابن عمار وابن مسکان وابن سکرہ وزید بجانی وبعضے مستور الحال
تفاسیر قاسم خزاز وابن فرقد وغیرہم موجود است وآخر سند ایشان منتہی میشود
بکسانیکہ مرتکب کبیرہ ومغضوب امام وقت خود بودند مثل لشکریان حضرت امیر ولشکر
حضرت سبط مجتبی ع وخاذلان حضرت سبط شہید علیہ السلام وکتاب کلینی مملو است از روایت
ابن عیاش کہ باجماع فرقہ وضاع وکذاب است وابوجعفر طوسی روایت میکند از
کسیکہ ادعاے صحبت امام وروایت ازان عالیمقام دارد ودیگر یاران امام اورا
تکذیب کردہ اند وگفتہ اند کہ ہیچگاہ باامام ملاقات نکردہ مثل ابن مسکان کہ دعوے
روایت از حضرت صادق دارد ودیگر یاران حضرت صادق اورا تکذیب مینمایند
ونیز ابوجعفر طوسی از ابن المعلم روایت میکند واو از ابن بابویہ صاحب الرقعۃ المزورۃ
فقط جسکو زیادہ ان کتابونکی رجال کا احوال دریافت کرنا منظور ہو تو تحفہ کے باب
چہارم کا مطالعہ کرے مین نے یہ کلام شاہ صاحب کا مختصر لکھدیا ہے کہ تا بصیرت
کلینی وغیرہ کتاب کی رجال کا حال معلوم کرکے فرق درمیان کتب اہل سنت وجماعت

ہدایت السائل مین وہ عمدہ فرمائی ہے کہ قابل مراجعت محقق کے ہے مین نے جو اس مقام کو
دیکھا تو معلوم ہوا کہ غالبًا ایسی عمدہ تحقیق کسی نے نہ لکھی ہوگی اس میرے کلام مین کوئی
حاسد مبالغہ نہ سمجھے مینے مبالغہ نہین لکھا اگر اسکے خلاف کا کسیکو دعوی ہو تو بفحوائے
البینة علی المدعی کے کسی دوسرے کی کتاب کا نشان دیوے کہ فلان کس نے اپنی فلانی
کتاب مین اسطرح کی تحقیق لکھی ہے اب حق شناس کو بعد ملاحظہ اس جواب کے اعتراض
قاریصاحب کا بطلان بخوبی معلوم ہوجاویگا **قولہ** پھر جیسے تم اپنے کتب حدیث کا اعتبار
کرتے ہو روافض بھی کلینی اور تہذیب اور استبصار وغیرہ کا اعتبار کرتے ہین اور تمہارے
کتابونکو غلط بتاتے ہین پھر اگر تقلید مطلق جایز اور شخصی ناجایز ہے تو عمل موافق کتب
احادیث روافض کے بھی جایز یا واجب ہووالا کونسی دلیل آیت یا حدیث سے ثابت ہے
کہ روافض کے حدیثو پر عمل نہین جایز الی قولہ ہوجاوینگے **اقول** اہلسنت والجماعت نے
اس فرق کو بخوبی بیان کر دیا ہے آپ کتب اہل سنت والجماعت کا مثل منہاج
السنة شیخ ابن تیمیہ کے اور تحفہ شاہ عبدالعزیز صاحبکا اور منتہی الکلام مولوی حیدر علی
صاحب کی ملاحظہ فرماوین مختصر طور پر مین عرض کئے دیتا ہون کہ پہلے یہ بات ثابت
کی گئی ہے کہ دار مدار خبر کا اتنی چیزون پر ہے کہ راوی ضابط صادق القول ہو اور
وہ خبر اسی طرح کی ناقلین کے سلسلہ سے قایل تک پہونچ جاوے جب ہم ان شروط
سے کتب روافض کو منطبق کرتے ہین تو بُعد مثل مشرق اور مغرب کے پاتے ہین اول
تو اکثر روایات ان کتب کی متصل السند نہین ہین دوسرے اکثر راوی ان کتابون کے
وضاع کاذب مجہول ہین پس اب ایسے لوگونکی خبر کیسے اعتبار کیجاوے بخلاف کتب
اہلسنت والجماعت کے کہ انکی کتب صحاح مین یہ علتین مفقود ہین اسلئے تصدیق دعوے
کے عبارت تحفہ کی نقل کرتا ہون کہ ناظرین کو حال کلینی اور تہذیب و استبصار
کا بخوبی معلوم ہوجاوے تحفہ مطبوعہ ثمر ہند کے صفحہ ۱۷۳ مین ہے گفتہ اند کہ اخس

مکائد جز یہ تحفہ سے بیان کیے جاتے ہین اور اختصاراً ترجمہ پر کفایت ہوتی ہے تا عوام کو
ظاہر ہو جاوے کہ یہ لوگ سنی رافضی بغرض اغوا سے اہل سنت کے بنے ہوئے ہین **اقول**
انشاء اللہ تعالے وہ مکائد مع شے زائد کے آپکے مذہب پر ہے عائد کیے جاتے ہین تا منصفین پر
واضح ہو جاوے کہ آپ لوگ اغوا سے اہل سنت والجماعت کے فکر مین ہین یا موحدین جناب
آپکے اہل مذہب کو تو بڑے بڑے لوگون نے اہل رائے و مرجیہ وغیرہ ٹھیرایا ہے جیسا آگے گذرا
بہلا آپکی جہوٹی تہمت رفض سے کوئی رافضی بن جاتا ہے فقط **قولہ** ناظران اس تحریر کو اہلسنت
ہو یا سنی شیعہ ہو خیال نہ کرے کہ یہ سب علامات اس فرقہ مین نہین پائے جاتے ہین تم
تو اپنے اوپر ظاہر ہونے نہین دیتے **اقول** اجی حضرت فضل باری سے اس گروہ باشکوہ
مین کوئی کید و علامت شیعہ کی نہین پائی جاتی یہ سب آپکی افترا پردازی و حیلہ سازی
ہے بلکہ کل کید جو آپنے نقل کیے ہین آپکے مذہب مین موجود ہین گو آپلوگ تقیہ کے پردہ مین اپنے
پر ظاہر نہ ہونے دین اور کمال ہوشیاری سے اپنے کو سنی حنفی بنادین **قولہ** دعوی کرتے
ہین کہ ہم اہلسنت ہین بلکہ حنفی ہین جیسے کہتے ہون یا تورید کرتے ہون الخ **اقول**
آپکی طرح بغیر بینہ وبرہان کے دعوی نہین کرتے بلکہ اپنا اہل سنت ہونا دلائل محکمہ سے بیان
کرتے ہین ہم لوگونکی اہلسنت والجماعت ہونے پر تو اہلوگونکی کتابین گواہ ہین کیونکہ جو تعریف آپلوگونے اہل سنت والجماعت
کی لکہی ہے گروہ پر صادق آتی ہو نہ تم مبتدعین پر آج تک کسی متبع سنت نے اپنے کو حنفی نہین کہا بلکہ یہ لوگ اپنے کو محمدی
یا عامل بالحدیث کہتے ہین حنفی شافعی کہنے کو بدعت جانتے ہین **قولہ** اور جو لوگ شاگرد
نو آموز ہین اور انکی کم استعدادی سے تمام مکنون خاطر انکو تعلیم نہین کیا اے **قولہ** استعداد
پائی ویسا ہی بہکایا **اقول** سوائے اتباع قرآن وحدیث کے کسیکو کوئی دوسری بات
نہین تعلیم ہوتی یہ سب آپکا خیال خام یا افترا محض ہے یہ سب آپکے اہل مذہب کا ہی
کام ہے کہ پہلے فقط یہی تعلیم کرتے ہین کہ رفع الیدین آمین سنت کے کرنے سے آدمی
مغوی ہو جاتا ہے پہر یہ تعلیم ہوتی ہے کہ سنت پر عمل کرنا درست نہین ہے امام صاحب کے

دروافض کے سمجھ جاوین کہ روافض کے کتب بباعث نہ صحیح ہونے انکے روایات کے مقبول نہیں ہین چونکہ پہلے مین قرآن حدیث سے یہ ثابت کرچکا ہون کہ خبر عادل فقط کی قابل عمل کے ہے تو اسی دلیل سے کتب اہل سنت والجماعت پر عمل کرنا واجب ہے اور روافض کے حدیثون پر عمل جائز نہیں جب روافض کے کتب پر عمل درست نہ ہوا تو ہرگز کوئی رافضی نہیں ہوجاویگا **قولہ** عقلا کو غور کرنا چاہیے کہ یہ کیسا بڑا کید ہے یہی مذہب اہل سنت وشریعت محمدیہ کے واسطے الی قولہ جدا رہنا چاہیے **اقول** موحدین نے کوئی کید بر یہی فساد کے لیے نہین نکالا فقط قرآن وحدیث کے دعوت لوگونکو کرتے ہین اور رسوم بد کی مناہی دعوت قرآن وحدیث کو کید سمجھنا یہ آپکے سمجھ کی خوبی ہے باقی رہا ملنا یا نہ ملنا سو آپ جیسے متعصبین سے ملتے ہوے یہ لوگ خود شرماتے ہین ہان تبلیغ ایک دفعہ ضرور کرینگے گو آپ مانین یا نہ مانین **قولہ** تحفہ مین باب مکائد مین لکھا ہے کہ یہ لوگ کسطرح مکائد کلی وجزی کو واسطے اغواے اہل سنت کے استعمال کررہے ہین الی قولہ شیعہ کا ہے **اقول** جناب کی تہمت صریح ہے اہل حدیث کا مذہب حیلہ کید سے مبرا ہے

شعر ما اہل حدیث ایم دغا را نشناسیم + صد شکر کہ در مذہب ما حیلہ وفن نیست + بخلاف حضرات حنفیہ کے کہ ہر کتاب مین کتاب الحیل مقرر ہے کسی حیلہ سے زکوۃ کو ساقط کیا جاتا ہے کسی حیلہ سے شفع وغیرہ اپنے مذہب کی کتب کے طرف رجوع فرماوین کہ یہ حیل جو آپکے مذہب کے کتب مین مذکور ہین شیعہ کا کام نہیں تو کسکا ہے **قولہ** بزرگان دین صحابہ وائمہ حدیث وسالوک کو وعلمائے نامدار کو غیر مقلد کہتے ہین **اقول** آپکو اللہ کی قسم سچ بتائے حضرت ابوبکر صدیق رض وعمر فاروق وغیرہ صحابہ ائمہ اربعہ مین سے کیسکے مقلد تھے جناب من یہ کام مقلدین کا ہے کہ جسکو چاہے بے سوچے سمجھے کسیکا مقلد بنایا جیسے مولوی عبدالحی کہ نواب والاجاہ کو جنکا متبع سنت ہونا اظہر من الشمس ہے مقلد شیخ ابن تیمیہ کا بتاتے ہین اور خود تقلید جامد شیخ ابن الہمام وعینی کے جنہون نے مذہب حنفی کے ثبوت کا ٹھیکہ لیا ہوا ہے کرتے ہین **قولہ** چند

کہتے ہین کہ اہلسنت کے نزدیک جو چیز اللہ پر واجب ہے اللہ تعالی اسکو یون ہی چھوڑ دیتا ہے اور یہ کام لایق الوہیت کے ہین وہ نہین کرتا یہ طعن افترا محض ہے یہ کید تحفہ مطبوعہ ثمر ہند کے صفحہ ۴۴ مین ہے **فایدہ** اسیطرح سے حنفیہ اہل حدیث کو تہمت دیتے ہین کہ اہل حدیث کے نزدیک خدا کا جھوٹھ بولنا ممکن ہے اور انبیا تبلیغ احکام مین بھول چوک کرتے ہین جیساکہ صاحب جامع الشواہد نے لکھا ہے اور یہ اکثر علماء حنفیہ کی مواہیر ہین اسیطرح مولوی عبدالحی لکھنوی نے جناب نواب صاحب امیر الملک پر تہمت لگائی ہے کہ نواب صاحب شیخ ابن تیمیہ وغیرہ کی تقلید کرتے ہین حالانکہ جناب نواب صاحب راد تقلید ہین اور شیخ ابن تیمیہ وغیرہ کا بہت سے مسائل مین خلاف کیا ہے اور خود یہ حضرت لکھنوی تقلید شیخ ابن الہمام کی کرتے ہین **کید دوم** علماء انکے نے بہت سی کتابین اور رسائل بنائے ہین محض واسطے مطاعن اہل سنت کے اور برائی مین بزرگون اہل سنت کے یہ کید اسی کتاب کی صفحہ ۵۹ مین ہے **فائدہ** اسیطرح حضرات حنفیہ نے بہت سے کتابین اور رسائل اہل حدیث کی طعن کے لئے لکھی ہین چنانچہ مولوی عبدالحی نے رسالہ تذکرۃ الراشد و ابراز الغی وغیرہ کتابین لکھکر خاتمۃ المحدثین نواب الاجاہ پر اور مجتہد یمانی قاضی شوکانی پر اور نصرۃ المجتہدین میں جناب مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب اور جناب نواب الاجاہ پر اور بہت سے محدثین پر طعن کیے ہین ایسے ہی اور علماء حنفیہ نے بھی جیسے قاری عبدالرحمن و محمد شاہ پنجابی و ارشاد حسین رام پوری و وکیل احمد وغیرہ نے بھی بہت سی کتابین لکھی ہین الحمد للہ کہ اکثر یہ کتابین مردود ہو چکی ہین اور رد انکے شایع ہو گئے ہین جیسے تبصرۃ الناقد وغیرہ **کید سوم** عوام کو فریب دیتے ہین ساتھ روایت کرنے ان احادیث کے جو دلالت کرتی ہین کفایت پر محبت جناب امیر المومنین اور انکے اولاد کے درباره نجات کے عذاب آخرت سے یہ کید بھی صفحہ ۵۹ مین ہے **فایدہ** اسیطرح سے حضرات حنفیہ عوام کو بہکاتے ہین کہ درمختار مین صاف لکھا ہے کہ جو امام ابوحنیفہ کا مقلد ہوگا وہ بخشا جاویگا چنانچہ امام ابوحنیفہ نے اللہ سے اس امر کی دعا کی اور اللہ نے انکی دعا کو قبول کیا غایۃ الاوطار ترجمہ اردو درمختار مطبوعہ مطبع صدیقی جلد اول کے صفحہ ۱۵

سب سے افضل جاننا چاہیے اور عدم قراۃ فاتحہ جس سے نماز کا بطلان حدیث بخاری سے ثابت ہے احادیث موضوعہ ضعیفہ سے فتوی سنایا جاتا ہے پھر متشابہات کا تکرار بنایا جاتا ہے کہ ید کے معنی قدرت کے ہین استوا کے استیلاء کے بعد ازین اور اعتقاد باطل مثل ایمان گھٹتا بڑہتا نہین تقلید شخصی واجب ہے نعوذ باللہ من ہذا المذہب السخیف قولہ کوئی عمل بالحدیث کی پیروی مین پورا مغوی ہو گیا اسے تو لا آگے نہ چلا اقول عمل بالحدیث پر اغوا ہر کا حکم کرنا آپکے رافضی ہونیکے لئے تو یہی دلیل کافی ہے کبرت کلمۃ تخرج من افواہھم ان یقولون الا کذبا قولہ ورعمل قران حدیث پر خدائے تعالے نے نصیب اہل سنت کے کیا ہے انشاء اللہ تعالی قیامت تک رہیگا اقول کلمۃ حق ارید بہا الباطل بیشک عمل قرآن وحدیث پر قیامت تک نصیب متبعین سنت کے ہوگا اور یہی گروہ باشکوہ منصورین بموجب فرمان عالیشان رسول ثقلین کے قیامت تک باقی رہیگا واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون قولہ اب ترجمہ مکاید روافض کا سنو جسکو مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی نے مکاید روافض مین لکھا ہے کہ بذریعہ ان مکاید کے اہلسنت کو رافضی بناتے ہین بعد ملاحظہ ان مکائد کے ہر منصف کو اس فرقہ کے رافضی ہونے مین شک نہ ہوگا اقول یہ سب آپکے بہتان سازی ہے کوئی کید ان مکاید سے اہلسنت والجماعت مین نہین پایا جاتا یہ سب مکاید مسطورہ جناب کے ہی کتب مین موجود ہین چونکہ قاریصاحب نے بارہ مکاید اپنے بوجہ مین اہلسنت والجماعۃ مین ثابت کئے ہین مین سولہ کید انکے معتبر کتابون سے لکھتا ہون کہ بعد ملاحظہ ان کیدون کے ہر منصف کو اس فرقہ کے رافضی ہونے مین کچھ شک نہ رہیگا بلکہ ان کل مکائد قاریصاحب کو ان شاء اللہ تعالی انہین پر عائد کیا جاویگا شاہصاحب نے تحفہ مین مکاید کو زبان فارسی مین لکھا ہے بیان واسطے فہم عوام کے فقط انکے ترجمہ پر کفایت ہوتے ہے اور صفحہ کا نشان دیا جاتا ہے جسکو کچھ ترجمہ مین شک ہو وہ اصل سے ترجمہ کو منطبق کر لیوے کید اول شیعہ

بیبسھا پاکی زمین کی خشک ہونا اسکا ہے - حافظ ابن حجر نے تخریج مین فرمایا ہے لم ار ہ
مرفوعا یعنی یہ مرفوع نہین یہ عبارت اسی تخریج کے صفحہ ۴۸ مین ہے جناب نواب
امیر الملک رئیس المحققین نے مسک الختام کے جلد اول کے صفحہ ۲۰ مین اس حدیث کی تحقیق
مین فرمایا ہے گویم دلیل حنفیہ در تطہیر ارض بشمس و ریح این حدیث است ذکاۃ الارض
بیبسھا ذکرہ ابن ابی شیبۃ ولیکن جواب دادہ اند از ان کہ این حدیث موقوف است
بر محمد بن علی باقر و نیست از کلام آنحضرت فقط کید پنجم قران کے کلمات موافق خواہش
اپنے کے بغیر دلالت لغوی اور عرفی کے تفسیر کرتے ہین یہ کید تحفہ کے صفحہ ۴۲ مین ہے
ف اسیطرح سے علماء حنفیہ بہت سے آیات کی تفسیر اپنے خواہش کے موافق کرتے ہین
چنانچہ آیت فاسئلوا اھل الذکر وغیرہ سے وجوب تقلید کا حکم لگاتے ہین اور اذا
قری القران فاستمعوا لہ سے عدم قراءۃ فاتحہ خلف امام کا فتوی سناتے ہین اور ادعوا
ربکم تضرعا و خفیہ سے ممانعت جہر بالتامین کے بتانے ہین اسیطرح کے اور بہت سے آیات ہین
کہ اگر کل لکھے جاوین تو ایک دفتر ہو فقط اسی قدر پر کفایت کی گئی کید ششم کہتے
ہین کہ اہل سنت دشمن اہلبیت کے ہین اور بعضے نادانون سے حکایتین جو موید اس نسبت
کے ہین نقل کرتے ہین پس جاہل بمجرد سننے اس کلمہ وحشت ناک کے اپنی جگہہ پر نہین
رہتا مذہب اہل سنت سے بیزار ہوتا ہے یہ کید تحفہ کے صفحہ ۴۹ مین ہے ف
اسی طرح علماء حنفیہ عوام کو بہکاتے ہین کہ یہ عامل بالحدیث ائمہ اربعہ سے دشمنی
رکہتے ہین اور انکو برا بھلا کہتے ہین بعض نادانون کے حکایتین سند کے لیے پیش کرتے
ہین جب یہ باتین جاہل سنتا ہے تو عامل بالحدیث سے بیزار ہوجاتا ہے حالانکہ علماء
موحدین نے تصریح کی ہے کہ جو شخص ائمہ اربعہ یا محدثین کو برا کہے اور سب و شتم سے
یاد کرے وہ فاسق ہے چنانچہ فتوی مولانا محمد نذیر حسین صاحب کا مشہور معروف
ہے کید ہفتم کہتے ہین مذہب شیعہ کا زیادہ مستحق ہے ساتھ اتباع کے کیونکہ

مین ہے واسطے سمجھنے عوام کے اصل عبارت کو مع ترجمہ کے نقل کرتا ہون قد غفرنا
لك ولمن اتبعك ممن كان على مذهبك الى يوم القيامة ترجمہ یعنے
آسمان سے ایک پکارنے والے نے پکارا کہ مقرر ہے تجھکو بخشا اور اسکو بخشا جو تیرا تابع ہوا ان لوگون سے
جو تیرے مذہب پر رہین قیامت کے دن تک انتہے ناظرین حضرات حنفیہ کے دلیری پر خیال
کرین کہ صحابہ کرام رض کو تو اللہ نے یہ کبھی بات نہ فرمائی امام صاحب کو یہ بات اللہ نے فرمادی
اسیواسطے بہت سے حنفی تارک صلوۃ وناچ رنگ گور پرستی پیر پرستی مین معروف ہین
اکثر شیعہ سے بہی ان باتون مین فائق ہین کید چہارم حدیثین مرفوعہ اپنے مذہب کے
موافق رسول اللہ صلعم پر بنا لیتے ہین اور اوسکا رواج دیتے ہین یہ کید اسی کتاب کے
صفحہ ۲۶ مین ہے ف اسیطرح سے بہت سی احادیث حضرات حنفیہ نے اپنے مذہب
کے تائید کے لیے بنائی ہین اور انکے کتابون مین موجود ہین چنانچہ صاحب ہدایہ
نے اس قسم کی حدیثین اپنی کتاب مین تائید مذہب کے لیے بہت سے لکھی ہین
تین حدیثین واسطے نمونہ کے لکھے دیتا ہون ہدایہ کی کتاب الطہارت مین ہے
حدیث اول روی ان النبي صلے الله عليه وسلم كان عند فقد السواك
يعالج بالاصبع ترجمہ روایت کی گئی ہے کہ تحقیق نبی صلعم ملتے تھے ساتھ انگشت کے وقت
گم ہونے مسواک کے حافظ ابن حجر نے اسکی تخریج مین فرمایا ہے لم اجده من فعله
یعنی نہین پاتا ہون مین آپکے فعل سے یہ عبارت درایہ فی تخریج احادیث الہدایہ
مطبوعہ مطبع فاروقی کے صفحہ ۵ مین ہے حدیث دوم ان النبي صلے الله عليه
وسلم قاء فلم يتوضأ ترجمہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے قے کی اور وضو نہ کیا حافظ
ابن حجر نے تخریج ہدایہ مین فرمایا ہے لم اجده یعنی نہین پاتا ہون مین کسیجگہ مین
اس حدیث کو یہ عبارت درایہ فی تخریج احادیث ہدایہ مطبوعہ مطبع فاروقی کے
صفحہ ۱۱ مین ہے حدیث سوم ہدایہ کے باب الانجاس مین ہے ذکاة الارض

اور خیانت نقل مین کی ہے نیز ترجمہ ابو یوسف مین اور امام ابو حنیفہ وغیرہ مین جیساکہ
انشاء اللہ خاتمہ مین معلوم ہوگا نیز محمد شاہ پنجابی وارشاد حسین وغیرہ علماء حنفیہ نے
بہی بہت خیانتین نقل روایات مین کی ہین ہدایت القلوب و اختیار الحق کا مطالعہ کر
سے انکی خیانت کا حال معلوم ہو سکتا ہے کید دہم ایک کتاب فضائل مین خلفا
اربعہ کے لکہتے ہین اور اسمین حدیثین صحیحہ اہل سنت والجماعت کی سنن اور مسندون
اور معاجم اور اجزاء انکے سے لاتے ہین اور جب نوبت فضائل امیر المومنین کی پہونچتی
ہے تو ضمن مین اسکے ایسے چیز جو حقیقین خلفاء ثلاثہ کے موجب جرح کے ہوتی ہے بناکر
یا کتب امامیہ سے لاکر داخل کرتے ہین یہ کید بہی تحفہ کے صفحہ ۱۹ مین ہے **ف**
اسی طرح سے انکے بہت سے علماء نے کتابین درباب مناقب ائمہ اربعہ کے لکھی
جب نوبت امام ابو حنیفہ کے مناقب کی پہونچی تو انکی ایسی تعریفین لکھین جس سے
باقی ائمہ کی حقارت ہوئی جیسے امام شافعی جب امام ابو حنیفہ کے قبر پر گئے تو
فجر کی نماز مین دعا قنوت کو ترک کیا رفع الیدین نہین کیا اور بہت سی باتین ہین
ناظرین انکی کتب کی طرف توجہ کرین کید یازدہم ایک دو بیت اشعار کہ اہل
سنیونمین الحاق کرتے ہین ساتہ ایسے مضمون کے جو صریح ہو تشنیع مین اور
مخالف مذہب اہلسنت کے یہ کید تحفہ کے صفحہ ۲ مین ہے **ف** اسیطرح سے
مولوی عبد الحی لکھنوی نے ان اشعار جنکو صاحب درمختار نے امام ابن مبارک
کے نام سے بناکر درمختار مین لکھا تہا مقدمہ شرح وقایہ مین امام ابو حنیفہ کی
تعریف مین لکہا ہے اور ان اشعار کے ایسے مضمون ہین جن سے کل ائمہ پر لعنت نکلتی ہے چنانچہ ایک
شعر اسکا مین نقل کرتا ہون فلعنۃ ربنا اعداد رمل ٭ علے من رد قول ابی حنیفہ
ترجمہ لعنت ہے ہمارے رب کی بقدر شمار ریت کے اسپر جو قول ابو حنیفہ کو رد کرے
اس شعر سے معاذ اللہ ملعون ہونا جملہ ائمہ کا جنہون نے قول ابو حنیفہ کو رد کیا ہے

یہ لوگ تابع اہل بیت کے ہین اور اہلبیت کی شان مین اللہ پاک نے ارشاد فرمایا ہے
سوائے اسکے نہین کہ اللہ ارادہ کرتا ہے تو کہ لیجاوے تمسے پلید یکو اسے اہلبیت اور
پاک کرے تمکو پاک کرنا یہ کید تحفہ کے صفحہ ۷۵ مین ہے ف اسیطرحسے حضرات حنفیہ
بھی فرماتے ہین کہ امام ابو حنیفہ کی تقلید کرنی چاہیے کیونکہ سب ائمہ سے افضل ہین
اللہ نے انکو بخشدیا ہے اور جو انکے مذہب پر قیامت تک ہوگا انکو بھی بخشدیا ہے
عبارت درمختار کے اوپر گذر چکی ہے کید ہشتم ایک جماعت کثیر علما انکی نے سعی
بہت کی ہے کتب اہل سنت مین خصوصًا تفاسیر او سیر کہ زیادہ استعمال مین علما ر
وطلبہ کے نہین ہوتین اور بعض کتابین حدیث کی جو شہرت نہین رکھتین اور نسخے انکے
متعدد ہاتھ مین نہین آتے بہت سی جھوٹی باتین جو موید مذہب شیعہ اور مبطل مذہب
سنیون کے ہین الحاق کرتے ہین یہ کید تحفہ کے صفحہ ۷۹ مین ہے ف بعینہ یہ طریقہ
حنفیہ کا ہے کہ انکے بہت سے علمار نے بہت سی جھوٹی جھوٹی باتین اپنے مذہب کے
تائید کے لیے بنا کر بعض کتب مین داخل کردے ہین چنانچہ خوارزمی نے اپنے مسند مین
جو بنام مسند ابو حنیفہ کے معروف ہے ایسا ہی کام کیا ہے امام ابو حنیفہ کی تعریف
مین فهو سراج امتی وغیرہ حدیثین موضوع درج کردی ہین نیز کاتب الحروف نے
ایک نسخہ بخاری کا قلمی غازی پور مین دیکھا اور وہ نسخہ مولوی امانت اللہ حنفی کے
ہیا نکا تھا اسمین حدیث ترمذی عبد اللہ بن مسعود کے درباب عدم الرفع کے سند بھی
بعض لوگونکے سامنے بھی اسکو پیش کرتے تھے کہ بخاری مین حدیث عدم الرفع کی موجود
ہے کید نہم خیانت نقل کو کام مین لاتے ہین یعنی نقل مین خیانت کرتے ہین یہ کید تحفہ
کے صفحہ ۷۹ مین ہے ف علے ہذا القیاس علمار حنفیہ بھی خیانت نقل مین کرتے
ہین چنانچہ مولوی عبد الحی لکھنوی نے موطا امام محمد کے مقدمہ مین جہان امام محمد کا
ترجمہ لکھا ہے وہان لسان المیزان کی عبارت کی نقل مین بہت تحریف کو راہ دی ہے

غایۃ الاوطار مطبوعہ مطبع صدیقی کے صفحہ ۱۶ مین ہے وعنہ علیہ الصلواۃ والسلام
ان سائر الانبیا یفتخرون بی وانا افتخر بابی حنیفۃ من احبہ فقد احبنی
ومن ابغضہ فقد بغضنی ترجمہ اور نبی علیہ الصلواۃ والسلام سے روایت
ہے کہ مقرر تمام نبی میرے سبب سے فخر کرینگے اور مین فخر کرونگا باعث ابوحنیفہ کے
جسنے اسکو دوست رکھا مقرر اسنے مجھکو دوست رکھا اور جسنے اسکو دشمن رکھا اسنے
مجھکو دشمن رکھا اور حدیثین بھی اسی صفحہ مین ہین ف ماجرا یہ ہے کہ ان احادیث کے موضوع
ہونیکا خود ہی حنفیہ نے اقرار کیا ہے چنانچہ شامی نے حاشیہ درمختار مین ملا علی قاری
نے موضوعات کبیر مین اور قاسم وغیرہ نے بھی کید یا نز دہم افترا کرتے ہین اہلسنت
پر کہ وہ کہتے ہین کہ کوئی آدمی سنی نہین ہوتا جبتک اسکے دلمین مقدار بعضیہ بطا یا مرغی
کے بغض حضرت علی رض کا جگہ نہ پکڑے یہ کید تحفہ کے صفحہ ۹۶ مین ہے ف اسیطرح سے
یہ حضرات حنفیہ عاملین سنت کی نسبت کہتے ہین کہ ادمی عامل بالحدیث نہین ہوتا
جبتک اسکے دلمین بغض امام ابوحنیفہ کا نہ ہوے یہ انکا افترا محض ہے کید
شانزدہم بہت سی حکایتین اور روایتین بناکر ایسے شایع کرتے ہین جو دال
حقیت مذہب انکے کی اور مبطل مذہب اہل سنت والجماعت کے ہون یہ کید
تحفہ کے صفحہ ۱۰۱ مین ہے ف ایسی بہت سی حکایتین حضرات حنفیہ نے امام صاحب
کی تعریف مین بنا رکہی ہین غایۃ الاوطار کے صفحہ ۱۶ مین ہے کہ حضرت عیسے علیہ السلام امام ابوحنیفہ
کے مذہب پر حکم کرینگے اور امام مہدی بہی انہین کے مذہب پر حکم کرینگے اور امام ابوحنیفہ
نے عشا کے وضو سے چالیس برس صبح کی نماز پڑہی اور بہت سی حکایات ہین
جنمینسے مختصر طور پر یہ سولہ کید اپنی ترتیب کے موافق لکھے ہین ۔ گو تحفہ مین ترتیب اسکے
عکس ہے مگر حوالہ صفحہ کا دیا گیا ہے تحفہ کا کوئی ایسا کید نہین کہ حنفیون مین نہ پایا جاتا
ہو ناظرین اسی پر باقی کو قیاس کرین جب سولہ مکاید کے نقل سے فراغت حاصل ہوئی تو

نکالتا ہے خصوصًا امام شافعی و امام مالک و امام احمد بن محمد بن حنبل کا اسکا بہی کچھ مضائقہ نہین اسلیئے کہ علامت رفض یہ ہے کہ پچھلی امت اگلی امت پر لعنت کرے غضب تو یہ ہے کہ امام محمد اور ابو یوسف بہی اسکے مصداق ٹھرتے ہین ؎ برین عقل و دانش بباید گریست * کہ خود گفتۂ و خود ندانند کہ چیست * اللہ بچاوے مسلمانونکو ایسے افتراون سے کید دوازدہم بعضے علمار انکے کتاب تصنیف کرتے ہین اور اسکو ایمہ طاہرین مین سے ایک کے طرف نسبت کرتے ہین اور شروع کتاب مین اقوال صحیح اور روایات معتبرہ اس امام کے لاتے ہین تا ناظرین کو اعتقاد صحت اسکا پیدا ہوے اور درمیان مین کتاب کے روایات موضوعہ موافق مدعا کے لاتے ہین یہ کید تحفہ کے صفحہ ۱۹ مین ہے ف ایسے ہی بعض علمار حنفیہ کا شیوہ ہے چنانچہ خوارزمی نے ایک مسند تالیف کر کے نام سے ابو حنیفہ کے لگادی جو مسند ابو حنیفہ سے معروف ہے شاہ عبد العزیز صاحب نے بستان المحدثین مین مفصل ذکر اسکا لکہا ہے اس مسند مین ہر قسم کی روایات مندرج ہین از انجملہ امام صاحب کی تعریف مین موضوع حدیثین بھی لکھی ہین کید سیزدہم بعض علمار انکے ایک ایسی دعا بناتے ہین لعن طعن مین خلفا ثلاثہ کے اور اس دعا کو نسبت امیر المومنین کے طرف کرتے ہین یہ بھی اسی صفحہ مین ہے ف حضرات حنفیہ نے اس سے بڑہ کر کام کیا ہے کہ ایک حدیث امام شافعی کی مذمت مین بنالی ہے فوائد مجموعہ فی احادیث الموضوعہ کے صفحہ ۱۵۳ مین اس حدیث کو لکھکر موضوع کیا ہے حیث قال یکون فی امتی رجل یقال له محمد بن ادریس اضر علی امتی من ابلیس ترجمہ ہوگا میری امت مین ایک آدمی جو کہا جاویگا اسکو محمد بن ادریس کا زیادہ مضرت ہوگا میری امت پر شیطان سے حضرات حنفیہ کے دلیری پر خیال کرنا چاہیے کید چہاردہم یہ کہ حقمین امیر المومنین کے کلمات غلو آمیز روایت کرتے ہین چنانچہ یہ کید تحفہ کے صفحہ ۱۹ مین ہے ف اسی طرح سے حضرات حنفیہ نے بہت سی احادیث موضوعہ کو امام ابو حنیفہ کے حق مین روایت کیا ہے چنانچہ درمختار مین موجود ہین

زمانہ مین مولوی عبدالحی لکھنوی نے بہی اس کید کو اختیار کیا ہے کہ بعض اپنی تالیفات
مین جو جامع اکثر خرافات بے معنی کے ہین چند مسائل کو موافق اہل حدیث کے لکہدیا
ہے کہ اہل حدیث مجھکو بھی خوش عقیدہ تصور کرین اس آڑ مین بہت سے اپنے راز
نہانیکو عوام مین شایع کر دیا ہے جیسے موطا امام محمد کو موطا امام مالک پر ترجیح دیہی ہے
اور امام صاحب ہزار رکعت ایک رات مین پڑہتے تھے اور چالیس برس عشا کے وضو سے
صبح کی نماز پڑہی وغیر ذلک خیر وہ پڑہتے ہون عبدالحی صاحب نے کبہی اس فعل امام صاحب کے
تقلید نہین کی اس عبادت کی عوض رد کرنا اہل حق پر اختیار کیا ہے خرافات حنفیہ کا
جمع کرنا علم سمجھتا ہے انا للہ **قولہ** اسی طرح سے سید نذیر حسین صاحب و حفیظ اللہ خانصاحب
کبہی کبہی مسئلہ پوچھنیکو یا کوئی لفظ جلالین کا پوچھنیکو جاتے تھے خدمت مین جناب مولانا
اسحق صاحب قدس سرہ کے اور بوقت ہجرت میانصاحب کے ایک ایک حدیث پانچ چھہ
کتابون کے میانصاحبکو سنا کر ایک پرچہ بطور سند کے لے لیا الی قولہ اب محدث بن بیٹھے
اقول واہ جناب اس آپکے افترا اور کید مذکورۂ بالا سے کیا مناسبت کیونکہ آپکے
کید کا ماحصل تو یہ ہے کہ بعض شیعہ نے اہل حدیث بنکر اپنی کتب مین چند حدیثین ملا دین
مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب و حفیظ اللہ خانصاحب نے کب ایسا کام کیا ہے کہ حنفی بنکر
کچہ حنفیونکی کتب مین ملا دیا آپکے اس افترا کا یہ حاصل ہے کہ مولوی اسحاق صاحب کے
زمانہ مین سید محمد نذیر حسین صاحب و حفیظ اللہ خانصاحب عامل بالحدیث نہ تہی بعد اسکے
عامل بالحدیث ہو گئے سچ ہے جو اہل حدیث کا مقابلہ کرتا ہے اللہ تعالی اسکے عقل کو سلب
کر لیتا ہے جو کچہ اپنے مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کے حق مین ژاژ گوئی کی ہے
سب بیجا افترا ہے یہ بات دہلی مین مشہور معروف ہے کہ مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب
اکثر مولانا مولوی اسحق صاحب کی خدمت مین رہتے تھے بخلاف آپکے کہ خدا جانے
کہان باندے مین مارے مارے پہرتے تہے یہ جو اپنے فرمایا ہے کہ ایک ایک حدیث

مکائد منقولہ قاریصاحب کی طرف توجہ کی جاتی ہے **قولہ** کید دہم یہ ہے کہ روافض کہتے ہین کہ اہلسنت اپنے تئین شارع جانتے ہین اور دین مین اس چیز کو جسکی خدا نے اجازت نہین دی ہے مشروع اور داخل کرتے ہین الی قولہ اخر الجواب **اقول** معلوم نہین کہ اس کید سے قاریصاحب کا کیا مطلب ہی جیسے اور کیدون مین بہتان سازی و افترا پردازی کی ہے اسمین نہین کی اب مین اس کید کا مطلب بیان کرتا ہون گوش ہوش سے سنین یہ کید بھی حضرات حنفیہ پر عائد ہوتا ہے کیونکہ حضرات حنفیہ موحدین کو یہی کہتے ہین کہ یہ لوگ اپنے کو شارع جانتے ہین اور احادیث بناتے ہین اور موضوعہ ومنسوخہ پر عمل کرتے ہین جیساکہ قاریصاحب نے صفحہ مین فرمایا ہے حالانکہ اہل حدیث متبع قران وحدیث ہین بخلاف حنفیہ کے کہ کبھی قران وحدیث کا نام ہی نہین لیتے جسنے فتاوی عالمگیری وقاضی خان وسراجیہ کو دیکھا ہے وہ خوب جانتا ہے کہ ان کل کتابون مین یہی مذکور ہے کہ اس مسئلہ مین امام صاحب نے یون فرمایا اور فلان مین یہہ حکم لگایا حتی کہ حلال وحرام کا حکم بہی انہین کے اقوال سے اخذ کیتے ہین **قولہ** کید سولہوین یہ ہے کہ ایک جماعت انکے علما کی نے اپنے تئین محدثین اہل سنت سے ظاہر کیا اور علم حدیث مین مشغول ہوے الی اخر الکید **اقول** یہ کید بھی علماء حنفیہ پر صادق آتا ہے علماء حنفیہ نے ایسا ہی کیا ہے کہ پہلے اپنے کو زمرہ اہل حدیث مین داخل کیا اور کتب حدیث کے تالیف مین مصروف ہوے جب لوگونکو انکا حسن اعتقاد ہوگیا تو بہت سے موضوعات حدیثین اپنے مذہب کے موافق اپنی تالیفات مین داخل کردین جیسے خوارزمی وطحاوی وغیرہ نے کیا حضرت خوارزمی نے تو بہت سے احادیث موضوعہ اپنی مسند مین داخل کردی ہین جیسے فھو سراج امتی اور مناظرہ امام صاحب واوزاعی کا ایسے ہی طحاوی نے معانی الاثار مین امام بیہقی نے طحاوی کے معانی الاثار کی وہ دہجیان اوڑائی ہین کہ حنفی بھی کچھہ یاد کرتے ہونگے مگر افسوس کہ یہ کتاب شائع نہین ہوی نام اس کتاب کا معرفہ ہے اور ہمارے

توضیح وغیرہ کتب مین احادیث موضوعہ ضعیفہ ہین ایسے ہی در مختار وغیرہ مین ہدایہ کے
تین حدیث موضوع اوپر مذکور ہوئین نور الانوار وغیر کتب اصول مین ہے اذا روی
عنی حدیث فاعرضوہ علے کتاب اللہ فان وافقہ فاقبلوہ وان خالفہ فردوہ
ترجمہ جب روایت کی جاوے مجھسے حدیث تو اسکو کتاب اللہ پر پیش کرو پس اگر موافق
ہو اوسکے پس قبول کرو اسکو اور اگر مخالف ہو اوسکے تو رد کرو اسکو یہ حدیث باتفاق
محدثین کے موضوع ہے اور جملہ کتب اصول حنفیون مین مذکور ہے اور ان کتب پر انکا عمل ہے
ایسے ہی در مختار مین حدیث فهو سراج امتی یعنی ابو حنیفہ چراغ میری امت کے ہین جو
اوپر مذکور ہوئی باتفاق محدثین کے موضوع ہے اب بتلائے عمل کرنا موضوع پر کسکا ٹھہرا
اس گروہ باشکوہ کا یا آپ لوگونکا ایسے ہی حلت خمر کی باتفاق محدثین و فقہا کی منسوخ
ہے علمار حنفیہ کے نزدیک سوائے چار شرابون کے باقی سب حلال ہین چنانچہ ہدایہ مطبع
مصطفائی جلد دوم کے صفحہ ۴۷۹ مین ہے اب جناب قاریصاحب انصاف فرمادین
کہ رافضی بنانیکی سڑک کسنے نکالی اور روح عبداللہ بن سبا کی خوش ہو کر کسپر آفرین کہتی
ہے قولہ اور غلط اپنے تئین میانصاحب کا شاگرد کہکر خلق کو بہکاتے ہین میانصاحب
تو ان لوگون کو ضال و مضل کہتے تھے انکی امامت جائز نہین کہتے تھے الخ اقول
آپکے قول مین تناقض ہے کیونکہ پہلے آپ فرماچکے ہین کہ پانچ چھ کتابونکی میانصاحبکو
سناکر ایک پرچہ بطور سند کے لکھوالیا ہے اس آپکی عبارت سے مولانا کا تلمیذ مولوی
محمد اسحٰق کا ہونا معلوم ہوتا ہے کیونکہ تلمذ کلی مشکک ہے کسیمین کم کسی مین زائد اب
بیان اگر آپ تلمذ کا انکار کرتے ہین هل هذا الا اجتماع النقیضین فی کلام
یہ جو آپ فرماتے ہین کہ مولانا مولوی محمد اسحاق ان لوگونکو ضال مضل کہتے تھے اور اس
کلمہ کا چند جگہ آپ نے اعادہ فرمایا ہے اور جامع الشواہد کے آخر مین بھی اسکو لکھکر
اسپر اپنی مہر کو ثبت فرمایا ہے یہ سب آپکا مولانا محمد اسحاق پر افترا ہے مجھکو بسند ثقات

پانچ چھ کتب کے سنا کر پرچہ سند کا لکھا لیا ہے محض دروغ بے فروغ ہے سند جناب مولانا
سید محمد نذیر حسین صاحب کے پاس موجود ہے اسمین صاف یہ لکھا ہوا ہے قراء علیّ قلیلاً
وسمع منی کثیراً اور جامع صغیر کی سند مین لکھا ہے قرء علی کلہ یعنی پڑھا مجھپر کل اسکا اور
یہ قصہ جو قطب صاحب کا آپ نے نقل کیا ہے یہ سب جھوٹھ اور اپکا بہتان ہے ہم پہلے مقدمہ
مین بخوبی ثابت کر چکے ہین کہ آپنے کچھ مولانا مولوی محمد اسحق صاحب سے نہین پڑھا پہلے
اپنا تلمذ تو ثابت کر لو یہ اپکا قول کہ میانصاحب کے زمانہ مین اپنے تئین حنفی مذہب جتاتے
رہتے پہر محدث بن بیٹھے اسمین اعتراض کی جگہہ نہین کیونکہ اس زمانہ مین جناب ممدوح کو وہی
تحقیق تہی پہر جب توغل علم حدیث کے طرف زائد کیا اور معلوم ہوا کہ طریقہ انیقہ اہل حدیث
کا ہی ٹہیک ہے اور مذہب حنفی اکثر مخالف حدیث کے ہے تو بقاعدہ محققین کے مذہب حنفی
کو ترک کر کے طریقہ اہل حدیث کا اختیار کیا صحابہ تابعین رہ نے ایسا بہت کیا ہے اور
مجتہدین اربعہ سے بھی اس قسم کی روایات بہت سی پائی جاتی ہین کہ پہلے ایک چیز کو
حرام جانتے تھے پہر مباح فرمانے لگے امام ابو حنیفہ پہلے گہوڑے کے حرمت کی قایل تھے
پہر حلت کے قایل ہوے حضرت ابن عباس رہ پہلے متعہ کے قایل تھے بعد اسکے رجوع
کیا حضرت عمر رہ نے بہت سی باتون مین رجوع فرمایا تفصیل اس اجمال کی جاب المنفعہ
مولفہ جناب رئیس المحققین نواب والاجاہ صدیق حسن خانصاحب بہادر مین موجود
ہے **قولہ** احادیث موضوعہ اور ماولہ اور منسوخہ کو رواج دیکر ایسے ہٹرک رافضی بنانیکے
نکال دی کہ روح عبداللہ بن سبا کی بہی آفرین کہتی ہے **اقول** جملہ اہل حدیث
کے نزدیک موضوع حدیث پر عمل کرنا حرام ہے اور ایسے ہی منسوخ پر بعد وقت معلوم ہونے
ناسخ کے منہج الوصول مولفہ نواب صاحب بہادر مین تفصیل اس امر کی مذکور ہے
یہ سب اپکا دہوکہا ہے یا افترا ہان یہ کہئے آپکے مذہب مین یہ سب باتین موجود ہین
ہدایہ جسپر حنفیت کی چکی پہر رہی ہے اسمین بہت احادیث موضوعہ ہین نور الانوار

ہین لکھین کہ یہ بڑا متعصب اہل سنت سے ہے ہر اس سے روایات اپنے لا مذہبی کی
تائید کی روایت کرتے ہین الخ **اقول** یہ بھی ایک افترا جناب کا ہو کسی اہل حدیث نے
ایسا کام نہین کیا انکو کسی سے روایت کی غرض کیا ہے یہ تو جب دلیل لاتے ہین تو
قرآن و حدیث سے لاتے ہین نہ اقوال رجال سے یہ کام مقلدین کا ہے نہ محققین کا
قولہ کید ۲۷ یہ ہی کہ جھوٹھ مشہور کرتے ہین کہ ایک لونڈی حبشیہ نے مجلس ہارون رشید
مین بحث مذہبی کر کے دلائل سے حقیت مذہب شیعہ کے ثابت کی اور مذہب شیعہ کی بہت
تعریف کی الخ **اقول** اسی طرح سے حضرات حنفیہ جھوٹھ مشہور کرتے ہین کہ فلان محدث
کو فلان جاہل نے بھگا دیا مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کو بمبی کے چند صاحبون نے
یون شکست دی مولوی عبد الحی نے نواب صاحب بہادر پر یون اعتراض کیے یہ سب
کام حنفیونکا اظہر من الشمس ہے حاجت تحریر کی نہین **قولہ** اسیطرح جہال اوباش چند
تقریرین ملمع کی یاد کر کے مانند لشکر جنات کے شہرن اور قریات مین پھرتے ہین بھگاتے
ہوئے اور ہر جگہ یہ کہتے ہین کہ فلان شہر مین ہم گئے کسی نے ہمارا مقابلہ نہ کیا اور اگر کسی مسلمان
سے مقابلہ ہوا تو ذلت اور خواری اوٹھا کر وہان سے بھاگے الخ **اقول** یہ قول جناب کا بالکل
غلط ہے اجتک کسی اہل حدیث نے کسیکو نہین بھگایا ہان یہ لوگ اکثر ادمیونکو دعوت قرآن
حدیث کی طرف دیتے ہین اور طریقہ ما انا علیہ و اصحابی کا بتاتے ہین اور رسوم آبائی سے توبہ
کراتے ہین اور بدعات چھوڑاتے ہین تو اپ صاحب کو اگر طریقہ محمدیہ اہل حدیث کا پسند نہ آوے
تو اپنی قسمت کو روئین کسیکا کیا قصور ہے آپکا فرمانا کہ اگر کسی مسلمان سے مقابلہ ہوگیا تو ذلت
اور خواری اوٹھا کر وہان سے بھاگے محض بے اصل ہے ہمیشہ سے اہل حدیث بسبب فرمان
عالی شان سرور کائنات لا تزال طایفۃ من امتی ظاہرین علی الحق کے غالب رہے ہین
چنانچہ آپ بھی بالی بیت مین اہل حدیث کے مقابلہ سے ڈر کر گھر مین گھسے رہے جبتک میانصاحب شاگرد
وہان رہے گھر سے قدم نہین نکالا اس ذلت کو اب یون موحدین کے سر لگاتے ہین اللہ سے

سے معلوم ہوا ہے کہ مولانا مولوی محمد اسحاق صاحب ان لوگونکو دوست رکھتے تھے تحفۃ الاخوان
کے صفحہ ۱۳۴ و ۱۳۵ مین مولوی عبید اللہ صاحب نے مولوی مظفر حسین صاحب سے جو بڑے
متقی مشہور تھے نقل کیا ہے کہ مولوی محمد اسحاق صاحب موحدین سے محبت رکھتے تھے
اور انسے یہ بھی نقل کیا ہے کہ مینے مولوی محمد اسحاق صاحب سے کہا کہ فلان کہتا ہے کہ ہم اس
حدیث کو مقابل مین قول امام کے نہین مانتے مولوی محمد اسحاق صاحب نے بے تامل فرمایا کہ وہ
شخص کافر ہے ان ثقات کے نقل سے آپکے قول کی تکذیب بخوبی معلوم ہوگئی اگر بالفرض
محال مولوی محمد اسحاق صاحب نے فرمایا بھی تو انکا قول بغیر دلیل کے قابل حجت کے نہین
ہم لوگ مقلد مولانا اسحاق صاحب کے نہین ہین جو انکے ہر بات کو قابل سند کے جانین **قولہ**
کید تیسوان یہ ہے کہ کسی شخص علماء زیدیہ کا یا کوئی عالم شیعہ کا سوائے اثنا عشریہ کے نام
لیوین پہلے پہلے اسکے حالمین بہت مبالغہ کرین کہ وہ اہل سنت سے بڑا متعصب تہا بلکہ بعضے
نے کہا ہے کہ وہ سخت ناصبی تہا پھر اس شخص سے ایسی روایت نقل کرین جس سے بطلان
مذہب اہلسنت کا اور تائید مذہب امامیہ اثنا عشریہ کے ثابت ہوا ہے اخر الکید **اقول**
یہ کید بہی علماء حنفیہ پر صادق آتا ہے کہ پہلے بعض عاملین بالحدیث کے حق مین بہت مبالغہ
کرتے ہین کہ فلان بہت بڑا غیر مقلد تھا پھر اس سے بعض روایات اپنے مذہب کی
تائید کے لئے لاتے ہین جیسے حنفیہ شیخ ابن حزم کے حق مین بڑا مبالغہ کرتے ہین
کہ ابن حزم سخت غیر مقلد تھا پھر اسی سے تصحیح عدم رفع الیدین کے حدیث کی جو عبد اللہ
بن مسعود سے مروی ہے نقل کرتے ہین ایسے ہی مولوی عبد الحی لکھنوی مجدد مذہب
حنفیہ بین نے شیخ ابن تیمیہ کے حق مین پہلے بڑا مبالغہ بیان فرمایا ہے کہ شیخ ابن تیمیہ بہت احادیث
کو تہا حدیث حسن اور صحیح کو بہی ضعیف بتا دیتا تھا پہر اسی ابن تیمیہ سے روایت بیس رکعت
کا ثبوت پیش کرتے ہین اور اسکے کتاب منہاج السنہ سے اکثر جگہ دلیل لاتے ہین
قولہ اسیطرح یہ متقی لوگ جس عالم کو چاہین کسی مذہب کا ہو اسکے پہلے تعریف

غلبہ دیکہا اور ہمراہ مولوی عبد القیوم صاحب مرحوم ایکبار خدمت نواب صاحب بہادر مین حاضر ہوے اپنے شاگردون سے ایک دو رکوع جناب موصوف کو سنوا ہی تو جبٹ پٹ اپنے کو اہل حدیث بنا کر جب بہوپال کی ریاست کے حد سے باہر نکلے تو وہی کورے حنفی کے حنفی ہی رہے اور پہر رفض کی پکڑلی **قولہ** کیدا ہم یہ ہے کہ طعن کرتے ہین اہل سنت پر کہ یہ اپنے دین مین اقتدا غیر معصوم کی کرتے ہین اور غیر معصوم جو اپنے ہدایت پانے پر یقین نہین رکہتا تو غیر کو کیا ہدایت کرے گا الی اخر الکید **اقول** اسیطرح حضرات حنفیہ اہل حدیث کو طعن کرتے ہین کہ اہل حدیث افضل الایمہ امام ابو حنیفہ و شافعی و مالک و احمد بن حنبل کو ترک کر کے تقلید محدثین مثل بخاری وغیرہ کے کرتے ہین حالانکہ وہ خود مقلد تہے تو مثال اہل حدیث کی مثال اندہے کے ہے کہ کوئی اسکا ہاتھ کہینچنے والا نہین اور گہر پہونچنے کا ارادہ ہے اور راہ مین رستہ بہول گیا اور اسی حیرانی سرگردانی مین ایسا شخص آگیا کہ وہ اندہے کے گہر کو نجانتا تہا الی اخر الجواب تحفہ مین جواب اسکا مذکور ہے مفصل جواب اسکا اوپر گذرا کہ محدثین کے ہم لوگ تقلید نہین کرتے بلکہ انکو مخبر خبر رسول خدا جانتے ہین انکی بات کو اس حیثیت سے کہ انکی بات ہے بغیر دلیل کے ہرگز نہین مانتے تقلید کہتے ہین ایسے شخص کی بات کو جسکا قول حجت شرعی نہین بغیر دلیل کے ماننا تو اب ہم لوگ محدثین کے مقلد کیسے ٹہیرے افسوس ہے کہ قاریصاحب کو اتنا بہی معلوم نہین کہ علماء اصول نے تصریح کی ہے اس بات کی کہ قبول روایت تقلید نہین ہے محدثین سے روایت کا لینا خارج ہے حد تقلید سے ہم ہزار بار اہل حدیث سے روایت حدیث کرین اونکی احادیث مرویہ پر عمل کرین ہمکو اونکا مقلد وہی کہے گا جسکی عقل ماری گئی ہے اس عقل و شعور پر قاریصاحب اپنا کشف حجاب کرتے ہین سبحان اللہ **قولہ** عوام کے بہکانے مین لامذہبون کے لفظ بلفظ یہی تقریر ہے اب اونکے رفضی ہونے مین کیا شبہ رہا الخ **اقول** بعینہ یہی مضمون آپ لوگون پر عائد ہو سکتا ہے کہ عوام کے بہکانے مین حنفیونکے لفظ بلفظ یہی تقریر مذکورہ بالا ہے تو اب انکے رافضی ہونے

ڈر کر جید تو شہرہ مارے اور ایسی تہمت سے باز آئے قولہ یہ بھی انکا قاعدہ ہے کہ جو شخص
ائمہ اربعہ پر تبرا اور صحابہ سے کم علمی کا دعوی کرنے لگے اسکو خطاب مولوی کا دیتے ہین انتہی
اقول یہ کام حضرات حنفیہ کا ہے نہ ہم موحدین کا کیونکہ ہمارے یہان تو بموجب حدیث
صحیح بخاری کے سباب المسلم فسوق یعنی مسلمان کا گالی دینا فسق ہے کام منافقین
و فساق کا ہے آپ لوگ جو چاہین کرین صاحب ہدایہ نے تو امیر معاویہ کو ظالم ٹہرا دیا ہے
اور صاحب نور الانوار نے حضرت ابو ہریرۃ و انس بن مالک کو بے سمجھ اب بتائیے تبرا
کرنا اور صحابہ کو بے سمجھ کم علم بتانا کسکا کام ہے قولہ کید ۳ بعضے علما انکے بڑی کوشش
کرتے ہین بیچ باطل کرنے مذاہب فقہا اربعہ کے اس طور پر کہ ایک مذہب کو مخفی باطل
کرتے ہین اور تین مذہب کو برملا جیسا ایک کتاب دیکھی گئی شیعہ کے عالم کے لئے اخر
الکیا اقول اسیطرح سے علما حنفیہ ظاہر مین حنفی بنکر بالکل قران و حدیث کو اصول
کی ٹٹی مین باطل کرتے ہین ایک ایک قاعدے کے تحت مین صدہا حدیثو نکو رد کیا ہے
جیسے خبر واحد سے تخصیص کتاب اللہ کے درست نہین ہے خبر واحد سے تقیید قران کے
درست نہین جب راوی فقیہ نہ ہو تو اسکے روایت معتبر نہین اگر شیخ ایک روایت بیان
کرکے بھول جاوے تو وہ روایت معتبر نہین اور صدہا قواعد ہین علامہ ابن قیم نے اعلام الموقعین
مین انکے قواعد کی پوری خبر لی ہے اگر مجھکو بھی زمانہ نے فرصت دی تو انکے ہر قاعدے کی
انشاء اللہ تعالی بیخ کنی کرونگا قولہ اسیطرح یہ لا مذہب وباء کے وقت شافعی بن جاتے ہین
اور احادیث ضعیفہ منسوخہ ماولہ سے استدلال پکڑتے ہین تا ابطال چاروں مذہب کا ہو جاوے
انتہی اقول سبحان اللہ ما شاء اللہ کیا مطابقت اس تقریر پر تزویر کو کید سے ہے ہر دی شعور اپکی
فراست و کیاست پر قہقہہ لگاتا ہے کید کا مضمون تو یہ کہ شافعی بنکر در پردہ تین مذہبونکو
رد کرتے ہین اور مضمون تفریع کا یہ کہ وقت وباء کے شافعی بن جاتے ہین جناب من آجتک کوئی
اہل حدیث تقیہ کرکے شافعی نہین بنا ہان آپنے البتہ بھوپال مین جاکر جب اہل حدیث کا

کون اس بات کو قبول کریگا اسواسطے کہ وہ آپکو حنفی کہتے بلکہ لکھتے ہین اگرچہ در پردہ رافضی ہون
یا مداح روافض یا صدقہ خوار روافض یا ہم محلہ روافض یا ہم وطن روافض قاری صاحب
یہ محض آپکا افترا ہے ذرا تو خدا سے ڈرو گور مین پاؤن لٹکائے بیٹھے ہو منکر و نکیر کو کیا
جواب دوگے شاید ایسے ہی افتراؤن سے وہان بھی تجویز نجات کرلی ہوگی خداوند عالم
کا دربار کمشنر صاحب دہلی کی کچہری نہو کہ جھوٹا انکار تالیف کشف الحجاب سے کرکے جان بچالیگی
لاحول ولا قوۃ الا باللہ قولہ اور ایسا ہی ایک اور جعل کرتے ہین کہ سوال کسی مسئلہ کا بنا کر
اور اسکا جواب موافق اپنی مطلب کے لکھکر علماے سابقین کے نام سے چھپواتے ہین
چنانچہ بعض مسئلے مولانا شاہ عبد العزیز کے نام سے اور بعضے مسئلے مولوی سید رجب علی کے نام
اسکے قولہ یہ علماے لا مذہب تھے اقول یہ فعل قبیح آپہی لوگونکا ہے یہ رسالہ آپکا
میرے اس دعوے پر شاہد ہے کہ شاہ عبد العزیز کے ذمہ اپنے تہمت لگائی ہے کہ انہون
نے تقلید کو واجب مخیر لکھا ہے حالانکہ تفسیر عزیزی مین متعدد جگہ انہون نے تقلید کو رد کیا ہے
کسی محمدی نے آج تک کسی اہل علم کے نام سے کوئی فتوی نہین طبع کرایا ہان جو متعدد سند و نسخے
معلوم ہوئے یہ فتوی اسی صاحب کا ہے جیسے ایک فتوی شاہ عبد العزیز صاحب کا دربارے قراۃ فاتحہ
خلف امام کے کہ ایک عالم مین مشہور معروف ہے اسکو اہل حدیث نے طبع کرادیا ہے
اہل تحقیق کے لیئے اس فتوے کی سندین متصل شاہ صاحب تک جو مجھکو معلوم ہوئی ہین لکھتا ہون
مولوی محمد یعقوب صاحب حنفی مجددی کے کتاب مین مین نے اس فتوی کو مع دیگر فتوؤن کے
دیکھا تو مولوی صاحب سے دریافت کیا انہون نے فرمایا کہ اس کتاب کو میرے والد مرحوم
مملوک علی صاحب نے مولوی عبد الحی نواسہ شاہ عبد العزیز صاحب کے کتاب سے اسکو نقل
کرایا تھا اور انہون نے اکثر فتوے شاہ صاحب کے جمع کئے تھے دوسری سند مجھکو اس فتوے کی
بنارس سے ملی مرزا رحمت اللہ صاحب جو بنارس کے معزز لوگون مین گنے جاتے
ہین اس فتویکو مینے انکی کتاب مین دیکھا انہون نے فرمایا کہ اس کتاب کو میرے والد مرحوم نے

مین کیا شک رہا **قولہ** کید ہم یہ ہے بعضے نے علماء روافض سے ایک کتاب تصنیف کی اور
اسمین اکثر مشائخ اہل سنت کو لکھا کہ یہ سب امامیہ مذہب تھے اور ظاہر مین سنت جماعت تھے
الخ **اقول** اسی طرح مقلدین نے کئی کتب طبقات کے لکھین اور انمین سب محدثین کو
جو تقلید کے منکر ہین مقلد بنا دیا امام بخاری امام ترمذی وغیرہ کو مقلد امام شافعی کا بنایا
اور بہت سے حنفیون نے اپنی اپنی کتب مین اسکو لکھا ہے مولوی عبد اللہ ٹونکی نے
حاشیہ گلزار آصفیہ مین جسکا جواب ہمنے ہدایت القلوب مین بخوبی دیدیا ہے اور حضرات
دیوبندی بہی اسکے معتقد ہین مولوی قاسم مرحوم تو بار بار فرماتے تھے کہ امام ترمذی شافعی
ہین اور چھوٹے چھوٹے رسالون مین لوگون نے انکو شافعی گنا ہے یہ بہی صحیح کہ یہ سب محدث
شافعی یا حنبلی تھے انکے صحاح وسنن مین فقہ شافعی تو مدون نہین ہے جسکے اہل حدیث
تقلید واجب فرض کہتے ہون ان کتابون مین آخر یہی احادیث رسول خدا صلعم ہین اور ان پر
عمل ہے نہ مولفین کی قول ورائی پر ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا **قولہ**
اسیطرح یہ لامذہب سب علماء دیندار کو لامذہب بتلاتے ہین ہمنے دیکہا کہ جناب مولینا اسحق
صاحب وعظ مین لامذہبونکو ضال مضل فرماتے تھے الی قولہ کہتے ہین **اقول** یہ بھی آپکی
ابلہ فریبی ہے اج تک کسی اہل حدیث نے کسیکو لامذہب نہین لکہا اور نہ زبان سے
کہا کیونکہ یہ لوگ متبع قرآن وحدیث ہین اور حضرت کی تعریف مین بخاری کے صفحہ ۵۰۲ مین
ہے لم یکن النبی صلعم فاحشا ولا متفحشا یعنی نہین تھے نبی صلعم فحش کہنے والے اور
نہ تکلف سے فحش کہنے کی عادت کرتے یہ کام اپ لوگونکا ہے کہ جسکو چاہین رافضی بنائین جسکو
چاہین لامذہب جیسا کہ آپنے اس رسالہ مین اہل حدیث کو رافضی بنایا ہے اور لامذہب کہے
سو تو آپ بولتے ہی ہین مولانا اسحق صاحب کے قول کو جو آپ نے پہر اعادہ کیا ہے
جواب اوسکا سابق مین گذرا کہ مولوی صاحب اہل حدیث کو بہت دوست رکھتے تھے آپکا مولینا پر
افترا ہے بہلا کوئی متبع سنت جیسے مولوی فرنگی محل وغیرہ کو کسطرح لامذہب کہے گا اور کہی بہی لقب

اس امر کو معلوم کر لینا چاہیے کہ گفتگو تقلید شخصی مین ہے کہ آیا تقلید شخصی واجب ہے یا حرام اہل
حدیث کے نزدیک حرام اور مقلدین متعصبین کے نزدیک واجب یہ بات معلوم ہو چکی تو
جاننا چاہیے کہ اس عبارت شاہصاحب سے تقلید شخصی ہرگز ثابت نہین ہوتی کئی وجہ سے
وجہ اول یہ ہے کہ شاہصاحب نے چہ گروہ کی اطاعت کا حکم کیا ہے نہ تقلید کا تقلید
اور اطاعت مین فرق ہے تقلید کہتے ہین ایسے شخص کی باتکو بغیر دلیل کے ماننا جسکا
قول حجت شرعی نہ ہو کذا فی المسلم اور اطاعت کہتے ہین قول بادلیل کو کیونکہ قول رسول
کا عین دلیل ہے اور پانچ گروہ کا قول بوقت علم عدم خلاف اوامر و نواہی شرعیہ کے تقلید ہوگا
تو اب تقلید کا ثبوت اس عبارت سے کیسے نکلیگا **وجہ دوم** یہ ہے کہ شاہصاحب نے ان
چہ گروہ کی اطاعت کو فرمایا نہ تقلید مجتہدین اربعہ کو اسلیئے دلیل عموم قول اللہ تعالے
فاسئلوا اھل الذکر کو ٹھہرایا ہے اور گفتگو تقلید مجتہدین اربعہ مین ہے **وجہ سوم** اگر مجتہدین
سے مجتہدین اربعہ ہے مراد لیئے جاوین تو بھی انکی اطاعت کو شاہ صاحب نے مقید کیا
ہے بوقت عدم خلاف اللہ و رسول کے جب اسکا ہمکو علم ہو گیا کہ یہ قول انکا موافق اللہ
و رسول کے ہے تو اب تقلید باقی نہ رہی **وجہ چہارم** اگر اس عبارت کا یہی مطلب مانا
جاوے کہ مجتہدین سے مراد مجتہدین اربعہ ہین اور تقلید انکی واجب مخیر ہے عوام پر تو تقلید شخصی
کا ثبوت ہر مسئلہ مین کیسے نکلیگا کیونکہ ایک مسئلہ ہمنے امام ابو حنیفہ کا لیا دوسرا امام شافعی کا
تیسرا امام مالک کا چوتھا امام احمد کا **وجہ پنجم** اگر آپ اس سے تقلید کو واجب مخیر جانتے ہین تو
اسکی کیا وجہ ہے کہ فقط مجتہدین کے تقلید تو واجب مخیر ٹھہرے اور باقی حکام و والدین و زوج
و مالک کے تقلید درست نہ ہو یہ ترجیح بلا مرجح ہے **وجہ ششم** آپلوگ تو تقلید شخصیکو
واجب کہتے ہین نہ تقلید مجتہدین کو واجب مخیر واجب اور واجب مخیر مین بہت فرق ہے جیسا
کہ ماہر اصول پر پوشیدہ نہین ہے **وجہ ہفتم** جب ایک شخص کا کلام کئی معنونکو محتمل ہو تو وہ کلام
ان معنون پر حمل کیا جاتا ہے جو کسی دوسری جگہ اسی شخص نے اسکی تصریح کی ہو یا تصریح نہ ہو تو

مولوی عبدالحی موصوف کی کتاب سے نقل کرایا تھا اور انھون نے شاہ عبدالعزیز صاحب
کے فتوے سے اسکو نقل کیا تھا اور متعدد جگہ کلکتہ و مدراس وغیرہ مین یہ فتوی طبع ہوا ہے
قولہ حالانکہ تفسیر عزیزی مین تقلید کو واجب مخیر عوام کے واسطے لکھا ہے الی قولہ اس جعل
سے بھی بہت عوام کو گمراہ کیا ہے **اقول** تفسیر عزیزی مین کہین تقلید کو واجب مخیر نہین لکھا
ہے اسقدر لکھا ہے کہ چھ گروہ کا اتباع بھی بحکم اللہ تعالی ضرور ہے از انجملہ ایک انبیا
دوم مجتہدین سوم حاکم چہارم زوج پنجم والد ششم مالک اور ان پانچ گروہ کی اتباع کو مقید
کیا ہے بوقت علم عدم خلاف اللہ و رسول کے بحکم حدیث لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ
الخالق کے اب تقلید کہان رہی یہ تو مین اتباع ہوا عبارت تفسیر عزیزی کے جو شاہ صاحب
نے فرمایا ہے نقل کیے جاتے ہے تفسیر عزیزی مطبوعہ مطبع محمدی کے صفحہ ۹۶ مین ہے پس
کسانیکہ اطاعت انہا بحکم خدا فرض است شش گروہ اند از انجملہ پیغمبرانند کہ اطاعت ایشان در حقیقت
اطاعت خدا است بعد چند سطر کے ہے از انجملہ مجتہدین شریعت و شیوخ طریقت کہ حکم ایشان بطریق واجب
غیر لازم الاتباع است بر عوام است زیرا کہ فہم اسرار شریعت و دقایق حقایق ایشان میسر است فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون از انجملہ
سلاطین و امرا و اہل خدمات اند مثل قضاۃ و محتسبین و حکام کہ امر و نواہی ایشان در مصالح جزئیہ و حوادث یومیہ واجب الاتباع است ا
در حق رعایا و از انجملہ شوہر است در حق زن و از ان جملہ والدین اند در حق اولاد و از انجملہ مالک
است در حق مملوک اما اطاعت این پنج فرقہ مشروط و مقید است بشرط عدم مخالفت او امر و
نواہی ایشان با اوامر و نواہی شرعیہ بنا بران فرمودہ اند لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق
و نیز فرمودہ اند اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ و الرسول
انتہی اس عبارت شاہ صاحب سے رد تقلید کا معلوم ہوتا ہے نہ ثبوت اور اگر وجوب تقلید بھی
فرض اس عبارت سے معلوم ہو تو صاحب تحفہ کا قول ہوا یہان تو ائمہ مجتہدین کی تقلید ہے
کوئی نہین کرتا اس قول کی ہم پر کیا حجت ہے چونکہ اکثر کٹ ملا عوام کو یہی عبارت شاہ صاحب
کی سنا کر بہکاتے ہین اسلیئے مین اس عبارت کی تحقیق لکھنا مناسب جانتا ہون پہلے جواب کے

آہستہ عوام کو رفض کی سڑک پر ڈالدیا اقول جناب قاریصاحب نے اس فقرا کو پھر اعادہ
کیا ہے اور اس دفعہ مین مولوی عبدالحق صاحب کو زائد بڑھایا ہے جواب اسکا بالتفصیل
سولہوین کید کے جواب مین گذرا کہ اصل شاگرد مولینا اسحق صاحب کے مولوی سید نذیر حسین
صاحب ہی ہین نہ قاریصاحب قاریصاحب نے تو جو پڑھا سیان جسنو سے پڑھا جناب مولوی
سید محمد نذیر حسین صاحب و مولوی حفیظ اللہ خانصاحب اب بھی ویسے ہی اہل سنت والجماعت
ہین جیسے سابق مین بلکہ اس سے بھی عمل حدیث سے پکے سنی ہوگئے جو میل ارجاء کی
بباعث حنفیت کے تھے تو وہ سب صاف ہوگئی اگر بوجہ ضعف بصارت کے
ان صاحبونکا سنی ہونا نہ نظر آوے تو اپنی ضعف بصارتکا علاج کرین **قولہ** قرآن
وحدیث سے عوام کا دل پھیر یا عمل بالحدیث کے پردے مین صدہا آیات واحادیث
کو رد کردیا الخ **اقول** یہ تو آپ بداہتہ کا انکار کرتے ہین جناب مولانا سید نذیر حسین
صاحب و انکے تلامذہ دن رات لوگونکو ترغیب اتباع قرآن وحدیث کے دلاتے ہین و
تقلید سے نفرت ہتا لیوگون نے پردہ تقلید مین صدہا آیات واحادیث کو رد کردیا ہے جیسا
کہ اوپر کیدرا اپنی مذہب کی باتین آپ دوسرن کے ذمہ لگاتے ہین نعوذ باللہ من الکذب
قولہ کید ۱۸ یہ ہے کہ بعض روایات موافق اپنے مذہب کے ایسی کتاب سے نقل کرتے
ہین کہ اسکے مصنف کو آدمی اہل سنت خیال کرتے ہون باوجودیکہ وہ اہل سنت نہین
ہے **اقول** ایسے علماء حنفیہ اپنی کتابون مین بہت سے مرجیہ و وضاعین حدیث
سے روایات اپنی کتب مین داخل کرتے ہین جیسے حماد بن ابی سلیمان سے کہ تقریب
مین اسکو مرجیہ لکھا ہے اور امام محمد سے کہ شریک محدث نے انکو مرجیہ ٹھہرایا ہے
اور یحیی بن معین نے کذاب فرمایا ہے اور ابو المطیع بلخی جس سے فقہ اکبر امام صاحب کے
مروی ہے باتفاق محدثین کے وضاعین سے ہے ایسے ہی نوح بن مریم و حسن
بن عمارہ وغیرہ تلمیذ امام صاحب کے جن سے علماء حنفیہ روایت کرتے ہین جعفر

کوئی قرینہ خارجیہ بر دلالت کرتا ہے شاہ صاحب نے تقلید کو دوسری جگہ صراحۃ باطل کیا ہے چنانچہ
اسی تفسیر کے صفحہ (۲۰) مین اذا قیل لهم اتبعوا ما انزل الله قالوا بل نتبع ما الفینا علیه ابآءنا
کے تفسیر مین شاہ صاحب نے فرمایا ہے چہارم آنکہ درین آیت اشارہ است بابطال تقلید
طریق اول آنکہ از مقلد باید پرسید کہ ہر کرا تقلید میکنی نزد تو محق است یا نے اگر محق
بودن او را نمی شناسی پس با وجود احتمال مبطل بودن او چرا او را تقلید میکنی و اگر محق بودن
او را میشناسی پس بکدام دلیل میشناسی اگر بتقلید دیگر میشناسی سخن دران خواہد رفت و تسلسل
لازم خواہد آمد و اگر بعقل میشناسی پس از چرا در معرفت حق صرف نمیکنی و عار تقلید بر خود گوارا
میداری طریق دوم آنکہ کسے را کہ تقلید میکنی اگر این مسئلہ را او ہم بتقلید دانستہ است پس تو
و او برابر شدید او را چہ ترجیح ماند کہ تقلید او میکنی و اگر بدلیل دانستہ است پس تقلید وقتے
تمام میشود کہ تو ہم ان مسئلہ را بہمان دلیل بدانی والا مخالف او باشی نہ مقلد او و
چون تو ہم ان مسئلہ را بدلیل دانستے تقلید ضایع شد انتہی عبارت شاہ صاحب سے
جو ما نحن فیہ مین نص ہے معلوم ہوا کہ اس عبارت مذکورہ بالا کا مطلب وہی ہے جو ہمنے
بیان کیا کہ یہ پانچ گروہ جب تمکو موافق اللہ اور رسول کے کہین تو انکے باتلو کو عین
بات اللہ اور رسول کی ہے مانو اور یہ تقلید نہین نہ تحقیق کاف لمن لہ قلب سلیم
وطبع مستقیم والمعاند لا یلفیہ ان یقرء علیہ القران العظیم قولہ ایسے
۰۵ یہ ہے کہ بعض مکار روافض کے بیچ صحبت معتبر محدثین کے دخل ہوتے ہین اور ملاقات
انکی اختیار کرتے ہین الی آخر الکید اقول جواب اسکا سولہوین کید کے جواب مین
گذرا کہ یہ کام احناف کے علماء کا ہے جیسے خوارزمی طحاوی وغیرہ نے یہ کام بہت کیا
ہے قولہ دیکھو یہ سب باتین اس کید کی سید نذیر حسین صاحب و حفیظ اللہ خان صاحب
و مولوی عبد الحق صاحب بنارسی پر برابر صادق ہین پہلے خدمت مولینا اسحق صاحب
کے مین معتقدانہ حاضر ہوتے تھے اور اپنی تئین پکا اہل سنت ظاہر کرتے تھے الی قولہ انتہی

صاحب مسلم نے مسلم الثبوت مین جو مذہب حنفیکی عمدہ کتاب ہے فرمایا ہے قال الذهبی وهو
من اهل الاستقراء التام فی نقل حال الرجال ترجمہ ذہبی نے فرمایا حالانکہ وہ نقل
کرنے حال رجال مین پوری کھوج کرنے والون سے ہے نقل کرنا اسجگہ مناسب سمجھتا ہون
تذکرہ مین ہے هو الامام العلامة الفقيه المجتهد ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن
حزم بن غالب بن صالح بن خلف بن معدان بن سفیان بن یزید مولی یزید ابی سفیان
بن الحرب الفارسی الاصولی الاموی الیزیدی القرطبی الظاهری صاحب
التصانيف كان جده خلف اول من دخل الاندلس ولد ابو محمد بقرطبة سنة
اربع وثمانين وثلث مائة وسمع من ابی بكر الطلمنكی وعبد الرحمن بن عبد الله بن
خالد ويوسف بن عبد الله القاضی وخلق سواهم روی عنه ابو عبد الله
الحميدی فاكثر وابنه ابو رافع الفضل بن علی وطائفة وآخر من روی منه
بالاجازة شريح بن محمد وكان منتهی فی الذكاء والحفظ وسعة الدراية فی العلوم
وكان شافعيا ثم انتقل الی القول بالظاهری ونفی القول بالقياس وتمسك
بالعموم والبراءة الاصلية وكان فيه دين وتورع وتزهد وتحر للصدق وكانت
له كتب عظيمة لاسيما كتب الحديث والفقه انتهى ترجمہ وہ امام علامہ فقیہ
مجتہد ابو محمد علی بیٹا احمد بیٹا سعید بیٹا حزم بیٹا غالب بیٹا صالح بیٹا خلف بیٹا
معدان بیٹا سفیان بیٹا یزید مولی یزید بیٹے ابو سفیان بیٹے حرب کا فارسی
الاصل اصول کے جاننے والا اموی یزیدی قرطبہ کے رہنے والا ظاہری
صاحب تصانیف کا اول جو اندلس مین داخل ہوا خلف دادا اسکا تھا
پیدا ہوا ابو محمد قرطبہ مین سنہ تین سو چوراسی مین اور سنا احدیث کو
ابو بکر طلیکی سے اور عبد الرحمن بیٹے عبد اللہ بیٹے خالد اور یوسف بن عبد اللہ
قاضی سے اور خلقت سے سوا انکے روایت کیا اس سے ابو عبد اللہ حمیدی نے

انہین سے موحی اور بعض مصاعین سے ہین قاریصاحب اپنے گہر کی طرف توجہ کرین قولہ
ایساہی اس فرقہ کے مغوی لوگ اپنی تحریرات منفصلہ مین اقوال محلی بن خرم سے
اور اقوال شوکانی قاضی زیدیہ مین کے اور اقوال دراسات اللبیب وغیرہم کے
نقل کرتے ہین الخ اقول ذرا ہوش کرو ایسے سخت کوی اپ نہین جانتے کہ کسکا پیشہ ہے
یہ کام منافقین کا ہے اسکو ترک کیجیے اور اس قول اللہ پر عمل فرمائیے قال اللہ تعالی
جادلہم بالتی ہی احسن ترجمہ اُنسے ایسی طرح مباحثہ کر کہ وہ اچہی ہو آپکی تحریر سے آپکی
تبحر کا حال بخوبی معلوم ہوگیا ابتک آپکو یہ علم نہین کہ آیا محلی نام کتاب کا ہے یا نام
آدمی کا محلے کو آپ اسم رجل کا سمجہے ہین اسیواسطے محلے بن خرم لکہا ہے نیز عطف
شوکانی کا بہی اسپر دلالت کرتا ہے ایسے ہی ابتک آپکو یہ بہی معلوم نہین کہ دراسات
کیا چیز ہے آیا نام کتاب کا یا نام مولف کتاب کا ناظرین انصاف فرمادین کہ
کہ ایسے شخص سے کوئی مناظرہ کیا کرے خیراب ہمسے سنیے کہ محلے نام کتاب کا
ہے شرح ہے مجلے کی متن اور شرح دونون شیخ ابن حزم مولف کتاب سے ہین
راقم الحروف نے مدینہ منورہ مین اس سے بہت نفع اوٹہایا ہے اور ہند مین بہی میر
بعض احباب کے پاس ہے ایسے ہی دراسات نام کتاب کا ہے مولف اسکے
معین الدین سندہی معروف ہین شاگرد شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کے
تھے شیخ ابن حزم و امام الائمہ قاضی شوکانیکو غیر مذہب قرار دینا قاریصاحب کے
جہالت اور عدم واقفیت کے کتب رجال سے دلیل ہے شیخ ابن حزم کی تعریف
ابن خلکان نے وفیات الاعیان مین اور امام ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ مین بڑے
دہوم دہام سے لکہی ہے جسکو یہ کتب میسر ہون تو اتحاف النبلاء المتقین مولفہ نواب
والاجاہ امیر الملک رئیس المحققین کے صفحہ ۳۲ مین شیخ ابن حزم کا حال دیکہ لیوے
یا نتیجہ مکمل مین ترجمہ ابن حزم پڑہ لیوے مین عبارت تذکرۃ الحفاظ امام ذہبی جسمین حقیر

مبلغ بیس ہزار ۲۰۰۰۰ روپیہ صرف کر کے مصر مین طبع کرا لیا ہے زیدیہ کا ہبت رو کیا ہے
جیسا کہ احسان اہل سنت پر قاضی شوکانی کا ہے شاید ہے کسیکا ہو کیونکہ کتاب
حدائق الازہار جو زیدیہ کی بڑی عمدہ کتاب علم فقہ کے تہی اور آج تک کسی نے
اسکا جواب نہین دیا تھا اسکے سالہ وما علیہ مین مجتہد یمانی کی کتاب سیل الجرار المتدفق علے
حدائق الازہار لکھی ہکذا نقلہ رئیس المحققین نے کتاب ابجد العلوم عن القاضی العلامۃ عبد الرحمن
بن احمد البہکلی دوسری کتاب اصول زیدیہ کی شفاء الاوام تہی اوسکے رد مین قاضی صاحب
نے کتاب وبل الغمام تالیف فرمائی ادلہ نفی زیدیت کتب مولفہ نواب صاحب بہادر
مین بکثرت موجود ہین خصوصاً کتاب حدیث الغاشیہ مین البتہ امام اعظم کو بعض اہل
علم نے جسطرح مرجی جہمی معتزلی کہا ہے اسیطرح زیدیہ بھی لکھا ہے ساری زیدیہ
فروع مین حنفی ہین اصول مین معتزلی ہین اس نظر سے زیدیہ حنفیہ کی بھائی ہوئی
شوکانی بڑے متبع سنت تھی اگر وہ زیدی ہوتی تو تقلید مذہب کو واجب کہتے لکھتے
حالانکہ انہون نے رد تقلید مین دو عمدہ کتابین تالیف کی ہین ایک قول مفید دوسری
ادب الطلب کہ تفسیر رسالہ در تفسیر نہین ہے جابجا نقلکیا ہی لیکن بات سچ ع بیحیا باش ہر چہ خواہی گو۔ جناب
قاری صاحب مجتہد یمانی پر تو آپ نے بباعث ہولے قاضی زیدیہ کے اعتراض کیا ہی
اسکے امام ابو حنیفہ کو بھی تو شاہ صاحب نے تحفہ مین زیدیہ سے گنا ہے اب آپ بھی بباعث
انکے تقلید کے زیدی ٹھہرے سچ ہے من حفر بیرا لاخیہ فقد وقع فیہ اور جناب
معین الدین صاحب مولف دراسات کے تعریف شیخ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے
نے جو بزعم آپکے آپکے استاذ الاستاذ ہین کی ہے اور مولوی عبد الحی حنفی نے بھی
انکو محقق لکھا ہے اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ یہ صاحب غیر مذہب نہ تھے قاری صاحب
نے بباعث قلت نظر طبقات رجال کے انکو غیر مذہب گنا ہے قولہ اور ایسا ہی قول
ائمہ اہل سنت کا کہ جب حدیث ملے تو ہمارے قول کو نہ مانو تو اس کلمہ حق کو اپنے مذہب

پس بہت کیا اور بیٹے اوسکے ابورافع فضل بیٹے علی اور ایک گروہ نے اور آخر اسنے
کہ روایت کیا اس سے اجازت سے شریح بیٹا محمد کا تھا اور تھا ابن حزم منتہی
ذہن میں اور حفظ میں اور دائرہ علوم میں اسکا فراخ تھا اور تھا پہلے شافعی پھر
انتقال کیا طرف قول ظاہری کے اور نفی کیا قیاس سے بات کہنیکو اور تمسک
کیا ساتھ عدم کے اور براۃ اصلیہ کے اور تھا اسمین تدین اتقا اور زہد اور کوشش
کرنا سچی بات میں اور تھی اسکے پاس کتابین بہت خصوصًا کتب حدیث اور فقہ
کے فقط نیز امام غزالی نے شرح اسماء حسنی میں ابن حزم کی بہت تعریف کی ہے
افسوس ہے قاریصاحب پر کہ اپنے گھر سے بھی واقف نہین ملا علی قاری حنفی
نے اور ما سوائے انکے اور حنفیون تصحیح حدیث عبد اللہ بن مسعود کی درباب
عدم رفع یدین کے ابن حزم سے نقل کی ہے ایسے ہی امام مجتہد یمانی کہ حدیث صحیح مسلم
الایمان یمان والحکمۃ یمانیہ کے افراد مین سے ہین اکابر علماء اہل سنت الجماعۃ
سے تھے میرے استاذ شیخ عباس بن عبد الرحمن جن سے مجھکو سند حدیث کی مکہ معظمہ میں
ملی اور وہ شاگرد قاضی شوکانی کے ہین فرماتے تھے کہ صنعا میں زیدیونکا بہت زور تھا مذہب
اہل سنت الجماعت کو قاضی شوکانی نے اس شہر میں قایم کیا اور فرماتے تھے جب زیدیہ
کبھی زور کرتے تھے تو قاضی صاحب تنہا تلوار لیکر نکلتے ہیبت حق سے سب فرار
ہو جاتے اور زیدیہ کے قاضی ہونے سے یہ لازم نہین آتا کہ وہ بھی زیدی ہون دیکھیے
بہت سے لوگ سرکار انگریزی کے نوکر ہین سرکار کی نوکری سے کوئی عیسائی نہین
ہو جاتا مثل مشہور ہے ہاتھ کنگن کو آرسی کیا امام موصوف کی تصنیفات مشرق
سے غرب تک پھیلی ہوئی ہین انسے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قاضی القضاۃ امام
شوکانی رح بڑے متبع سنت تھے اپنی کتاب نیل الاوطار مین حسبکو خاتمۃ المحدثین
وقدوۃ المحققین نواب والاجاہ امیر الملک نواب صدیق حسن خانصاحب بہادر نے

ترک کرو جو مفہوم ہے اور یہ قاعدہ اصول کا ہے کہ مفہوم پر منطوق کو ترجیح ہوتی ہی
چونکہ اہل حدیث کے حقمین آپ نہایت سخت گوئی کرتے ہین اسلیے اللہ نے آپکے عقل پہ
پردہ ڈالدیا ہے کہ ادنی ادنی مطلب پر ظفریاب نہین ہوتے اہل حدیث ہرگز کسیکو
اپنی تقلید نہین کراتے بلکہ رستہ قال اللہ و قال رسول کا بتاتے ہین بخلاف حنفیہ
کے کہ لوگونکو راے رجال کی طرف مثل روافض کے بلاتے ہین اپکے اس قول ما لا تقلید
محدثین خاص کے پر کیا دلیل ہے کا جواب گذرا فتذکر ولا تکن من الغافلین
قولہ کیدہ ۸ یہ ہے کہ طعن کرتے ہین اہل سنت و جماعت پر کہ یہ مذہب ابو حنیفہ
و شافعی و مالک و احمد کا اختیار کرتے ہین اور اماموں کا مذہب نہین اختیار کرتے
باوجودیکہ ائمہ احق بالاتباع ہین الی اخر الکید **اقول** بعینہ یہی تقریر حضرات حنفیہ
کی ہے کہ اہل حدیث ائمہ اربعہ کی تقلید نہین کرتے بلکہ محدثین کے جو ائمہ اربعہ سے
علم و فضل مین بہت کم ہین تقلید کرتے ہین حالانکہ اہل حدیث کسیکی تقلید نہین کرتے
نہ محدثین کی نہ ائمہ اربعہ کے تو یہ کید بھی حنفیون پہ عاید ہوا نہ اہل حدیث پر اور
یہ کہنا اپکا یا کسی دوسرے حنفی کا کہ محدثین علم مین ائمہ اربعہ سے کم ہین بالکل غلط ہے
انکا علم ائمہ اربعہ سے بہت زیادہ ہے جسطرح کتاب حدیث الغاشیہ مین یہ دعوے
ثابت کیا گیا ہے **قولہ** یہی تقریر ان روافض جدیدہ کی ہے الخ **اقول** بعینہ یہی تقریر
حنفیہ مرجیہ کی ہے روافض تو اہل سنت کو حب اہل بیت کے پردہ مین بہکاتے ہین
یہ پردہ تقلید مین فرق ہے تو یہی ہے حاصل دونو نکا کلمۃ حق قصد بہا الباطل
ہے جیسے خارجی عمل بالقران کے پردہ مین حضرت علیؑ کو دھوکھا دیتے تھے
ایسے ہی حنفیہ اہل حدیث کو عمل بالفقہ کے پردہ مین دھوکھا دیتے ہین
قولہ کید ۱۰۷ یہ ہے کہ ایک جماعت شیعہ بہلوونکے فریب دیتے تھے
احمقون بیوقوفون کو اسطرح پہ کہ پاس ائمہ دین و بزرگان کاملین کی

باطل پر جماتے ہین باوجودیکہ یہہ قول ایمہ کا اپنے شاگردان مجتہدین کو تھا نہ کنجڑے بھٹیارے اوباش دہلی کو اقول یہ اعتراض آپ اپنے حنفی بہائیون پر فرماوین جیسے ملا علی قاری وطحاوی وشامی وطحطاوی وغیرہ کہ اس قول کو اکثر یہی لوگ نقل کرتے ہین انکے مذہب کو سچا ہے آپ باطل کہین یا حق اور انکو کنجڑے بناوین یا بھٹیارے اہل حدیث کے نزدیک تو واسطے عمل حدیث کے اس قولکو حجت لانا بے ادبی ہے امام صاحب گو یہ فرماتے یا نہ فرماتے کیا اہل حدیث حدیث پر عمل کرنا چھوڑ دیتے اس آپکے اعتراض سے معلوم ہوا کہ آپ نے اپنے اصول کو بھی نہین پڑہا کیا یہ مسئلہ نہین جانتے کہ عموم الفاظ کا اعتبار ہوتا ہے نہ خصوص مورد کا گو امام نے اپنے شاگردونکو فرمایا مگر حکم عام ہے اور کسیکو طعنۃ الانساب کا دینا صاف حدیث سے امر جہالت کا معلوم ہوتا ہے آپکو ایسے بُری حرکت سے توبہ کرنا چاہیے قولہ کیونکہ یہ کہین حالانکہ جو قول انکا صریح قرآن وحدیث مین نہو اور اسکے مضمون کا حکم بھی صریح نہو تو وہ قول ماخوذ قرآن یا حدیث سے یا اقوال صحابہ سے ہوگا ایسے قول کو کس طرح کہین گے عوام کو کہ تم رد کردو صحابہ وتابعین وتبع تابعین کے تقلید کو ان روافض کے کہنے سے چھوڑکر ان روافض کی تقلید کسطرح کرین الی قولہ خاص سکے کیا دلیل ہے اقول اسپر کیا دلیل ہے جو قول صریح قران وحدیث سے نہو تو وہ ماخوذ قران یا حدیث واقوال صحابہ سے ہوگا کیونکہ ہوسکتا ہے کہ وہ قول مجرد قیاس سے ہو یا استحسان سے ہو اور مقابل بن حدیث کے کہ میرے قول کو ترک کرو اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ قول ماخوذ نہین بلکہ قول امام ہے اور نہین تو نور الانوار کا ہے مطالعہ فرمائے اگر مان بھی لیوین کہ وہ قول ماخوذ قرآن یا حدیث یا اقوال صحابہ سے ہو پھر بھی درجہ اسکا مفہوم کا ہوگا امام کا قول یہہ ہے کہ جب حدیث صحیح ملے تو میرے قول کو ترک کردو جسکا مفاد یہ ہے کہ منطوق نص سے میرے قول کو

ترک کرو جو مفہوم ہے اور یہ قاعدہ اصول کا ہے کہ مفہوم پر منطوق کو ترجیح ہوتی ہے
چونکہ اہل حدیث کے حق مین آپ نہایت سخت گوئی کرتے ہین اسلیے اللہ نے آپکے عقل پہ
پردہ ڈالدیا ہے کہ ادنی ادنی مطلب پر ظفریاب نہین ہوتے اہل حدیث ہرگز کسیکو
اپنی تقلید نہین کراتے بلکہ ہمیشہ قال اللہ وقال رسول کا بتاتے ہین بخلاف حنفیہ
کے کہ لوگونکو رائے رجال کی طرف مثل روافض کے بلاتے ہین آپکے اس قول وما لا تقلید
محدثین خاص کے پر کیا دلیل ہے کا جواب گذرا فتذکر ولا تکن من الغافلین
قولہ کید ۸۵ یہ ہے کہ طعن کرتے ہین اہل سنت وجماعت پر کہ یہ مذہب ابوحنیفہ
وشافعی ومالک واحمد کا اختیار کرتے ہین اور امامونکا مذہب نہین اختیار کرتے
باوجودیکہ ائمہ احق بالاتباع ہین الی اخر الکید **اقول** بعینہ یہی تقریر حضرات حنفیہ
کی ہے کہ اہل حدیث ائمہ اربعہ کی تقلید نہین کرتے بلکہ محدثین کے جو ائمہ اربعہ سے
علم وفضل مین بہت کم ہین تقلید کرتے ہین حالانکہ اہل حدیث کسیکی تقلید نہین کرتے
نہ محدثین کی نہ ائمہ اربعہ کے تو یہ کید بھی حنفیون پہ عاید ہوا نہ اہل حدیث پر اور
یہ کہنا آپکا یا کسی دوسرے حنفی کا کہ محدثین علم مین ائمہ اربعہ سے کم ہین بالکل غلط ہے
انکا علم ائمہ اربعہ سے بہت زیادہ ہے جسطرح کتاب حدیث الغاشیہ مین یہ دعوے
ثابت کیا گیا ہے **قولہ** یہی تقریر ان روافض جدید کی ہے الخ **اقول** بعینہ یہی تقریر
حنفیہ مرجیہ کی ہے روافض تو اہل سنت کو حب اہل بیت کے پردہ مین بہکاتے ہین
یہ پردہ تقلید مین فرق ہے تو یہی ہے حاصل دونونکا کلمۃ حق قصد بہا الباطل
ہے جیسے خارجی عمل بالقرآن کے پردہ مین حضرت علیؓ کو دھوکھا دیتے تھے
ایسے ہی حنفیہ اہل حدیث کو عمل بالفقہ کے پردہ مین دھوکھا دیتے ہین
قولہ کید ۱۰۶ یہ ہے کہ ایک جماعت شیعہ بیلونکے فریب دیتے تھے
احمقون بیوقوفون کو اسطرح پہ کہ پاس ائمہ دین وبزرگان کاملین کی

باطل پر جاتے ہین باوجودیکہ یہہ قول ایمہ کا اپنے شاگردان مجتہدین کو تھا نہ کنجڑے
بھٹیارے اوباش دہلی کو اقول یہ اعتراض آپ اپنے حنفی بھائیون پر فرماوین جیسے
ملا علی قاری وطحاوی وشامی وطحطاوی وغیرہ کہ اس قول کو اکثر یہی لوگ نقل
کرتے ہین انکے مذہب کو۔ چاہے آپ باطل کہین یا حق اور انکو کنجڑے بنا دین یا
بھٹیارے اہل حدیث کے نزدیک تو واسطے عمل حدیث کے اس قولکو حجت لانا
بے ادبی ہے امام صاحب گو یہ فرماتے یا نہ فرماتے کیا اہل حدیث حدیث پر عمل
کرنا چھوڑ دیتے اس آپکے اعتراض سے معلوم ہوا کہ آپ نے اپنے اصول کو بھی
نہین پڑہا کیا یہ مسئلہ نہین جانتے کہ عموم الفاظ کا اعتبار ہوتا ہے نہ خصوص مورد
کا گو امام نے اپنے شاگردونکو فرمایا مگر حکم عام ہے اور کسیکو طعنہ انساب کا دینا
صاف حدیث سے امر جہالت کا معلوم ہوتا ہے ایکو ایسے بُری حرکت سے توبہ
کرنا چاہیے قولہ کیونکہ یہ کہین حالانکہ جو قول انکا صریح قرآن وحدیث مین نہو اور اسکے
مضمون کا حکم بھی صریح نہو تو وہ قول ماخوذ قران یا حدیث سے یا اقوال صحابہ سے
ہوگا ایسے قول کو کس طرح کہین گے عوام کو کہ تم رد کرو وصحابہ وتابعین وتبع تابعین
کے تقلید کو ان روافض کے کہنے سے چھوڑکر ان روافض کی تقلید کسطرح کرین الی
قولہ خاص سکے کیا دلیل ہے اقول اسپر کیا دلیل ہے جو قول صریح قران وحدیث سے
نہو تو وہ ماخوذ قران یا حدیث واقوال صحابہ سے ہوگا کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ قول
مجرد قیاس سے ہو یا استحسان سے ہو اور مقابل مین حدیث کے کہ میرے قول کو
ترک کرو اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ قول ماخوذ نہین بلکہ قول امام ہے اور نہین
تو نور الانوار کا ہے مطالعہ فرمائے اگر مان بھی لیوین کہ وہ قول ماخوذ قران یا حدیث
یا اقوال صحابہ سے ہو پھر بھی درجہ اسکا مفہوم کا ہوگا امام کا قول یہ ہے کہ جب حدیث
صحیح ملے تو میرے قول کو ترک کرو جسکا مفاد یہ ہے کہ منطوق نص سے میرے قول کو

کو حاصل کیا مجتہد یمانی قاضی شوکانی سے پڑھا سید عبد اللہ ولد امیر اسمعیل یمانی سے اور
بہت لوگون سے اس علم کو حاصل کیا پہر ہشتم ذیحجہ ۱۳۱۲ھ ہجری مین تقریب حج بمقام منی
انتقال فرمایا اور جناب مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب کا تلمیذ مولوی اسحق کا ہونا
مشہور معروف ہے آپکو ساری عمر نواب باندہ وغیرہ کے یہان مارے مارے پہرنے
اسکا علم نہ ہو تو کچہ تعجب کی بات نہین اپکی اس عبارت کا جواب گذرا حاجت
تکرار کی نہین **قولہ** دونون میانصاحب اہل سنت و حنفی مذہب تھے اور یہ تتقی غیر مقلد دشمنان
اہل سنت ہین الی قولہ یہ امر ظاہر ہے **اقول** دونون میانصاحب اہل حدیث تہے
نہ تم جیسے حنفی کہ حدیث کا کچہ اعتبار نہین کرتے تھے اگر میانصاحب زندہ ہوتے
تو تمپر کفر کا فتوی دیتے ان دونون صاحبونکے اہل حدیث ہونے پر انکی کتب خود
شاہد ہین تفسیر عزیزی مین رد تقلید کا موجود ہے اور فتوی شاہ صاحب کا قراۃ
فاتحہ خلف امام و آمین بالجہر کا مشہور معروف ہے ایسی ہے شاہ اسحق صاحب
کے حالات مشہور معروف ہین ان دونون صاحبونکا حنفی ہونا اپ کسی دلیل سے
ثابت کرین تو البتہ بات البتہ قابل لحاظ کے ہوگی ورنہ یون ہی بیہودہ گوئی سے
کیا حاصل اہل حدیث ہی اہل سنت ہین اور آپ لوگ دشمنان اہل سنت جیساکہ
آپکی کتاب سے ظاہر ہے پہر خدا جانے کیسے عوام آپکو میانصاحب کا شاگرد جانکر اپکی
بات مانتے ہین اور اپنا دین برباد کرتے ہین بلکہ ہم لوگون اہل حدیث کو چاہیئے
کہ قاری عبد الرحمن و انکے متبعین کو مثل شیعہ کے جانین اور انسے مثل شیعہ کے
دینیات مین شرکت و گفتگو قطع کرین جیسے شیعہ کو جواب دیتے ہین ایسے انکو
دین والا کچہ غرض انسے نہ رکہین اہل حدیث کا اور انکا اصول بہی جدا ہے انہونے
اپنا اصول واسطے حدیث کے لیئے وضع کیا ہے محدثین نے ثبوت حدیث مین جیساکہ
ناظرین کتب اصول پر ظاہر ہے **قولہ** کید ۷۰ تقیہ ہے اور یہ سب کید سے

کثرت سے آمد و رفت کرتے تھے اور انکے گھر آیا جایا کرتے تھے الخ اقول سطر ۱
قاری عبدالرحمن بھی مولوی اسحق صاحب وغیرہ کی یہان جاتے تھے تو کہ اہل سنت
مجھکو بھی اہل حدیث جانین جب شاہ اسحق صاحب مکہ معظمہ کو تشریف لے گئے
تو آہستہ آہستہ قاریصاحب نے طریقہ رفض کا ایجاد کیا آخر عمر مین جب انکا تو گو نہیز
مین اعتبار ہو گیا تو کھل کھیلے کہ ایک رسالہ بھی اہل حدیث کے رد مین لکھدیا
اور صفحہ ۵ مین فرمایا کہ پہر ان کتب حدیث کا کیا اعتبار رہا یہی مذہب اہل ہوا کا ہے
کہ وہ کتب حدیث اہل سنت کو بے اعتبار ٹھہراتے ہین قاریصاحب نے اس
رسالہ سے اکثر عوام کا ایمان بگاڑ دیا کتب حدیث کے حق مین استعمال کرنا لفظ
بی اعتباری کا ایمان سے ہاتھ دہونا ہے پیغمبر صلعم سے تو یون انکار ہوا کہ انکی
حدیثین معتبر نہ ٹھرین خدا سے یون انکار ہوا کہ جنکی اطاعت کا حکم قران مین آیا ہے
یعنی رسول خدا صلعم انکی بات جو اہل روایات نے بسند صحیح متصل ہر نوع اپنی
کتابون مین لکھی ہے وہ لایق اعتبار نہوی اب سارا دین اسمین رہ گیا کہ جو کچھ
ہین خدا یا رسول وہ حضرت امام اعظم صاحب ہین واہ ری مسلمانی رع شرم
شرمے کہ رفت ایمان شرمے قولہ اسی طرح سید نذیر حسین صاحب اور مولوی
عبدالحق نے اپنی آمد و رفت خدمت مولینا اسحق و مولینا شاہ عبدالقادر صاحب
مین جاری کرکے اپنی شاگردی و نیک بختی کا گمان عوام کے ذہن مین جمایا پہر جب وقت
پایا عمل بالحدیث کے پردہ مین الی قولہ نہین دیکھا اقول قاریصاحب نے تیسری
دفعہ پہر اس افترا کا اعادہ کیا ہے جواب اسکا پہلے گذر چکا کہ خود ہی حضرت میاں صاحب
مدظلہ کے تلمیذ نہین فقط کبھی کبھی انکے یہان واسطے دہوکہا دینے عوام کے
جایا کرتے تھے اپنا عیب دوسرون کے سر لگاتے ہین بخلاف مولانا عبدالحق صاحب
و سید محمد نذیر حسین صاحب کے مولوی عبدالحق صاحب نے سعد گاہ سے علم حدیث

لڑکون اور جاہلون کو خفیہ خفیہ بہکاتے ہین کہ جو آمین بالجہر کی سنت کو ادا کرے اسکو گالی دو پتھر مارو جب دیکھتے ہین کہ اس سے کچھ کام نہ نکلا تو بعض لوگون کو بہکا کر دنگہ فساد کرا دیتے ہین اور نوبت عدالت فوجداری و دیوانیکی پہونچتی ہے اور یہ بدعتی ویسے کے ویسے ہی فیلسوف بنے رہتے ہین **قولہ** جوان لڑکین یا جاہلون مین سے پکا گمراہ ہوگیا اسکو ظاہر کرکے اور جاہلون سے لڑا دیتے ہین اور پہر برملا تکرار پہیلاتے ہین الی قولہ حاجت تحریر نہین **اقول** یہ کام آپ ہی لوگونکا ہے نہ اہل حدیث کا اذا قیل لهم لا تفسدوا فی الارض قالوا انما نحن مصلحون الا انهم هم المفسدون ولکن لا یشعرون ترجمہ جب کہا جاتا ہے انکے واسطے امت فساد کرو زمین مین کہتے ہین سوا اسکے نہین کہ ہم سنوارتے ہین خبردار ہو تحقیق وہی ہین فساد کرنے والے اور لیکن نہین سمجھتے سچ فرمائے آج تک نہ سنا ہے کہ کسی اہل حدیث نے دنگہ یا تکرار کیا ہو یا کسی پر دعوی کیا ہو کہ فلان مسجد مین جو لوگ آمین خفیہ کہتے ہین نماز نہ پڑہ ہین جب سنتی ہین تو یہی سنتے ہین کہ فلان جگہ کے حنفی عالمون نے جاہلون کو بہکا کر لڑا دیا ہے اور برملا تکرار پہیلائی اور مسلمانون مین کشت خون کی نوبت پہونچی ہے پہر آپ ویسے کی ویسی حنفی بنے رہے اگر کوئی تکرار پیش آئی اور کچہری مین بلائے گئے تو جاکر کہدیا کہ حنفی لوگ حق کہتے ہین ان لوگون کے مسجد مین آنے سے حنفیونکی نماز باطل ہوجاتی ہے جب ان باتون سے بہی کوئی نہین بہکتا تو لوگون مین تکرار متشابہات کی ڈالتے ہین اور تاویلات رکیکہ فرقہ باطلہ جہمیہ جنکے جنکو اہلسنت مردود کر چکے ہین کہ یدکے معنی قدرت کے استوا کے استیلا کے ہین لوگونکو تعلیم کرکے بگاڑتے ہین اور آپ ویسے کے ویسے متقی بنے رہتے ہین جو جو فساد ان حنفیون نے برپا کیے ہین مشہور معروف ہین حاجت تحریر کی نہین انہی

بہڑا ہے یعنے چھپانا مذہب باطل اپنے کا عقلا و اہل ہوش سے الی اخر الکید **اقول**
یہ کید بھی اکثر حنفیہ استعمال کرتے ہین جب غلبہ اہل حدیث کا دیکھتے ہین تو جیت
بیٹ اہل حدیث بن جاتے ہین جیسے قاریصاحب نے بھوپال مین جاکر اپنا مذہب باطل
چھپایا تھا عاقلون اور اہل ہوش کو دہوکہ دیا تھا مگر لوگ پہچان گئے بخلاف اہلحدیث
کے کہ یہ لوگ تقیہ کبھی نہین کرتے ہان اگر کسینے کسیجگہ رفع الیدین آمین بالجہر کو ترک
کردیا تو یہ تقیہ نہین کہلاتا ہے کیونکہ ایک عمل غیر واجب کو کسی عذر سے یا
بے عذر ترک کرنا موجب تقیہ کا نہین ہو سکتا ہے اکثر لوگ جو کامل طور پر متبع سنت
ہین وہ ہر جگہ عمل سنت پر کرتے ہین بلکہ عین فساد مین عمل سنت کا کرکے ثواب
سو شہید کا حاصل کرتے ہین **قولہ** اسیطرح یہ متقی لوگ تقیہ والی چندروز مین کید
انکار مذاہب اربعہ اہل سنت کا خوب سیکھتے ہین اور طعن کرتے ہین الی قولہ خفیہ
خفیہ بہکاتے ہین **اقول** واہ آپکے قول کو کیا مطابقت ترجمہ سے ہے حضرت
ہم مین کوئی شخص اس گروہ با شکوہ کا طعن فقہا و ائمہ پر نہین کرتا جرح و تعدیل کا
ذکر کرنا داخل طعن نہین ہے جو اسکو طعن سمجھے وہ لائق خطاب نہین جسطرح بعض
جاہلون نے اسکو اپنے اخبارون مین داخل حقارت امام صاحب کیا ہے عقل
چہ کتی ست کہ پیش مردان بیاید + اسیطرح نہ کوئی مذاہب اربعہ کا انکار کرتا ہے
ہان تقلید شخصی کا جو منجر بشرک فی الرسالت ہے انکار ضرور کرتے ہین بدلائل و حجہ
و براہین ساطع کے دیہات وغیرہ مین بطمع زر گشت کرنا و گھومنا یہ حضرات
حنفیہ کا ہے شیوہ ہے کہ عوام کے بہکانے کے لیے کہ اہل حدیث کی باتونکو نہ ماننا
اور انکو گمراہ سمجھنا محلے محلے اور گانون گانون مین پہرے پہرتے ہین اگر کوئی مسجد
یا تکیہ خالی ملا اسمین امام یا موذن یا تکیہ دار بن بیٹھے اور ظاہر مین اپنے تئین بڑا
نیک بخت بناتے ہین جب عوام جہال کو اپنا معتقد کر لیتے ہین تو بتدریج

الطالب ہی دیکھین یہ اپکا قول دہلی مین چندہ جمع کردیا ہے محض جہوٹ ہے
خود اپنے لکہا ہے سنا گیا ہے کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع اجتک کسی نے
دہلی مین چندہ جمع نہین کیا اور یہ جو آپنے دوسرے بہائی مفتری نے حاشیہ
پر لکہا ہے کہ رئیس بہوپال کے وہان سے دو سو روپیہ ماہواری خدمت کے لئے
مقرر ہے یہ بھی ایک افترا ہے ہان اگر جناب رئیسہ بہوپال نے یا جناب نواب
صاحب بہادر نے لطلب ثواب کے کسی مدرسہ یا طلبہ کا کچھ معین فرما دیا
تو کچھ قابل اعتراض کی نہین اگر ایسا ہی ہے تو بعض اقربا رئیس حیدرآباد
نے جو مولوی عبدالحی کے دو سو روپیہ ماہوار جائداد صدقات سے معین
کئے ہوئے ہین یا اور دہلی و لکہنو وغیرہ بلاد مین جو رئیس حیدرآباد و رام پور سے
روپیہ آتا ہے اسمین ہم بھی کہہ سکتے ہین کہ یہ صاحب اسی لیے روپیہ دیتے ہین کہ ایک
جگہہ چندہ جمع کرکے خزانہ کیا جاے اور جو فوجداری یا کوئی مقدمہ ہوتا ہے سبکا
خرچ اسجگہ سے حنفیہ کو ملتا ہے یا جو کوئی مفلس عنا داہل حدیث مین خطا
مولویکا پاتا ہے تو اسکو واسطے اغوا سے کے کچھ تنخواہ اس خزانہ سے ملتی ہے
اگرچہ وہ بحیلہ امام و موذن کے دیہات مین گذران پیدا کرلے پر تنخواہ بلانام
حق الاغوا وہین پہنچتی ہے اور نواب ٹونک نے جو کچھ آپکا معین کیا ہوا ہے
سب آپ اسے مدہین صرف کرتے ہین جو جواب اسکا آپ دیوینگے وہی
ہمارا سمجہین **قولہ** اور قدر قلیل لڑکونکو دیکر آمین بالجہر کا شور کرواتے ہین
تاکہ مسجد مین کسیکو حضور الہی نرہی اور اسمین تکرار پہیلے اور فوجداری ہو
ایسے ایسے فساد اور دنگے انکے گماشتے ڈالتے ہین الخ **اقول** یہ بھی آپکا خیال غلط
ہے عمل بالسنت کو شور سے تعبیر کرنا آپکے عدم ایمانکی دلیل ہے اپنے فتاوی کا
ملاحظہ فرمائیے کہ اہانت سنت سے کفر لازم آتا ہے یہ سب کام حنفیونکا ہے کہ

سنا مولوی عبدالحی فرنگی محل کے ملا مدرس واعظ ذریعہ وارنٹ در بھنگہ مین پکڑ بلائے
گئے خدا خدا کرکے نجات پائی اس نجات کا ایک شکرنامہ کسی انکے شاگرد نے ایک اخبار
مین درج کیا ہے جسمین دو غزلین فارسی عربی بہی لکھی ہین یہ صاحب شاگرد رشید
مولوی عبدالحی صاحب کے ہین دونو غزلین بے معنی نظم کی نہ لفظ درست نہ معنی
جسمین ہمکو اسکا تعجب تھا کہ ایسے نظم عربی کہان سے آئی پہر معلوم ہوا کہ یہ عربی
تقلید عربی مولوی عبدالحی صاحب ہی کہ الولد سر لابیہ مولوی صاحب کی ضرور
اونپر اصلاح ہوگی واہ رے شاگرد واہ رے استاد کلام مسرور مین مولوی صاحب
نے ایک شعر فارسی واسطے اظہار خوش مذاقی خود نقل کیا ہے جسکی تقطیع تک
درست نہین پہر نہین معلوم کہ یہ اصلاح کس پردے پر دی ہے ؎ تو کار زمین
رانکو ساختی * کہ با آسمان نیز پرداختی * **قولہ** بلکہ سنا گیا ہے بہ تحقیق نہین ہے
کہ چندہ مال دار نے جو عند اہل سنت کا اختیار کیا ہے جیسے والاجاہ بہوپال کے
اور سوداگر دہلی و لاہور وغیرہ کے انہون نے دہلی مین چندہ جمع کر دیا ہے اور
خزانہ کر رکہا ہے تو جو مفلس عند اہل سنت مین مولویکا خطاب پاتا ہے اسکو
واسطے اغوا کے کچہ تنخواہ اس خزانہ سے ملتی ہے الخ **اقول** نواب والاجاہ امیر الملک
رئیس المحققین کو معاند اہل سنت کا قرار دینا محض اپکی حماقت ہے سچ تو یہ ہے کہ
آپکی آنکہو نمین تعصب کی پٹی بندہی ہوی ہے اور کانون مین تقلید کا پارہ
پڑا ہے بغیر سوچے سمجہے جو چاہتے ہین لکہدیتے ہین نواب والاجاہ کی تحقیقات
انیقہ و کتب پاکیزہ سے تو اہل سنت کے مذہب کو وہ تقویت ہوئی ہے کہ مابد
و شاید حاسدونکو دن بہی رات معلوم ہوتی ہے افسوس آپکا کیا قصور تعصب نیکو
مدنظر کرکے تفسیر فتح البیان کا مطالعہ فرماوین کہ کیا کیا نکات لطیفہ و دقائق
شریفہ سے مالا مال ہے اگر اسکے سمجہنے کی لیاقت نہ ہو تو مسک الختام یا دلیل

معلوم ہوا کہ کل قول انکے قرآن وحدیث نہین بلکہ بعض قرآن سے بعض حدیث سے بعض
اجماع سے بعض قیاس سے **قولہ** خلاصہ احادیث کا بعد تنقیح ناسخ ومنسوخ
وتاریخ کے نام فقہ ہے **اقول** بالکل وہم کھا دینی علوم ہے یہ فقہ حنفی جسکو فتاوے
درمختار وقاضی خان وغیرہ متضمن ہے اکثر خلاف حدیث ہے بھلا یہ کون سی حدیث
مین آیا ہے کہ خرچی زانیہ کی حلال ہے یا مرکہ شراب کا بنانا درست ہے اگر میان
پانی پت مین ہوا ور بیوی لکھنو مین اور نکاح وکالۃ ہوجاوے تو جو لڑکا پیدا عورت
کے ہوگا اسی مرد کی نسب سے شمار کیا جاویگا یعنی گوا دسکو کوئی متبنی کر لیوے
ما بہن سے نکاح کر کے جماع کرنے سے حد نہین آتی دار الحرب مین سود درست ہے
سوا چار شرابون کے باقی شرابون کا پینا درست ہے وغیرہ مسائل لا تعد و
لا تحصے اپکے فقہ کا حال سبکو خوب معلوم ہے **قولہ** تو جب یہ اتفاق تمام اہلسنت
کا فقہا کے مقدمہ مین مردود ہوا تو اتفاق تمام اہلسنت کا کتب حدیث کے مقدمہ
مین بدرجہ اولی مردود ہوگا الی قولہ او رشیخ المفسدین مروان بن الحکم سے بخاری روایت
رکہتا ہے پہر ان کتب حدیث کا کیا اعتبار رہا **اقول** پہلے آپ اتفاق کو فقہا کے بارے
مین ثابت کر لین بعد اسکے اسپر تفریع فرماوین یہ اپکا قول کہ فقہا کا زمانہ حضرت سید الانبیا
صلعم کے زمانے سے بہت قریب تہا بہ نسبت مصنفین کتب حدیث کے دلالت کرتا ہے
کہ اپکو اسماء الرجال وکتب طبقات مین کچہ بہی دخل نہین ہے کیونکہ موطا امام مالک
وہ بہی ایک حدیث کی کتاب ہے اسکے مؤلف خود امام مالک تہے ایسے ہی مسند
امام احمد بن حنبل بہی خود امام احمد سے ہے اور امام بخاری وابو داؤد وغیرہ کا
زمانہ اور امام احمد جو فقہائے اربعہ مین سے ہین ایک تہا یہ اپکا قول کتب
حدیث مین روایات کذابون کی اور روافض وخوارج ونواصب کے بہرے ہوے
ہین سراپا غلط ہے آپ بخاری مسلم مین ایک راوی بہی کاذب بتاوین ہان البتہ

قول اللہ و رسول کے اور مخبر کے خبر کو حکم اللہ و رسول سے مانا جاتا ہے
نہ تقلید سے مفصل بحث اسکی مع دلائل کے گذری **قولہ** ہم پوچھتے ہین قرآن
و حدیث ہین کسجگہ آیا ہے کہ تم اپنی استادونکی تقلید واجب جانو اور اُنکے غیر کی
تقلید کو حرام جانو اور کتب حدیث اہل سنت کی صحیح ہین اور کتب احادیث روافض
اور خوارج اور نواصب کی غلط ہین الی قولہ کیا دلیل ہے **اقول** جواب اسکا
کئی دفعہ گذرا آپ بلحظہ بلحظہ ایک ہی بات مکرر سہ کرر لوٹاتے ہین محدثین کے
نزدیک تقلید سبکی حرام ہے گو استاذ ہو یا غیر اور کتب حدیث کا جواب گذرا
اور وجہ بھی مفصل تحریر ہوئی کہ اس وجہ اور دلیل سے کتب روافض کا اعتبار
نہین کیا جاتا اور کتب اہل سنت کا کیا جاتا ہے یہان حاجت اعادہ کی نہین
قولہ اگر کہو کہ تمام اہل سنت نے ان صحاح ستہ کو راجح سمجھا ہے تو ہم کہتے
ہین کہ فقہاے اربعہ کو بھی تمام اہل سنت نے راجح اور مبلغ احکام رسول اللہ
اور مروج احادیث رسول اللہ بحذف اسناد کے سمجھا ہے **اقول** یہ آپکا فقط
دعوی ہی دعوا ہے کہ فقہاے اربعہ کو تمام اہل سنت نے راجح سمجھا ہے اٹھ سو برس
تک سفیان ثوری کا مذہب رہا امام داؤد کے تابع بہت سے لوگ چلے آئے
ایسے ہی صدہا ائمہ و فقہا اہل سنت مین گذر گئے ہین اور جسکا جسکے ساتھ
اعتقاد ہوا اوسکو اوسنے راجح کہا باقی کو مرجوح پھر یہ آپکا قول بحذف
اسناد کے سمجھا ہے بالکل غلط ہے آج تک اہل سنت مین سے کسی نے اسکو
نہین کہا کہ فقہا اربعہ کے کل کلام حدیث رسول بحذف اسناد ہے اس
آپکے قول کو خود آپکا اصول سے تکذیب کرتا ہے اگر یہی تھا تو اصول اربعہ کیون
معین کیے کیونکہ جب فقہا کے کل قول قرآن یا حدیث ہین تو اب اجماع اور
قیاس کی کیا حاجت باقی رہی آپکے علما نے جب اصول اربعہ کو ٹھرایا

بنبا فتبینوا ترجمہ اگر لاوے تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لیکر پس تحقیق کر لو اور
حدیث عبد اللہ بن عمر کی جو بخاری کے صفحہ ۱۰۸ میں ہے فقال رسول اللہ صلعم
ان عبد اللہ رجل صالح ترجمہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ آدمی
پرہیزگار ہے اور بہت سی احادیث ہین اس ایت وحدیث مذکورہ سے معلوم
ہوا کہ راوی کا حال معلوم کرکے اسپر حکم لگانا چاہیے کہ آیا فاسق ہے یا مرد نیک بخت
اگر فاسق ہے تو اسکی خبر مردود ہوگی اگر نیکبخت ہے تو اسکی خبر مقبول ہوگی
اب اس تحقیق سے سلسلہ جرح تعدیل کا بہی قرآن وحدیث سے ثابت ہوا نہ تقلید
سے جیساکہ آپنے سمجھا ہے اور محدثین نے اپنے سے لیکر حضرت رسول خدا
صلعم تک توثیق وتضعیف رجال کی لکھدی ہے تاریخ کبیر واوسط امام بخاری
وکتاب الضعفاء نسائی وابن حبان وعقیلی وابن عدی وکتاب العلل امام دارقطنی
وغیرہ کا مطالعہ فرماوین اور اس آپکے قول کا کہ سنو کتب اہل سنت کا اعتبار ہے
اور کتب شیعہ کلینی وغیرہ کا اعتبار نہین جواب مفصل گذرا اب ایک ہی قول کو
کئی بار اعادہ کرتے ہین کچہ سوچ سمجھکر لکہا کرین قولہ تم یہ بات سنوگے ظاہر مین
تو عاجز جواب مین ہوکر کہیگے کہ روافض خوارج کے حدیث کا کیا اعتبار ہے اور
دلمین خوش ہوگے اور کہوگے کہ ہمارا مقصد دلی تو یہی ہے اہ اقول اہل سنت کے
پاس اسکا جواب دلائل قویہ سے ہے چنانچہ اوپر مذکور ہوا بہلا آج تک اہلسنت
بہی کبہی جواب سے عاجز ہوے ہین اہل حدیث کے ذمہ تو آپ افترا باندہتے ہین
کہ دلمین خوش ہوگے آپنے تو ظاہر ہی فرما دیا کہ کتب حدیث کا کیا اعتبار جو مقصود
دلی اپکا تہا پورا ہوگیا عوام کو قید شرع سے نکال دیا اور ریلوی مرکب رفض کے
جاری کردی جو بہت جلد منزل مقصود یعنی ضلالت تک پہنچا دیتی ہے سب
عوام کو آپکے فریب سے بچنا واجب ہے اپکے قول کا کہ مین حنفی ہون کسبا و

آپکے فقہ کی روایت کرنے والے جیسے امام محمد و ابو مطیع بلخی کو لوگون سے نے کذاب
کہا ہے اور رواۃ خوارج و روافض کا جواب مفصل گذرا اور ایسے ہی جواب روایت
مروان بن الحکم کا گذرا اس آپکے قول سے کہ پھر ان کتب حدیث کا کیا اعتبار رہا
یقینی معلوم ہوا کہ آپ رافضی ہین تقیہ کر کے حنفی بنے ہوئے ہین کیونکہ گروہ روافض
کا ہی کتب حدیث اہل سنت کو بے اعتبار ٹھہراتا ہے اور ایسے ہی آپ نے
بھی بے اعتبار ٹھہرایا فرق ہے تو یہی ہے کہ وہ کھلے رافضی ہین آپ نے
تقیہ کیا ہے **قولہ** جسکو یہ محدث صحیح یا حسن کہدین تم کسطرح اور کس دلیل سے اس
حدیث کو صحیح یا حسن جانتے ہو الخ **اقول** جواب اسکا مفصل پہلے گذر چکا کہ محدثین
کے اس قول کو ہم لوگ مفاد آیت کریمہ یعنے اگر کوئی فاسق خبر لاوے تو اسکی
خبر تحقیق کر لو کا سمجھکر مانتے ہین نہ فقط انکی تقلید سے یہ آپ ہی لوگونکا کام ہے
کہ جسکو صاحب ہدایہ نے لکھدیا کالوحی من السماء ہو گیا یہ اپکا قول کہ باوجودیکہ
محدث پہلے بُرے سے روایت کرتے ہین بجا ہے مگر یہ بھی سوچا ہوتا کہ اسیواسطے محدثین
نے فرق کر دیا ہے کہ بھلے کی خبر کو صحیح یا حسن کہتے ہین اور بُرے کی خبر کو ضعیف
منکر شاذ محدثین نے اس بارے مین کون راوی ثقہ ہے کون ضعیف بہت کوشش
کی ہے بخلاف فقہاء حنفیہ کے کہ اکثر تو وہ خود ہی ضعیف اور کذاب ہین جو خود
کذاب یا ضعیف ہو وہ دوسرونکی کیا تحقیق کریگا ع محتسب گرمے خورد معذور
دار دست را ۞ یہی وجہ فرق کی ہے کہ محدثین کے قول کا اعتبار کیا جاتا ہے نہ فقہا
کے قول کا **قولہ** اسماء الرجال والون نے جو رجال کی جرح تعدیل کی ہے اس
جرح تعدیل کو قبول کرنا اور اسپر احکام مبنی کرنا اسکی کیا دلیل ہے سوائے تقلید کے
یہ سلسلہ بھی عدم تقلید مین باطل ہوا الخ **اقول** جرح تعدیل کی قبول کرنے پر دلیل
قرآن و حدیث کی موجود ہے ایت تو کئی دفعہ مذکور ہوئی یعنی ان جاءکم فاسق

گروہ اہل حدیث مین کوئی علامت خاصہ اہل رفض کی نہین پائی جاتی یہ جو علامتین
آپ نے گنی ہین سب اپکا افترا ہے یہ سب علامتین انشاء اللہ تعالی آپ ہی پر لوٹائی
جاتی ہین قبل جواب افترات قاریصاحب کے بندہ علامتین خاصہ اہل رفض کے لکھی
جاتی ہین اور وہ حنفیون مین موجود ہین **اول** جیسے رافضیون کے یہان خلفاے
اربعہ سے ایک حضرت علیؓ کی بات کو ماننا واجب ہے اسیطرح حنفیون کے یہان
ایمہ اربعہ سے ایک ہی امام ابوحنیفہ کی باتکو ماننا وجب ہے **دوم** جیسے رافضی
حضرت علیؓ کی تعریف کرتے ہین اور باقی ایمہ کی اہانت ایسے ہی حنفیہ بھی کرتے ہین
چنانچہ اپنے امام کی تعریف مین حدیث سراج امتی کے بنالی اور امام شافعی کے
مذمت مین کہ وہ میرے امت پر شیطان سے بھی زائد سخت ہے ایک حدیث بنالی
سوم جیسے رافضی جملہ صحابہ پر حضرت علی کو ترجیح دیتے ہین ایسے ہی حنفیہ امام ابو حنیفہ
کو جملہ ایمہ پر فضیلت دیتے ہین **چہارم** جیسے رافضی صحابہ پر تبرا کتے ہین ایسے ہی حنفیہ
نے بعض صحابہ کو برا کہا ہے چنانچہ صاحب ہدایہ نے امیر معاویہ کو ظالم لکھا ہے مطبع
مصطفائی کی جلد ثانی مین موجود ہے اور نورالانوار مین حضرت ابوہریرہ و
انس بن مالک کو بے سمجھ لکھا ہے چنانچہ نورالانوار مطبوعہ مطبع مصطفائی
کے صفحہ ۱۵ مین ہے **پنجم** جیسے شیعہ امام وقت کی تقلید کو واجب جانتے ہین
ایسے حنفیہ اپنے امام کی تقلید کو واجب جانتے ہین یہی اعتقاد قوم بوہرہ کا
بھی ہے کہ وہ اپنے پیرصاحب کو مفترض الطاعۃ خیال کرتے ہین **ششم** جیسے
رافضیون کے یہان الف حریر کا مسئلہ ہے ایسے ہی حنفیون کے یہان الف حریر کا مسئلہ ہو چنانچہ فتاوی برہنہ مطبوعہ لاہور کے
جلد ثانی کے صفحہ مین ہے **ہفتم** جیسے رافضی نماز مین خروج بصنع مصلی کو درست
جانکر فقط ہاتھ سے تالی بجا کر نماز سے خارج ہو جاتے ہین ایسے ہی امام ابوحنیفہ
کے نزدیک خروج بصنع مصلے فرض ہے یہانتک کہ اگر عمدا گوز مارا تو نماز اسکی

اعتبار کرنا نہ چاہیے کیونکہ ظاہر تو آپ تقیہ کرکے حنفی بنے ہوے ہین ور نہ درپردہ رافضی ہین **قولہ** اس لفظ مین حذف مضاف ہے یعنی عمل بخلاف الحدیث الخ **اقول** انکی تو تہمت ہی تہمت ہے آپلوگ تو صریح خلاف کر رہے ہین خلاف کرنا تو ایکطرف کتب حدیث ہی آپکے نزدیک قابل اعتبار کے نہین کہ آپ ان عمل کرین اصل مقصود تو اپکا برہمی دین اور بگاڑنا انتظام شریعت محمدی کا ہی گو آپ تقیہ کرکے حنفی بنے ہوے ہین **قولہ** اس فرقکی لوگون کے اعمال اور اعتقاد ایک طرح پر نہین ہین الخ **اقول** اس گروہ باشکوہ کے سب لوگونکا عقیدہ ایک ہی ہے یعنے اتباع قران وحدیث بخلاف فرقہ حنفیہ کے کہ بعض تو مولودی ہین بعض قبر پرست بعض تعزیہ پرست بعض قوال وغیرہ گویا بہتر فرقے اسی ایک فرقے مین موجود ہین اگر یہ کہو بعض مسایل جزیہ مین البتہ موحدین کے اختلاف ہے تو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ اختلاف بطرز صحابہ کے ہے کہ بعض آگ کی پکے سے وضو کرتے تھے بعض نہین کرتے تھے بعض ذکر کے مس سے وضو کرتے تھے بعض نہین کرتے تھے کذا فی الحجۃ اللہ البالغہ اپلوگونکے فرقہ کے تو جدے جدے راے ہین اسیلیئے ہر مقام مین نئی طرح سے لوگونکو اغوا کرتے ہین جسکو اپلوگونکا دل چاہے نص قطعی بناتے ہو جسکو دل چاہے متشابہ اور اپنے مطلب کی جو حدیث آپلوگونکو ملے گو وہ موضوع یا ضعیف یا منسوخ ہو اسکو صحیح قوی بنا دیا جیساکہ آپکے علمانے حدیث خسفیہ آمین ضعیف کو صحیح بنالیا اور حدیث فہو سراج امتی کو کہ باتفاق محدثین موضوع ہے صاحب درمختار نے صحیح فرمایا اور صدہا اسی قسم کی اپلوگ باتین بناتے ہین کچھ بیان اسکا اوپر گذرا یہ قاعدہ آپ ہی کا نہین آپکے ہر عالم کا یہی شیوہ ہی فقط **قولہ** علامات رفض کے مسائل کو اس فرقیکے سب لوگ نہین کرتے او ستادون نے جسکو جیسا سنا جاناہے سکہا یا ہے یہ ساری علامتین اس فرقے مین موجود ہین **اقول**

بیس رکعت تراویح پڑہا نہ پیش کیجیے کیونکہ یہ روایت بباعث ابراہیم بن عثمان ابوشیبہ کے منکر ہے بلکہ موضوع ہے کیونکہ ابوشیبہ کو شعبہ نے کاذب کہا ہے ہکذا فی نیل الاوطار فائدہ مینے عمارۃ المساجد مین لکہا تہا کہ مولوی عبدالحی اور انکے والد کی کتب مسائل رطب یابس سے پر ہین اسپر بعض مقا کو تعجب ہوا لہذا ایک نظیر اسکی لکہتا ہون کہ مولوی عبدالحی صاحب نے تحفۃ الاخیا مین بیس رکعت تراویح کو سنت موکدہ ٹھہرایا ہے حالانکہ کسی حدیث مین حضرت سے بیس رکعت کا پڑہنا ثابت نہین ہوا مولوی صاحب کو سنت موکدہ کی تعریف تک بہی معلوم نہین ورنہ ہرگز ایسا دعوی بے اصل نکرتے طرفہ ماجرا یہ ہے کہ ابن عباس کی حدیث کا پہلے خود ہی ضعیف بل موضوع ہونا ثابت کیا ہے پہر اسی روایت کو محل استدلال کا ٹھہرایا ہے اور روایت صحیح بخاری کو ضعیف نیز اسی کتاب مین حدیث اصحابی کالنجوم کو بوجہ تعدد طرق کے حسن لغیرہ فرمایا ہے اور نہین سوچا کہ تمام کتب اصول حدیث مین مثل مقدمہ ابن صلاح والفیہ عراقی و اسکے شروح مین اس امر کی تصریح ہے کہ جس راوی کی حدیث کو بوجہ کذب یا فسق یا منکر الحدیث کے ضعیف کہا گیا ہو تو اسکی روایت حسن لغیرہ نہین ہوتی اس نظیر سے میرے کلام کی تصدیق ہین جو مین نے عمارۃ المساجد مین لکہا ہے کہ کتب مولوی عبدالحی کی رطب یابس سے پر ہین صاحب عقل کو شک نہ رہیگا اسیطرح فاتحہ خلف الامام کو اپنی زور اجتہاد سے مستحب لکہا ہے اسکو مذہب بیس ہین سمجہا ہے جسپر اطفال دبستان قہقہہ زن ہین قولہ اور جو بعضے مصنفون سے غلطی سمجہ حدیث مین ہوئی اور آٹہہ سنت اور بارہ مستحب لکہدی اس غلط فہمی کو درست اوپر کرکے بعضے نو مسلم نے آٹہ سنت اور بارہ مستحب بتا کر اہل سنت کے ہاتہہ سے نجات پائی کس حدیث مین آٹہہ تراویح ثابت ہین اقول بعض مصنفون سے

پوری ہوجاوے گی یہ مسئلہ جملہ کتب فقہ مین موجود ہے ہشتم جیسے رافضی تشہد مین انگشت
نہین اوٹھاتے ایسے ہی حنفیہ کہتے ہین کہ ظاہر روایت مین انگشت اوٹھانا
منع ہے چنانچہ خلاصہ کیدانی مین تو انگشت اوٹھانیکو حرام لکھا ہے نہم جیسے
رافضی بعد ختم سورہ فاتحہ کے آمین بالجہر نہین کہتے ایسی ہی حنفیہ بھی نہین کہتے دہم
جیسے رافضی سنت سے انکار کرتے ہین ایسے ہی حنفیہ عمل بالسنت سے انکار کرتے
ہین یازدہم کتب احادیث اہل سنت کو بے اعتبار کہنا جیسے قاریصاحب
نے کہا ہے یہین قول روافض کا ہے دوازدہم اہل حدیث پر جہاد کا فتوی دینا
اور انکو ایذا دینا یہین فعل روافض کا ہے کہ وہ بھی اہل سنت کو ایذا دیتے ہین
سیزدہم صحابہ کا تخطیہ کرنا جیسے حنفیہ نے جمع بین الصلاتین فی السفر میں
کیا ہے عین فعل روافض کا ہے چہاردہم جیسے شیعہ محبت اہلبیت کے پردہ مین
قرآن وحدیث کو رد کرتے ہین ایسے ہی حنفیہ پردہ تقلید مین قرآن وحدیث کو رد
کرتے ہین پانزدہم جیسے روافض اہل سنت پر افترا باندھتے ہین ایسے ہی حنفیہ
اہل حدیث پر افترا باندھتے ہین علامتین شیعہ کی تو حنفیون مین بہت سے
پائے جاتے ہین قدر قلیل واسطے نمونہ کے لکھدے گئین اب وہ علامتین جو قاریصاحب
نے اہل حدیث کی نسبت لکھی ہین اسکا جواب دیا جاتا ہے قولہ اول تراویح
کا انکار کرنا اور بدعت بتانا اقول آج تک کسی نے اہل حدیث نے نفس
تراویح کا انکار نہین کیا اور نہ اسکو بدعت بتایا ہے ہان تعداد رکعت مین البتہ
گفتگو ہے اہل حدیث کے نزدیک تعداد بیس رکعت کی رسول اللہ
صلعم سے بسند معتبر کے ثابت نہین گیارہ رکعت تراویح کا پڑہنا حضرت
[illegible] سے بسند صحیح کے ثابت ہے اگر آپکے پاس کوئی دلیل بیس رکعت کی ہو تو لائیے مگر یہ
روایت [illegible] کی جسکو بیہقی وغیرہ نے لکھا ہے کہ حضرت صلعم نے

صفات مین مشابہت ہے اور دال سے تباین اب آپ ہی فرماوین کہ جو شخص ضاد کو اسکی مخرج سے نہ نکال سکے وہ آیا دال کے مشابہ پڑہے یا ظا کے اگر دال سے کہین جیسے حنفیہ پڑہتے ہین تو یہ خلاف تصریحات ائمہ صرف وقراۃ وفقہا کے ہے اگر مشابہ ظا کے کہین تو شعار روافض کا آپ مین پایا جاویگا تمام کتب فقہ مثل درمختار وغیرہ مین ہے کہ جس شخص نے ضاد کی جگہ ظا پڑہا تو تو نماز اسکی درست ہے اگر ضاد کے بدلے دال کو پڑہا تو نماز اسکی باطل ہے تو اب یہ آپکے فقہا سب روافض ٹھہرے جو انکی طرف سے آپ جواب دیوینگے وہی ہمارا جواب سمجہین بحث پوری اس مسئلہ کی تحفۃ القارئین و اقتصاد و تحفۃ الاخوان وغیرہ کتب مین مذکور ہے **قولہ** اہل توران سے لڑائی کو جہاد کہنا یہ عین مسئلہ روافض پر انکا ہے **اقول** کسی محمدی نے آجتک لڑائی اہل توران کو جہاد نہین کہا یہ بھی ابکا افترا ہے ہان آپلوگ مثل روافض کے اہل حدیث سے لڑنیکو جہاد کہتے ہین پانی پت کی گ ایون مین ہوکر ناحق یہ حوصلہ ہوا کہ ایران توران پر چڑہائی کی ایران تو بہت دور ہے کسی محدث نے یہہ بھی نہین کہا کہ فرنگی عمل پر جہاد کرنا درست ہے اگرچہ وہان شیعیان سنی نمامقلدان باریا بہت رہتے ہین اور کتب فروشون نے وہان کے بعض کٹ ملاون کو اپنا بیٹا بنایا ہے **قولہ** جب انکا مذہب پوچھیے محمدی بتاوین یہی تو ال روافض کا ہے مذہب اور دین کو ایک جانتے ہین **اقول** روافض اپنے کو شیعہ کہتے ہین نہ محمدی اگر بالفرض محمدی بھی کہین تو کیا قباحت ہے جو نیک کام وہ اختیار کرین تو کیا ہم لوگ اسکو ترک کرین روافض اپنے کو مسلمان کہتے ہین نماز مین سورہ فاتحہ پڑہتے ہین داہنے ہاتھ سے کہانا کہاتے ہین بائین ہاتھ سے استنجا کرتے ہین ناخون کٹواتے ہین اور بہت سے کام وہ کرتے ہین تو آپکو ان سب کا ترک کرنا چاہیے اور

غلطی نہین ہوئی انکی غلط فہمی حدیث کی ہے رسول اللہ صلعم سے سوا گیارہ رکعت
کی رمضان اور غیر رمضان مین ثابت نہین بخاری کے صفحہ ۱۵۴ مین ہے ماکان
یزید فی رمضان ولا فی غیرہ علی احدی عشرۃ رکعۃ ترجمہ نہین تھے
حضرت صلعم زیادہ کرتے نہ رمضان مین نہ غیر رمضان مین گیارہ رکعت پر اس حدیث
بخاری سے معلوم ہوا کہ بھی گیارہ رکعت حضرت رمضان مین قیام کرتے تھے
چنانچہ تین راتون مین جو آپ نے ابتداے شب مین قیام کیا اور صحابہ نے بھی انکی
متابعت کی تو بھی گیارہ رکعت سے زاید نہ پڑھا صحیح ابن حبان مین ہے انہ
صلی بھم فی رمضان فصلی ثمان رکعات والوتر ترجمہ ہر اینہ حضرت صلعم
نے نماز پڑھا دی انکو رمضان مین پس نماز پڑھی آٹھ رکعت اور وتر یہ روایت
ابن حبان کی اس بارہ مین نص ہے کہ اپنے ان تین راتون مین جنمین صحابہ
کو نماز پڑھا دی سواے گیارہ رکعت کے اور نہین پڑھا اب ہمنے تو حدیث صحیح
سے گیارہ رکعت قیام رمضان کا جسکو عرف مین تراویح کہتے ہین ثابت کردیا
اسیطرح آپ کسی حدیث صحیح سے بیس رکعت کو ثابت فرما دین علاوہ اسکے گفتگو
اہل حدیث کی اس امر مین ہی کہ بیس رکعت حدیث سے ثابت نہین کچھ یہ لوگ
بیس یا تیس یا چالیس رکعت پڑھنے سے کسیکو منع نہین کرتے نفل عبادت
جتنا جسکا جی چاہے کرے مگر سنت کا ثواب سنت پر عمل کرنے سے ملیگا +
قولہ نماز تہجد کو تراویح پر حمل کرنا غلط فہمی ہے تہجد جدی نماز اور قیام رمضان
جدی نماز ہے **اقول** اسکا بار ثبوت انکی گردن پر ہے آپ کسی حدیث صحیح
سے ثابت کرین کہ حضرت نے تراویح کو علحدہ پڑھا ہو اور قیام رمضان کا جدا
فرمایا ہو بغیر کسی دلیل کے آپکی باتکو کون معتبر جانتا ہے **قولہ** دوسرے ضاد
معجمہ کو ظا پڑھنا شعار روافض ایران کا ہے **اقول** ضاد کو ظا سے آہستہ

یہ مذہب ہے امام شوکانی مجتہد یمانیکا ایک رسالہ مسمے تشنیف السمع بابطال
ادلۃ الجمع رد دلائل جمع الصلوتین بلا عذر شاہد اس دعوے کا ہے نقلہ رئیس المحققین
وخاتمۃ المحدثین نے کتاب الجدالعلوم یہہ بہی بیجا اہل حدیث پرافترا ہے جہوٹے افترا
لگانا کام روافض کا ہے **قولہ** ایک حدیث جہر آمین کی لیکر قرآن کو رد کرنا یہ
عین قول شیعہ کا ہے **اقول** کسی آیت مین یہ نہین آیا کہ تم آمین کو آہستہ کہو
اور آیت ادعو ربکم سے دلیل پکڑنا صحیح نہین کیونکہ ہم نہین تسلیم کرتے کہ آمین
دعا ہے اگر تسلیم بہی کرین تو نہین تسلیم کرتے کہ جو دعا ہو آہستہ کہی جاوے دیکہو
سورۃ فاتحہ بہی دعا ہے لبیک لبیک جو حج مین پکار کر کہتے ہین وہ بہی دعا ہے
ان دونون دعاؤن کو جیسے زور سے پڑہنا درست ہے ایسے ہی آمین کا بہی
زور سے کہنا درست ہے اور آمین زور سے کہنے کا مذہب امام شافعی واحمد ومالک
وجمہور صحابہ کا ہے تو آپکے قول کے موافق وہ بہی رافضی ہوے صحابہ کرام
وائمۂ عظام پر طعن کرنا کام روافض کا ہے اپلوگ تو قول امام سے آیتونکو رد
کرتے ہین جیسا کہ گذرا ایک مثال مین بہی یہان لکہدیتا ہون اسد نے قران
مین فرمایا ہے اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ
اس آیت مین کہین قید قاضی وشہر وسلطان کی نہین آپلوگ قول امام سے
اسکو مقید کرتے ہین اور یہ عین فعل روافض کا ہے **قولہ** بموجب قول الحج
مذکورہ عورت غیبت شوہر مین جو دیر ہو جاوے جب چاہے نکاح کرلے یہ بدلہ متعہ کا
ان لوگون نے قرار دیا ہے اور مولوی عبدالحق بنارسی کا فتوی جواز متعہ کا میرے
پاس موجود ہے **اقول** یہ بہی اہل حدیث پر افترا ہے اہل حدیث کے نزدیک ہرگز
درست نہین کہ عورت جب چاہے نکاح کرلے اور مولوی عبدالحق صاحب پر بہی
آپکا بہتان ہے اگر آپکے پاس وہ فتوی ہے تو اسکو کیون نہین پیش کرتے یہ کلام

مذہب دو دین کا فرق یہ آپکی نئی اصطلاح ہے اپکا قول دو سرون کے لئے سند نہین ہو سکتا **قولہ** اہلسنت کو حنفی شافعی ہونے سے مشرک کافر جا بنانا یہ عین قول روافض کا ہے **اقول** اہل حدیث کسیکو حنفی شافعی ہونے سے مشرک نہین کہتے ہان بدعتی کہتے ہین بوجہ صادق آنے تعریف بدعت کے اون لوگون پر کیونکہ خیر القرون مین کوئی اپنیکو نہ حنفی کہتا تھا نہ شافعی یہ لقب بعد چوتھی صدی کے حادث ہوئی ہین جو شخص ان لقبون سے ملقب ہوگا بدعتی ہوگا نہ مشرک یہ اپکا بہتان ہے کہ فقط حنفی شافعی ہونے سے مشرک جانتے ہین حنفی شافعی پر کیا موقوف ہے وہابی مالکی وغیرہ کوئی ہون جو تقلید کو واجب کہے گا اوسکے عقیدے مین شرک ہے **قولہ** سنن ماثورہ کو چھوڑ دینا یہ عین عمل شیعہ کا ہے **اقول** اہل حدیث سنن ماثورہ کے چھوڑنیکو بہت برا جانتے بدینی سمجھتے ہین یہ کام حضرات حنفیہ کا ہے کہ سنن صحیحہ ماثورہ کو مثل رفع الیدین و آمین بالجہر وغیرہ چھوڑ دیا ہے اور انکے عامل سے لڑائی جھگڑا کرتے ہین **قولہ** وضو مین کہنیون سے پانی ناخنون کی طرف بہانا عمل روافض کا ہے **اقول** معمولات مظہریہ مین لکھا ہے کہ مرزا مظہر جان جانان قدس سرہ اسیطرح وضو کرتے تھے یہ اپکے نزدیک سنی تھے یا رافضی رافضیون نے تو اونکو شہید کیا جیسے آپ اہل حدیث کو س کوس کر قتل کرنا چاہتے ہین اور شاہ ولی اللہ صاحب بھی اسیطرح وضو کرتے تھے وہ آپ کے شیخ الشیوخ ہین وہ بھی آپکے نزدیک رافضی ہون گے **قولہ** مخالفت اہل سنت کو مذاہب اربعہ سے دلیل حقیت جاننا عین عقیدہ شیعہ کا ہے **اقول** اہل حدیث مین سے کسیکا یہ عقیدہ نہین ہان عمل بالحدیث کو مخالف اہل سنت کے جاننا جیسے حنفیہ جانتے ہین عین عقیدہ روافض کا ہے **قولہ** جمع بین الصلوتین بلا عذر عین مذہب روافض کا ہے **اقول** اہل حدیث مین سے کوئی جمع الصلوتین بغیر عذر کے نہین کرتا اور نہ کسی اہل حدیث کا

ہون اور اسی کتاب مین حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ سب صحابہ سے افضل ہم ابوبکر کو کہتے تھے پہر عمر پہر عثمان کو حدیث ابن عمرؓ و حضرت علی مذکورہ بالا سے تفضیل جزی مراد لینا خلاف ظاہر و قاعدہ اصول کے ہے کیونکہ یہ دونون نصوص مطلقہ ہین انکی تقیید کسی ویسی ہی دلیل سے ہونی چاہیے جو انکے مساوی یا انسے قوت مین زائد مولوی عبدالغنی صاحب الحق المبین مین فرماچکے ہین کہ صحیحین کے مقابلہ مین دوسری کتاب کی حدیث نہین ہوسکتی بعض فاضل نے جو اس سے مراد تفضیلت جزی سمجھا ہے اول تو وہ انکی سمجھ ہے دوسرے اس سے یہ لازم نہین آتا کہ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ افضل حضرت علی سے نہ تھے کیونکہ انہون نے سلب کلی فرمایا ہے جو ایک جزیکے سلب سے بھی صادق آسکتا ہے جیساکہ اسکی تفصیل جواب مین اعلام ضروری کی کیجاوے گی بالفعل یہ بات ثابت کیجاتی ہے کہ جو کچھ ہمنے لکھا ہے یہی عقیدہ محدثین کا ہے ابو عثمان اسمعیل بن عبدالرحمن عقیدہ صابونیہ مین فرماتے ہین ویشہدون ویعتقدون ان افضل اصحاب رسول اللہ صلعم ابوبکر ثم عمر ثم عثمان ثم علیؓ الخ ترجمہ اور گواہی دیتے ہین اور اعتقاد کرتے ہین محدثین اسکا کہ افضل صحابہ کے ابوبکر ہین پہر عمر پہر عثمان پہر علیؓ الخ یہ کتاب انہون نے خاص عقیدے محدثین مین لکھی ہے شیخ ابن تیمیہ عقیدہ واسطیہ مین فرماتے ہین الائمۃ بعد نبینا صلعم ابوبکر الصدیق ثم عمر الفاروق ثم عثمان ذی النورین ثم علی المرتضے رضی اللہ عنہم وارضاہم ثم قال ثم لنا نقول والنبی صلعم حی ابوبکر ثم عمر ثم عثمان ذوالنورین فیبلغ ذلک النبی صلعم ولا ینکرہ وصحت الروایۃ عن علیؓ انہ قال خیر ہذہ الامۃ بعد نبینا صلعم ابوبکر ثم عمر ترجمہ امام بعد ہمارے نبی صلعم کے ابوبکر صدیق ہین پہر عمر فاروق پہر عثمان ذی النورین پہر علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہم اور راضی کرے انکو فرمایا ثم

حنفیون کا ہے نہ موحدین کا **قولہ** مولوی عبد الحق نے برملا کہا عایشہ علی سے لڑی اگر توبہ نہ کی ہوگی تو مرتد مری اور یہ بھی دوسری مجلس مین کہا کہ صحابہ کا علم الخ **اقول** جناب مولوی عبد الحق صاحب محدث کے یہان شاگرد اور معتقد بہت سے لوگ موجود ہین کوئی بھی یہ نہین کہتا کہ مولینا عبد الحق صاحب نے یہ فرمایا ہو فقط اکیلے یہ مولوی عبد الحق صاحب نے کہا تھا یا اور بھی وہان کوئی تھا اگر کوئی اور شاہد ثقہ ہو تو اسکے نام سے مطلع فرماوین ورنہ آپکے قول کا کچھ اعتبار نہین صحابہ پر طعن کرنا تو آپ لوگونکا کام ہے جیسے مفصل گذرا **فائدہ** حکیم محمد دلاور خانصاحب ڈاکٹر نے مجھکو لکھا ہے کہ ناگپور مین ایک شخص ظاہر مین نام شاگردی مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب کا لیتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ حضرتِ علی کو جملہ صحابہ پر فضیلت ہے اور حضرت عایشہ صدیقہ کو باغیہ قرار دیا ہے یہ شخص کیسا ہے اور ان مسائل مین عقیدہ جناب نوابصاحب بہادر اور جناب مولوی سید نذیر حسین صاحب وغیرہ محدثین کا کیا ہے مین حکیم صاحب اور جملہ موحدین ناگپور وغیرہ کو اطلاع دیتا ہون کہ جناب نواب صاحب بہادر اور مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب وغیرہ محدثین کا یہ عقیدہ ہے کہ سب صحابہ سے افضل حضرت ابوبکر ہین بعد اسکے عمر بعد اسکے عثمان بعد اسکے حضرت علی اور حضرت عایشہ صدیقہ باغیہ نہین ہین فی الحال مولوی حافظ محمد صاحب ٹونکی نے جواب اس مسئلہ کا مطابق عقیدہ اہل حدیث مفصل طور پر لکھا ہے قاریصاحب ذرا اوسکو دیکھکر خدا سے شرماؤ اس عقیدے پر دلایل ان لوگون کے بہت ہین انمنجملہ دلایل کے حدیث حضرت علی کی جو بخاری کی کتاب الفضائل مین حضرت علی سے مروی ہے کہ محمد بن حنفیہ نے حضرت علی سے پوچھا کہ بعد رسول اللہ صلعم کے کون افضل ہے فرمایا حضرت ابوبکر پھر انہون نے پوچھا کہ بعد انکے فرمایا حضرت عمر پھر محمد بن حنفیہ نے کہا کہ مین ڈرا کہ پھر اسکے بعد حضرت عثمان کو نہ بتاوین مین نے کہا پھر آپ فرمایا مین تو مثل ایک مسلمان کے

مولوی عبد الحق صاحب ... (حاشیہ)

حق سے صفحہ ۱۲ مین تحریر فرماتے ہین وخیرھذہ الامۃ بعد نبینا صلعم ابوبکر وخیرھم
بعد ابی بکر عمر وخیرھم بعد عمر عثمان وخیرھم بعد عثمان علی الخ ترجمہ
بہتر اس امت کا بعد نبی صلعم کے ابوبکر ہین اور بہتر انکا بعد ابوبکر کے عمر اور بہتر انکا بعد
عمر کے عثمان اور بہتر انکا بعد عثمان کے علی جناب افضل المتاخرین نواب والاجاہ
ریاض المرتاض مین فرماتے ہین در سبع سنابل گفتہ اجماع اصحاب و تابعین و تبع تابعین
و سائر علماء ملت ہمبرین عقیدہ واقع شدہ یعنے تفضیل شیخین بر ختنین الخ ان نقول
مذکورہ بالا سے واضح ہوا کہ عقیدہ سلف امت و محدثین و فقہا کا یہی تھا کہ سب سے
بہتر بعد نبی صلعم کے ابوبکر ہین پھر عمر پھر عثمان پھر علی اب صاحب اعلام ضروری کو غور
کرنا چاہیے کہ یہ قول مولوی ابوالحسن کا اور اس مسئلہ مین جیسا کچھ سلف کا عقیدہ
تھا اسی تجاوز نہین کرتا باوجود قائل ہونے اسکے کہ جو حضرت علیکو ابوبکر و عمر
پر فضیلت دیوے اسکو بھی پکا مسلمان دیندار خیال کرتا ہون کیسے صادق
ہوگا اور فقط استیعاب کے حوالہ لط پر کیسے کام نکلیگا انشاء اللہ تعالی تفصیل
اسکی مع نقول متوافرہ کے جواب مین اعلام ضرور لکھے ہونگے فقط عقلمند کو اسیقدر
کافی ہے اور معاند کے لئے اگر صد دفتر لکھے جاوین تو بھی اسکو کچھ اثر نہ ہوگا واللہ
یہدی من یشاء الی صراط مستقیم فقط حضرت ابوبکر صدیق کی فضیلت کے لیے اور
خلافت کے لیے تو یہی کفایت کرتا ہے کہ حضرت رسول صلعم نے انکو افضل شے نماز
کا خلیفہ بنایا اور حضرت عائشہ کے بارے مین روایت بخاری کی کتاب الفتن مین
ہے کہ وہ زوجہ ہین رسول اللہ صلعم کے دنیا اور آخرت مین اگر باغیہ قرار دی جاوین
تو آخرت مین کیسے زوجہ ہون غرض وہ شخص جسکا یہ عقیدہ ہے رفضی ہے اُس سے
موحد مین کو پرہیز لازم ہے قولہ اختلافیات و متشابہات مین تکرار رکھنا یہ مین
عمل و دانش کا ہے اقول اہل حدیث نے کبھی تکرار کسی مسئلہ مین نہین کیا حضرات

نے تھے ہم لکتے حالانکہ حضرت صلعم زندہ تھے ابوبکر پہر عمر پہر عثمان ذوالنورین پس
پہونچتی تہی یہ خبر نبی صلعم کو پس نہین انکار کرتے تھے او رصحیح ہوئی ہے روایت حضرت
علیؓ سے پہر آئینہ انہون نے فرمایا بہتر امت کے بعد نبی اس امت کے ابوبکر ہین
پہر عمر الخ اور اسی کتاب کے صفحہ ۴۹ مین ہے ولقرون بما تواترت بہ النقل من
امیر المومنین علی بن ابی طالب وغیرہ من ان خیر ھذہ الامۃ بعد
نبینا صلعم ابوبکر ثم عمر الخ ترجمہ اور اقرار کرتے ہین اہل حدیث اس خبر کا
جو متواتر ہوئی ہے ساتہہ اسکے نقل امیر المومنین علیؓ بن ابی طالب وغیرہ سے
یہ کہ تحقیق بہتر اس امت کے بعد نبی ہمارے صلعم کے ابوبکر ہین پہر عمر الخ امام
الائمہ امام احمد بن حنبل اپنی کتاب مین جسمین انہونے خاص عقیدہ صحابہ و تابعین
و فقہا و محدثین کا نقل کیا ہے اور اسکے مخالف کو بدعتی ٹھہرایا ہے چنانچہ شروع
رسالہ مین فرماتے ہین ھذہ مذاہب اہل العلم واصحاب الاثر واہل
السنۃ المتمسکین لعروتہا المعروفین بہا المقتدی بہم فیہا من لدن
اصحاب النبی صلعم الی یومنا ھذا وادرکت من علماء الحجاز والشام
وغیرہما علیہا فمن خالف شیئا من ھذہ المذاہب او طعن فیہا او عاب
قایلہا فہو مخالف مبتدع وخارج عن الجماعۃ زائل من منہج السنۃ وسبیل
الحق فقط ترجمہ یہ مذاہب اہل علم و اصحاب حدیث و اہل سنت کا جو تمسک کرنے
والے ہین حلقہ اسکے کو اور مشہور ہین ساتہہ سنت کے اقتدا کیا گیا ہے اسکے
ساتہہ اسی سنت مین ابتدا اصحاب نبی صلعم سے ہمارے اس دن تک اور
اسی پر پایا مینے علما حجاز و شام وغیرہما کو پس جس شخص نے خلاف کیا کسی شے
کا انہین مذاہب سے یا طعن کیا انپر یا عیب لگایا قائل اسکے کو پس وہ مخالف بدعتی
ہے خارج ہے جماعت سے زائل ہونے والا ہے رستہ سنت سے اور رستہ

نجیب الطرفین ازاد لاو سید الکونین خوش صورت و نیک سیرت مصداق آیت ان
ھذا الا ملک کریم سکے تو اسلئے جناب رئیسہ تاج الہند جو ہر سماء عفت قطب
فلک عصمت کے جنکی ذات بابرکات سے دن بدن ترقی علوم دینیات اور اندراس
رسومات مخترعات و تعمیر مساجدات و مدرسجات احیاء سنن و اماتت بدعات کی ہے
اعنی نواب والا القاب شاہجہان بیگم ملیکہ بلدہ بھوپال المحمیۃ و مالکتہ دیا ستہا العلیۃ
اللھم ایّدْھا کما ایدتھا با و قاف ارزاق کثیرۃ علی العلماء و الطلبۃ
دبا سیال الدجا رمن الاموال والاقمشہ و خلدھا کما نورت خلد ہا بصالح العلماء
انتظام حوایج الفضلائی سنۃ ۱۲۸۸ ہجریہ علی صاحبہا الصلوۃ و التحیہ مین جناب نواب صاحب
کو حسب مرضی سرکار انگلشیہ کے اپنی زوجیت مین لیا یہ تو نوراً علی نور
کا ظہور ہوا یعنی جناب امیر الملک رئیس المحققین نے بیگم صاحب کی مرضی و حکم
سے وہ وہ انتظامات بالیستہ و بندوبست شایستہ اس ریاست مین کیئے کہ
اجتک بڑے بڑے بادشاہونکی نصیب نہین ہوئی اور وہ داد گستری کیو کام فرمایا کہ جو دو ستم
بہا گتا نظر آیا ہاتھ اعطا کا وہ بڑہایا کہ حاتم بھی شرما یا خیر خواہی ریاست کی ایسی فرمائی
کہ آمدنی بہ نسبت سابق کے بہت زاید ہوگئی انتظام دنیا دی کا تو حساب ہی نہین
انتظام دین کے وہ عمدہ فرمائی کہ بہوپال مین جانے سے حال معلوم ہوتا ہے یا
اشاعۃ السنہ کی دیکہنے سے ظاہر ہوتا ہے جسمین صاحب اشاعۃ نے جواب اعتراض
محمدیت دیا ہے خصوصاً احیاء سنت و اماتت بدعت کا وہ بازار گرم ہے کہ روے
زمین کے پردہ مین کسی شہر مین اسکا عشر عشیر بھی نہین دور دراز سے عاملین
بالسنت اس ریاست کو امن سمجھکر جوق جوق چلے آتے ہین اور سابقین زبانی
عمل مین قدم بڑہاتے ہین اور ظل حمایت ملیکہ موصوفہ کی راحت اوٹہاتے ہین جناب
امیر الملک نواب صاحب بہادر نے جنکو رئیس المحققین کہو تو بجا ہے اور تاج

حنفیہ ہی ہمیشہ مسائل اختلافیات مین تکرار کرتے ہین اور موحدین سے لڑتے
ہین اپنا قصور دوسرون کے سر لگانا کام روافض کا ہے **قولہ** جھوٹ وور وغ
اور مکر کو اپنا قاضی الحاجات بنانا عین شعار روافض کا ہے **اقول** یہ بھی کام علماء
حنفیہ کا ہے کیونکہ موحدین تابع قرآن وحدیث کے ہین اور قرآن وحدیث مین ان
امور کی ممانعت موجود ہے بخلاف کتب فقہ کے کہ انمین خود کتاب الحیل اسی غرض
سے مقرر کی گئی ہے یہ حنفیہ ہر امر کا جواب دندان شکن قرآن وحدیث سے پاتے ہین
پہر دوسری مجلس یا کتاب مین وہی سوال پیش کرتے ہین اور مشہور کرتے ہین
کہ ہمارے سوال کا جواب کسی سے نہ ہوا مولوی عبدالحی کی ساری جواب بقابلہ
مولوی محمد بشیر صاحب اسطرح کے ہین اذالم تستحی فاصنع ماشئت اسیطرح جس مجلس
مین الزام اپنے جہوٹہ کا کھا کر ذلیل ہوتے ہین تو مشہور یہی کرتے ہین کہ ہمنے الزام
دیا اور ہمارے سوال کا جواب اہل حدیث سے نہ ہو سکا باوجود ذلت اوٹھانیکے
جہوٹا دعوی کرتے نہین شرماتے چنانچہ قاریصاحب نے پانی پت مین وہ ذلت اوٹھائی
کہ ہر کوئی جانتا ہے پہر یہی دعوی کرتے ہین کہ ہمنے اہل حدیث کو الزام دیا اور یہ کہتے
شرماتے نہین کیون شرمائین یہ بے شرمی عین فعل روافض کا ہے **قولہ** یہ تو ادان
غیر مقلدونکا حال ہے جو بے اختیار اور رہا یا ہین اور غیر مقلد با اختیار کا حال سنو
اقول پہلے جو افترا آپنے عوام اہل حدیث پر لگائی تہے انکا جواب بھی آپنے پالیا
اب جو بہتان آپنے رئیس المحققین نواب والاجاہ امیر الملک پر لگائی ہین اسکا جواب
بھی آپکو دندان شکن دیا جاتا ہے قبل جواب کے ایک مضمون بطور تمہید کے لکھا جاتا ہے
اور بعد اسکے جواب اعتراضون قاریصاحب کو دفع کیا جاویگا جناب والاجاہ رئیس المحققین
امیر الملک سید محمد صدیق حسن خانصاحب بہادر بلدہ محمیہ بھوپال مین تشریف لائے تو
چونکہ جناب بہمہ صفت موصوف تہے یعنی محدث ومفسر وفقیہ جامع علوم عقلیہ ونقلیہ

وہان سب ہین کہ کوئی شخص اہلسنت حنفی ہو یا شافعی اور کسی طور سے اسکا اور مقرر ہو پہر کسی کو معلوم ہو جاوے اہلسنت ہونا اسکا تو حکمت عملی سے اسکا اور موقوف کر دینگے اور اسکے دشمن ہو جاوینگے **اقول** ان سب باتو نکا جواب تو گذر چکا اور اس اتہام کا جواب یہ شعر ہے ؎ لقد اصبحت ام الخیار تدعی * علی ذنبا کلہ لم اصنع * یہ تو جناب نے سوا بتان کے بداہۃ کا انکار کیا ہے شہر بہوپال مین اہل حدیث تو بہ نسبت حنفیون کے بہت کم ہین مولوی ایوب صاحب اور اُنکے تلامذہ اور مولوی عبدالقیوم مرحوم کے اکثر تلامذہ جو اہل حدیث سے باطن مین سخت عناد رکہتے ہین صدہا وہان موجود ہین آپکے بہائی دیوبندی جنہون نے جامع الشواہد کے آخر مین مہر کی ہے کہ اہل حدیث کی امامت درست نہین وہ جناب نواب والاجاہ پر مسئلہ استوا مین ہمیشہ طعن کرتے رہتے ہین وہ بہی وہان موجود تہے اور بہت سے مقرر حنفی و شافعی وہان موجود ہین جناب نواب صاحب بہادر کو کسی سے باوجود ان لوگون کا تقیہ معلوم ہونیکی تعرض نہین کیونکہ اپنے کام سے کام ہے کوئی حنفی ہو یا شافعی یا اہل حدیث * کام ریاست مین ہوشیار ہو اسکی پرورش ہوتی ہے اور جو کام مین سست ہو اسپر البتہ توجہ نہین کی جاتی ہان یہ بات اور ریاستون مثل ٹونک وغیرہ مین جو ہی کہ اہل حدیث کا اور انمین ہونا یا انکو نوکری دینا تو یکطرف بلا اگر کوئی ریاست یا متعلقان یا کسو اس شخص کا اہل حدیث ہونا معلوم ہو جاوے تو فوراً انکا اخراج ہو جاتا ہے ٹونک مین اہل حدیث پر کیا کیا ظلم ہوئے بہت بیچارے لوگ نکالے گئے اور انکے گہر بار ضبط کئے گئے بخلاف ریاست بہوپال کے کہ باوجودیکہ مالک اسکی رئیسہ کریمہ موحدہ ہے مگر پہر بہی برابر حنفیون شافعیونکو نوکری دیتی ہے اور انکے ادرارونکو موقوف نہین فرماتی واضح ہو کہ مالک ریاست بہوپال کی رئیسہ کریمہ ہے نہ نواب صاحب بہادر تو اب نواب صاحب بہادر پر اعتراض کرنا قاریصاحب کا سوا اسکے جہالت نفس یا تعصب مذہب یا عناد حق کی

المدققین کہوں تو بنرا ہے بوجہ غلبہ اتباع سنت کے اس علم شریف اعنی قرآن و حدیث
کے مسائل کی تحقیق میں وہ وہ کتب نفیسہ تالیف فرمائی ہیں اور انکو ان ابحاث
شریفہ سے مشحون کیا ہے کہ عرب و عجم نے انکا شکریہ ادا کیا اور ہر ہر اقلیم سے انکی
طلب کے لیے عرائض و خطوط آنے لگے اور ہر ولایت میں انپر عمل ہونے لگا
مبتدعین مخالین کو کہ ہمیشہ سے اہل حدیث کی دشمنی پر کمر باندہے ہوے ہیں یہ رونق
بھوپال کی اور شیوع تالیفات کا بہت گران گذرا شعر شورہبختان بارزو خواہند
مقبلان راز وال نعمت جاہ ٭ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ٭ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ
لہٰذا انہوں نے پہلے تو اس ریاست کی بڑے زور و شور سے مخبری کی کہ اہل اس
ریاست کے وہابی ہیں اور دشمن سرکار و نواب صدیق حسن خانصاحب وہابیوں کے
مذہب کو شیوع دیتے ہیں جب ان دشمنان دین نے دیکھا کہ گورنمنٹ بغیر تحقیق کے
کوئی کام نہیں کرتی اور اس ریاست کا خیرخواہ ہونا پہلے ہی سے گورنمنٹ کے ذہن
نشین ہے تو اب اور چال چلے بعض نے تو نواب صاحب بہادر کی تالیفات پر اعتراضات کرنی
شروع کیے اور بعض نے جہوٹی جہوٹے بہتان لگائے اگرچہ یہ لوگ سبکا جواب دندان شکن
پاچکے ہیں مگر پہر بہی بے حیائی سے باز نہیں آتے صدق رسول اللہ صلعم ان مما ادرک
الناس من کلام النبوۃ الاولی اذا لم تستحی فاصنع ما شئت یعنے ہر آئینہ
لوگوں نے پہلے پیغمبروں کے کلام سے پایا ہے کہ جب تو نہ حیا کرے تو جو چاہے سو کر
اللہ تعالی ان لوگونکو ہدایت کرے اور اس ریاست کو کہ ماوا و ملجا اہل اسلام
ہے مع رئیسہ کریمہ و نواب عالیجناب کے حاسدوں کی نظر سے بچاوے الہم آمین
اس اوپر کی تحریر سے اصل منشا افترا سازی و بہتان پردازی قاریصاحب کا
اہل انصاف پر خوب واضح ہوا اب بحول اللہ و قوتہ اقوال قاریصاحب کا جواب
دیا جاتا ہے قولہ جیسے نواب والاجاہ امیر کبیر ریاست بہوپال یہ باتیں مذکورہ

تو بہی مین آپکو سچا خیال کرون اگر یہ مطلب ہے کہ ہنود و نصاری وغیرہ وہان بجای خود خمر
کا استعمال کرتے ہین تو کچہ اعتراض کی جگہہ نہین جملہ کتب فقہ مین موجود ہے کہ ذمی خمر مین
مثل سرکہ کے ہین اور خنزیر مین مثل بکری کے وجہ سوم یہہ کہ جملہ اہل ریاست سے سرکار انگریزی نے
عہد لیا کہ ہمارے قانون کا کوئی خلاف نکرے سو اس بابت ریاست سے کوئی عہد بہی نہین
کہ ریاست بوجہ اوس عہد کے ترویج خمر کو روا رکہے قاری صاحب نے شاید کوئی خواب
پریشان دیکہا ہے جب تو ایسے افترا کرتے ہین سہ زغمہ برتارم پریشان می‌دوکین نوا ہا
پریشان می‌زنم ٭ وجہ چہارم یہہ اس ترویج سے لاکہون روپیہ محصول کا خزانہ مین داخل
ہونا محض بہتان ہے اسکا ثبوت آپکے ذمہ الحمد للہ تعالی کہ خزانہ مدار المہام صاحب بہادر
مرحوم و خزانہ نواب صاحب بہادر مین ساری عمر ایک کوڑی بہی خمر کی داخل نہین ہوئی یہ دونون
صاحب سود و رشوت و محصول خمر کو برابر گوشت خوک کے سمجہتے ہین وجہ پنجم اگر فرض
محال مان بہی لیوین کہ لاکہون روپیہ محصول کا خزانہ مین داخل ہوتا ہے تو جناب نواب والا جاہ
پر کیا اعتراض کیونکہ وہ خزانہ ریاست کا ہے نہ نواب صاحب بہادر کا افسوس ہے قاری
صاحب پر کہ اپنے گہر کی طرف توجہ نہین کرتے بہتر آدمی وہ ہے جو دوسرون کے
عیبونکو چہپاوے اور اپنے عیبونکی طرف نظر کرے درمختار کو کہ مذہب حنفی مین بہت عمدہ
کتاب ہے ملاحظہ فرمائی غایۃ الاوطار ترجمہ درمختار جلد چہارم کے صفحہ ۲۶۰ مین
ہے صحیح بیع غیر الخمر مما مر ترجمہ اور خمر کے سوا جو اشربہ مذکور ہو چکی انکی بیع صحیح ہی
اور پہلے حرمت چار شرابونکی بیان ہوئی ہے اول کچا پانی انگور کا دوم طلا تیسرے سکر
چہارم نقیع الزبیب دونون پہلے تو انگور کی ہین اور پچہلی کہجور و کشمش کے انکے ماسوا
سب شرابون گیہون و موہنے وغیرہ کی حنفیون کے نزدیک بیع درست معلوم ہوتی
ہے اور ہدایہ کے صفحہ ۴۸۶ مین ہے کہ سوا ے چار شرابون کے باقی سب شرابین
حلال ہین احد صفحہ ۴۰۰ مین ہے کہ ایسے شراب کے حد نہ لگائی جاوے اگرچہ نشہ ہو

اور کوئی بات معلوم نہین ہوتی **قولہ** تمام حکومت مین حکم عام جاری ہے کہ مقرض کو
سود دلاوے اور عمل آیت فاذنوا بحرب من اللہ و رسولہ پر خوب کرو **اقول** معاذ اللہ
وحاشا و کلا کہ ایسی رئیسہ موحدہ کی ریاست مین ایسا حکم جاری ہو یہ سب آپکا بہتان ہے
ہمنے بڑے بڑے معتمدین سے سنا ہی کہ ریاست بھوپال مین خلاف شرع کے کوئی کام
نہین ہوتا اکثر قواعد شرعی کا لحاظ کیا جاتا ہے روبکاری نواب صاحب بہادر مین بکارات
مقدمہ سود نہین آتے مسلمان عایا سے سود نہین دلایا جاتا اسکی ایک دفعہ خاص تنظیمات
یعنے دستور العمل ریاست مین موجود ہے یہ قانون طبع ہو چکا ہے ہان حضرت ریاست
پر تو افترا ہی افترا ہے آپکے حنفیہ کے کتب مین تو سود کو مباح کر دیا ہے ہدایہ مطبوعہ
مطبع مصطفائی کے جلد ثانی کے صفحہ ۰ ۷ مین ہے کہ دار الحرب مین سود لینا
درست ہے اور غلام کو مولی سے اور مولی کو غلام سے اور صفحہ ۶۵ مین ہے کہ ایک
پیسہ کو دو پیسے سے بیچنا درست ہے اور اسی کتاب الربا ہدایہ مین ہے کہ نصف
صاع تک کمی زیادتی ہر جگہہ درست ہے اب قاری صاحب کو انصاف کرنا چاہئے
کہ آپکے فقہا نے جنکے آپ مقلد ہین سود کو حلال کیا ہے یا ریاست بھوپال
مین حکم جاری ہے **قولہ** ترویج خمر کی خوب ہے شراب کا نکالنا بیچنا سرِ بلا ہے
لاکھون روپیہ اسکے محصول کا مدار المہام اور والا جاہ کے خزانہ مین داخل ہوتا ہے
الخ **اقول** یہی اعتراض ایک اور شخص آپکے ہمنام ولایتی قندہاری تلمیذ مولوی
عبدالحی نے نواب صاحب پر کیا ہے جواب اسکا دندان شکن دیا جاتا ہے کئی وجہ
سے وجہ **اول** یہ ہے کہ بھوپال مین ترویج خمر کا بتانا محض جھوٹھ ہے لعنت اللہ
علی الکاذبین وجہ دوم ترویج خمر سے کیا مطلب اگر یہ مطلب ہے کہ ریاست
بھوپال مین عموم طور پر ہر گلی کوچہ ہر محلہ سرلوبہ مین ترویج خمر ہے مسلمان ہندو سب
استعمال کرتے ہین یہ تو بالکل غلط ہے آپ ایک ہی مسلمان کا نشان دیوین

پاس بہت سے لوگ تھے مینے پوچھا یہ کسکا مکان ہے لوگون نے کہا جناب فخر المحدثین نواب والاجاہ امیر الملک سید محمد صدیق حسن خانصاحب کا مکان ہے لوگون نے کہا کہ آپ اسوقت بالاخانہ مین تشریف رکھتے ہین مگر کچھ خفا ہین مین بالاخانہ مین گیا اور آپ سے ملاقات کی آپ بہت خوش ہوے فرمایا کہ اسوقت میرا غصہ بہت سے ملاقات کرکے جاتا رہا اور بہت سی باتین مجھسے فرمائین نہ قابل اظہار کے ہین مینے صبح اوشکر اللہ کی اس رویا مبارکہ پر حمد کی اور یہ تعبیر مینے سوچی کہ قاریصاحب کے رسالہ سے شاید آپ ناخوش تھے کیونکہ اسمین آپکی جناب مین بہت سی افترا لکہی تھی اس رسالہ کے ملاحظہ سے انشاء اللہ تعالی خوش ہو مجھے اور پہلے تین دفعہ مین آپکو خواب مین دیکھ چکا ہون ایک دفعہ قبل لکھنے رسالہ عمارة المساجد کے مختصر یہ ہے کہ مین نے اپنیکو خواب مین دیکھا کہ مین مع ایک طالب العلم کے بھوپال مین گیا ہون اور جناب نوابصاحب ایک بہت بڑے میدان وسیع مین گلگشت فرما رہے ہین مجھکو آپ نے بلایا مین آپکے قدم بقدم پیچھے چلتا ہون آپ نے درمیان مین اور گفتگو کی فرمایا کہ تو مستعد ہین کا رد رکھہ پہر صبح کو بیدار ہوا تو میرا عزم ہوا کہ جامع الشواہد کا رد لکھون دوسری دفعہ مینے خواب مین دیکھا کہ بھوپال مین ایک شخص کابلی بہت سی باندیئن کلکتہ سے لایا اور اسکا باطن مین یہ ارادہ ہے کہ نواب صاحب بہادر کو شہید کرے اس راز نہانی پر ایک موحد نے اطلاع پائی اور اس موذیکو قتل کرڈالا نواب صاحب بہادر نے سب اہل مجلس کو حکم دیا کہ ایک ایک باندی سب کوئی لیلو مجھکو بھی ارشاد کیا کہ تو بھی ایک لے اتفاق سے میرے حصہ مین کچھ کم صورت باندی آئی مین نے عرض کی کہ مجھکو تبدیل کر دیجیے اسکو فرلونگا آپ نے خادم کو حکم دیا کہ انکو دوسری باندی دو پہر تیسری دفعہ کا واقعہ یہ ہے کہ مجھکو بعض احباب

اور طحطاوی حاشیہ در مختار مین ہے کہ کسی نے دس پیالے شراب کے
پیے اور دسوین پیالے سے اسکو نشہ ہو تو دسوان پیالہ حرام ہوگا نو پیالے حلال اسی
عبارت کو عایۃ الاوطار جلد چہارم کے صفحہ ۱۶۲ مین بھی نقل کیا ہے الحمد للہ کہ جو باتین
قاری صاحب دوسرون کے سر لگاتے تھے وہ انکے مذہب کی بڑی بڑی کتابون
مین موجود ہین ہمنے تسلیم کیا کہ شراب حرام اوسکا بیچنا بکوانا پینا پلانا حرام آخر یہ
کام گناہ کبیرہ ہو اس سے ایمان تو نہین جاتا امید تو ہے حنفیہ جو بات وہ
غیبت اہل حدیث ازالہ اعراض مسلمین متبعین کرتی ہین وہ تو اس شراب سے
بھی بدتر ہے مگر قاری صاحب کیا کرین شراب قہر الہی نے انکو بیہوش بیخود اس
کو رکھا ہے اوسکے نشہ مین بڑ مارتے ہین ہذیان بکتے ہین **فائدہ** مین بعد
لکھنے ان پنج وجہ مذکورہ بالا کے سو گیا تھا ہمنے ایک رویا صالحہ دیکھی بموجب
احادیث صحیحہ کے جو بخاری کے صفحہ ۱۰۳۴ و ۱۰۳۵ مین ہے الرویا من اللہ یعنی رویا اللہ کے
جانب سے ہے اذا رای احدکم الرویا یحبہا فانما ھی من اللہ فلیحمد اللہ
علیہا ترجمہ جب دیکھے ایک تمہارا خواب ایسی کہ اسکو دوست رکھتا ہے پس
ہو اسکے نہین کچھ کہ اللہ کی طرف سے ہے پس چاہیے کہ حمد کرے اسپر رویا
المومن جزء من ستۃ واربعین جزءا من النبوۃ ترجمہ رویا مومن کی ایک
جزو ہے چھیالیس جز نبوت سے لم یبق من النبوۃ الا المبشرات قالوا وما المبشرات
قال الرویا الصالحۃ ترجمہ نہین باقی رہا نبوت سے مگر مبشرات لوگون نے پوچھا
کیا ہین مبشرات اپنے فرمایا خواب اچھی اور ترمذی کے جلد ثانی کے صفحہ ۵۲ مین
ہے اذا اقترب الزمان لم تکد رویا المومن تکذب ترجمہ جب قریب ہوگا
زمانہ نہین قریب ہے کہ خواب مومن کی جھوٹی ہو مین اپنے رویا کو تحریر کرتا ہون
کہ مین خواب مین سیر کرتا ہوا ایک مکان عالیشان مین پہنچا اس مکان سے

فحوٰس الکلام سے ظاہر ہے کہ خاص نواب صاحب نے ساری ٹکسین جو رعایا پر تین جیکے ہو یا مرفو ستر یا مرفہ روشنی سب یکقلم معاف کردین یہ معافی ابتدائی زمانہ نواب صاحب سے ہی قبل اسکے کہ قاریصاحب بھوپال گئی تھی لکن افسوس ہی وہان سے افترا باندہ کر واپس آئے وجہ دوم یہ ہو کہ ہمنے مانا کہ جناب تاج الہند بیگم صاحبہ نے چنگی کا محکمہ مقرر فرمایا ہے مگر جو معاملہ درمیان حاکم محکوم کے دونو کی رضا سے مقرر ہوا اسکی عدم جواز کی وجہ بیان فرمائیے وجہ سوم یہ ہے کہ اکثر رعایا بھوپال کے قوم کفار سے ہے جیساکہ نواب صاحب بہادر نے ترجمان وہابیہ مین تحریر فرمایا ہے پھر اگر قوم کفار پہ باوجود خراج کے چنگی وغیرہ مقرر کی جاوے تو کیہ خرابی ہے موطا امام مالک مین ہے ان عمر بن الخطاب ضرب الجزیۃ علے اہل الذھب اربعۃ دنانیر وعلے اہل الورق اربعین درھما مع ذلک ارزاق المسلمین وضیافۃ ثلاثۃ ایام کذا فی المشکوٰۃ ترجمہ تحقیق عمر بن خطاب نے مقرر کیا خراج سونے والونپر چار دینار اور چاندی والون پر چالیس درہم مع اسکے رزق مسلمانون کا اور ضیافت انکی تین دن کی بھی مقرر کی تو اب حضرت عمر پر بھی اپکا بعینہٖ اعتراض ہوسکتا ہے کہ زمین انکی نا پ کر تو خراج لیا پھر ضیافت وغیرہ کس حدیث سے مقرر کی جو جواب آپ حضرت عمر کی طرف سے دیوینگے یا اسکو درست فرماوینگے وہی ریاست بھوپال کا جواب سمجھین **قولہ** شاید بحکم الناس علی دین ملوکہم حسب قانون انگریزی کے حلال کردیا ہو حدیث مین موجود ہے زمین ہوا کی گھاس پانی مین سب مخلوق شریک ہو متقی نے کوہستان کے ٹکڑے پر بھی محصول لگادیا تہا حسب قانون انگریزی کے لیکن رعیت کی داد یلاسے بالفعل تو معاف کردیا ہے الخ **اقول** اس عبارت قاریصاحب سے یہ بات بخوبی ثابت ہوئی کہ یہہ بالکل جو تہمت فساد کے اہل حدیث کے ذمہ لگاتے ہین سب غلط ہے بیگم صاحبہ و نواب صاحب بہادر سرکار انگریزی کے بہت خیرخواہ ہین اس عبارت قاریصاحب

نے علالت نواب صاحب کی خبر لکھی اس خبر وحشت اثر سے مجھکو کمال فکر لاحق ہوا اس
سے خود بھی ایکی صحت کے دعا کی اور طالبہ و موحدین سے کرائی اس فکر مین مجھکو غلبہ خواب
کا ہوا کیا دیکھتا ہون کہ جناب نواب صاحب بہادر ایک تالاب سے غسل فرما کر نکلے اور
آپکے پیچھے مین اور قاضی شیخ محمد صاحب اور مولوی محمد بشیر صاحب و حکیم محمد احسن
و چند دیگر آدمی ہین کہ مین اونسے واقف نہین ہون اور نواب صاحب ہم لوگون سے
ہنس ہنس کر خطاب فرماتے ہین الحمد للہ بہت محظوظ ہین صبح کو اوٹھکر ایس دیا پر شکر الہی کیا اسی
درمیان مین ایکی صحت کی خبر بھی معلوم ہوئی چوتھی دفعہ شب گذشتہ کا خواب وہ
ہے جو مذکور ہوا فقط الحمد للہ کہ مجھکو جناب نواب صاحب سے قرب معنوی حاصل ہے
گو ظاہر آپ سے بعید ہون اگرچہ میرے ان خوابون سے حاسدین جلین گے اور انکو
دوسرے اغراض پر محمول کرینگے مگر کفی باللہ شہید اکر مین نے کسی غرض سے انکو تحریر
کیا ہو بلکہ آیت واما بنعمت ربک فحدث کے موافق یہ رویا صالحہ لکھی گئین اگر حاسدین
کچھ تحریر کرینگے تو جواب ترکی بترکی پائینگے کیا محقق طوسی رافضی کے خواب دیکھنے اور اسکی
پشت شو کنے سے بھی یہ رویا مبارک گئی گذری ہے اسوقت تک مجھسے اور نواب صاحب
سے ملاقات بھی نہین ہوئی نہ ان کی خط کتابت ہے کہ کوئی خود غرض بد دماغ میرے
اس خواب کو محمول کسی خوشامد پر کرے اللہ تعالی کے لئے اوسکے بندون سے محبت رکھنا اور
دعا کرنا شیوہ قدیمہ سلف صلحا ہے اوسی طرح مجکو بھی جناب موصوف سے محبت ہی
الحب للہ والبغض للہ قولہ تحصیل چنگی کی سرکار انگریزی سے بھی زیادہ زور شور
سے جاری ہے الی قولہ کسی مذہب کی حدیث مین نہین ہے اقول جواب اسکا کئی وجہ
سے ہے اول یہ کہ اس امر مین نواب صاحب امیر الملک پر اعتراض کرنا محض لغو ہے
کیونکہ ریاست کے مالک نواب صاحب بہادر نہین ہین اگر یہ آپ ثابت کرتے کہ یہ معاملہ
نواب صاحب کے امر سے ہوا ہے تو جائے اعتراض تھی بدون اسکے آپکی بیہودہ سرائی ہے علاوہ اسکے

ویمین المدعی فی الاموال وما یقصد به الاموال وبه قال ابوبکر
الصدیق وعلی وعمر بن عبد العزیز ومالک والشافعی واحمد وفقهاء
المدینة وسائر علماء الحجاز ومعظم علماء الامصار وحجتهم انه
جاءت احادیث کثیرة فی هذه المسئلة من روایة علی وابن عباس
وزید بن ثابت وجابر وابی هریرة وعمارة بن حزم وسعد بن عبادة
وعبد الله بن عمرو بن العاص والمغیرة بن شعبة ترجمہ اور کہا ہے
یہ جمہور علماء اسلام نے صحابہ اور تابعین اور جو بعد انکے ہوئے علماء شہروں سے
کہ فیصلہ کیا جاوے مالی مقدمات اور جس سے مالی مقدمات کا قصد کیا جاتا ہے ایک گواہ
اور قسم مدعی سے یہی کہا ابوبکر صدیق وعلی وعمر بیٹے عبد العزیز و مالک و شافعی و احمد و فقہاء
مدینہ و تمام علماء حجاز اور عمدہ علماء شہروں نے اور دلیل انکی یہ ہے کہ ہر آئینہ اس مسئلہ میں بہت
سی حدیثیں روایت سے حضرت علی و ابن عباس و زید بن ثابت و جابر و ابوہریرہ و عمارہ
بن حزم و سعد بن عبادہ و عبد اللہ بن عمرو بن عاص و مغیرہ بن شعبہ سے وارد ہوئی
ہیں عبارت امام نووی سے معلوم ہوا کہ یہ مذہب جمہور علماء کا ہے تو اب یہ طعن قاضی صاحب
کا حضرت ابوبکر صدیق و حضرت علی وغیرہ صحابہ و امام مالک شافعی و احمد پر بجائے
نواب صاحب پر اور قاری صاحب کا لغو واضح ہوگیا اگر قاری صاحب کا مذہب
اصل میں کچھ اور ہی ہے حنفیت کا دعوی فقط تقیہ سے کیا ہوا ہے کیونکہ اگر اہل سنت
سے ہوتے تو صحابہ کرام و مجتہدین عظام پر کیوں طعن کرتے تحقیق کامل طور پر اس
مسئلہ کی علامہ ابن قیم نے طرق حکمیہ و اعلام الموقعین و امام شوکانی نے نیل الاوطار
میں و جناب خاتمة المحدثین امیر الملک نے مسک الختام کی جلد ثانی کی صفحہ ۲۸۲
و ۲۸۳ میں فرمائی ہے ان کتب کی طرف مراجعت کرو حال کھل جاوے گا چونکہ
قاری صاحب نے بے سمجھے حدیث کے جناب نواب صاحب بہادر پر یہ اعتراض کیا ہے

کو جناب نواب صاحب بہادر نے ترجمان وہابیہ کے صفحہ ۲۸ مین نقل کرکے ایک عمدہ تفریع
اسپر فرمائی ہے ہذا کلامہ الشریف نیز عبارت مذکور حجت ہے اس بات پر کہ مفسد و دشمن
امن و آزادگی خلق کی وہی لوگ ہین جو مقلد کسی مذہب خاص کے ہین جیسے مصنف رسالہ مذکور
کہ انکو اپنے حنفی مذہب ہونیکا دعوی ہے بخلاف ان لوگون کے جو انفظ وہابیکو پسند نہین
کرتے اور اہل سنت و حدیث ہین اور انکے دین مین حکومت حاصل کرنیکی فکر کرنا اور
زمین مین فساد پھیلانا اور تعصب مذہبیکو رونق دینا اور ہر کسی پر نفسانیت و عداوت
سے مدعی ہونا سخت گناہ اور حرام ہے انتہی کلامہ الشریف اور قاریصاحب نے یہ جو فرمایا
ہے کہ زمین سوات مین سب لوگ شریک ہین اسپر کیا دلیل ہے حدیث مین تو یہ آیا
کہ زمین عادی غیرہ اللہ اور اسکے رسول کی ہے یہی آیا ہے کہ جو زمین سوات کو زندہ کرے
وہ اوسکے ملک مین ہوجاتی ہے دوسرے کو اوسپر حق نہین پہنچتا یہ بات کہ رعیت کی
واویلا سے بالفعل محصول معاف ہی محض افترا بندی کی ہی قدیم سے چرائی مویشیان کا
محصول ریاست مین لیا جاتا تھا بے کسیکی خواہش کی نوابصاحب نے معاف کر دیا
ع چشم بد اندیش کہ بر کندہ باد + عیب نماید ہنرش در نظر + جب قاریصاحب کو اسکا
علم ہے کہ اب محصول نہین ہے تو بہتان کا موقوف ہو گیا ہے تو پھر اسکو ذکر کرنا سوائے
تعصب مذہبی کے اور کیا ہے **قولہ** اور اپنی ریاست مین حکم عام دیا ہے کہ فیصلہ ایک
گواہ اور ایک قسم پر کر دیا کرو اور قرآن کی مخالفت صریح پر حکم دیا اور حدیث مسلم احاد سے
بلا سمجھے معنی حدیث کے حکم قرآن کا رد کر دیا **اقول** یہ مذہب ایک گواہ اور ایک
قسم سے فیصلہ کرنے کا امام مالک شافعی و احمد و جمہور علماء اسلام و صحابہ کبار مثل
ابوبکر صدیق و ابن عباس وغیرہ کا ہے چنانچہ امام نووی نے تحت حدیث مسلم کے
فرمایا ہے مسلم جلد ثانی کی صفحہ ۷۴ مین ہے وقال جمہور علماء الاسلام من
الصحابۃ والتابعین ومن بعدھم من العلماء الامصار یقضی بشاھد

چونکہ یہ عبارت فارسی کی ہے لہذا ترجمہ اسکا کچھ ضرور نہین مین اگر اس مسئلہ کی تحقیق کامل طور پر جو مجہکو معلوم ہے لکھون تو ایک جزسے زیادہ ہوگی فقط واسطے ملاحظہ ناظرین منصفین کے مناظرہ امام شافعی کا جو امام محمد سے اس مسئلہ مین ہوا ہے اور امام شافعی نے امام محمد کو ساکت کیا مختصر طور پر بیان لکھتا ہون اور ترجمہ پر کفایت کرتا ہون اصل عبارت میرے پاس مع سند کے موجود ہے سبکی نے طبقات کبری مین امام شافعی سے نقل کیا ہے اور اسی مناظرہ کو مولوی محمد حسین صاحب لاہوری نے کامل طور پر اپنے پرچہ اشاعۃ السنۃ مین بھی نقل کیا ہے امام شافعی نے کہا ہے کہ ایکدن مین امام محمد کے پاس بیٹھا تھا اور مین بادشاہ ہارون رشید کی غصہ سے متفکر تھا اور رنج بھی میرا ختم ہو گیا تھا اسی اثناء مین امام محمد کو مینے سنا کہ اہل مدینہ پر طعن کرتا تھا مینے کہا کسپر طعن کرتے ہو اس شہر پر یا شہر والون پر پس اگر ان لوگون پر طعن کرتے ہو تو گویا ابو بکر و عمر و مہاجرین انصار پر طعن کرتے ہو اگر اس شہر پر طعن کرتے ہو تو یہ وہ شہر ہے جسکے لیے انحضرت صلعم نے دعا کی ہے کہ اسکے ناپ تول مین برکت ہو اور نیز اسکو آپنے حرم بنایا جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم بنایا کہ اسکا کوئی شکار نکیا جاوے سو بتاؤ کسپر طعن کرتے ہو امام محمد نے فرمایا کہ اللہ کی پناہ اس سے کہ مین اس شہر پر طعن کرون یا اسکے لوگون پر مین تو اسکے ایک حکم پر طعن کرتا ہون مینے کہا وہ کیا ہے انہون نے فرمایا فیصلہ شاہد و یمین کا مینے کہا اسپر کیون طعن کرتے ہو کہا اسلیئے کہ یہ مخالف قرآن کے ہے مینے کہا جو حدیث مخالف قران کی ہو کیا اسکو ساقط کروگے کہا ہان ایسا ہی واجب ہے پہر مینے پوچھا والدین کے حق مین وصیت کرنے کو کیا کہتے ہو وہ ایک ساعت سوچ مین رہے مینے کہا جواب دیجیئے کہا کہ وصیت جائز نہین مینے کہا یہ حکم بھی تو کتاب اللہ کے مخالف ہے تم نے کسلیئے کہدیا کہ وصیت جائز نہین ہے اسلیئے کہ حضرت نے فرمایا ہے نہین اسکی وصیت نہین شافعی نے کہا پہر مینے پوچھا بتاؤ یہ حکم دو گواہ کا ہے کسیطرف سے

حالانکہ اسکا جواب جناب نواب صاحب بہادر نے متعدد مولفات مین لکھدیا ہے
پر مین اسجگہ کچھ عبارت مسک الختام کی جو متعلق اس اعتراض کے ہے نقل کرنا مناسب
جانتا ہون مسک الختام کے صفحہ ۲۴ مین ہے جواب دادہ اند بعض حنفیہ بانکہ این زیادت
ست و زیادت بر قرآن نسخ است و اخبار احاد نسخ نمیکنند متواتر را و مقبول نیست
زیادت از احادیث مگر وقتیکہ خبر مشہور باشد و جواب آنست کہ نسخ رفع حکم ہست
واینجا رفع نیست و نیز لابد ہست کہ ناسخ و منسوخ بر یک محل وارد شوند و این در زیادت
بر نص متحقق نیست و غایت انچہ در وی ہست آنست کہ تسمیہ زیادت مثل تخصیص نسخ
اصطلاح ہست و لازم نمی آید از ان نسخ کتاب بہ سنت و تخصیص کتاب بسنت جایز
ہست و ہمچنین زیادت بران کما فی قولہ تعالی واحل لکم ما وراء ذلکم واجماع کردہ اند بر تحریم
نکاح عمہ با دختر برادرش و سند اجماع درین حکم سنت ثابتہ ہست ہمچنین قطع ید سارق
در بار دوم و نحو آن واخذ کردہ اند از در حکم بشاہد و یمین بنا بر زاید بودن ان بر قرآن
ترک عمل باحادیث کثیرہ در احکام کثیرہ کہ ہمہ زاید بر قران است مثل وضو بہ نبیذ و
وضو از قہقہہ و از قے و استبراء سبیہ ترک قطع ید سارق در چیز سریع الفساد
وشہادت زن واحد در ولادت و نبودن قود مگر بسیف و نہ جمعہ مگر در مصر جامع و
عدم قطع ایدی در غزو و وارث نہ شدن کافر از مسلم و خوردہ نشدن طافی و حرام
بودن ہر ذی ناب از سباع و ذی مخلب از طیر و کشتہ نشدن والد عوض ولد و وارث
نہ شدن قاتل از قتیل و جز ان از امثلہ متضمنہ زیادت بر عموم کتاب و جواب
دادہ اند بانکہ احادیث واردہ درین مواضع مذکورہ احادیث مشہورہ ہست و جہ
فرمایا ہے مسلم حلبہ تا شہرت ہست و بجوابش گفتہ اند کہ احادیث قضا بشاہد و یمین نیز
الصحابہ والتابعین و مروی از انحضرت صلعم مروی ہست و دران احادیث صحیحہ
کدام شہرت زیارت ترا زین خواہد بود انتہی کلامہ

پابندی نہین ہے اور یہ کچھ قابل اعتراض نہین کیونکہ ایسی پابندی محدثین کے نزدیک
حرام ہے اور دلائل حرمت کی نصوص صریحہ کتاب اللہ وسنت رسول اللہ سے موجود
ہین بیان انکا گذرا اتباع قرآن وحدیث کو چھوڑکر اراء رجال کی طرف جانا جیسے
قاریصاحب وانکے ہم مذہب کرتے ہین البتہ شیوہ اہل رفض کا ہے **قولہ** شہر بھوپال
مین جو بڑا شہر ہے سوا ایام فصلی کے ایک دو کانکے سوا دوسری جگہ اگر غلہ بکے تو مستحق
سزا ہو یا بموجب حکم احتکار کے سرکاری غلہ بکتا ہوگا **اقول** مینے بہت معتمدون اور ثقات سے
سنا ہے کہ بھوپال مین متعدد جگہ غلہ فروخت ہوتا ہے ریاست کی جانب سے ہرگز ممانعت
نہین معلوم ہوتا ہے کہ قاریصاحب نے یا تو دل سے یہ مضمون بباعث تعصب مذہبکے
گھڑ لیا ہے یا کسی حاسد یا بغض سے سنا ہے کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع یعظکم
اللہ ان تعودوا لمثلہ ابدا ان کنتم مومنین یہ جھوٹھ بولنا اور افترا لگانا کس
کتاب فقہ سے اخذ کیا ہے شاید کسی کتاب مین اسکا بھی باب ہو گا **قولہ** اور جو خرچ رجسٹری کا
بائع مشتری وغیرہ پر اور خرید کا نفاذ اشٹام وغیرہ کا عرایض دعوی پر ذمہ متخاصمین
کے اور طرح طرح کے رسوم تحصیل کے حسب قانون انگریزی کے جو نواب والاجاہ نے
رعیت پر لگا رکھی ہین یہ سب رسوم وابواب ظلم صریح ہین الخ **اقول** یہ باتین
جو قاریصاحب نے نقل کی ہین بالکل خلاف واقع ہین اور جو بعض ہونگے تو وہ
ظلم نہین ہونگے انکو ظلم کہنا قاریصاحب کی جہالت اور عدم علم بقواعد شرع ہے جواب
اسکا تحصیل چنگی کی اعتراض مین گذرا اور آپکے فقہا نے جو کتاب الحیل مقرر کرکے صریح
ظلم مسلمانون کے حلت مال وغیرہ مین کر رکھا ہے اور آپکے امام ابو یوسف صاحب
جو حیلہ کرکے ہمیشہ زکوۃ نہین ادا کرتے تھے جب سال تمام ہوتا تو بیوی کے نام اپنا
مال ہبہ کر دیتے اور یتیمون کا مال کھانا شاید یہ لوگ ایت لا تاکلوا اموالکم بینکم
بالباطل کو منسوخ سمجھے ہونگے **قولہ** مدار انگریزی کچھ شکایت نہین ہے کہ منھ لفت

ایسا واجب ہو جسکا خلاف درست نہین امام محمد نے کہا اس سوال سے تمہاری کیا غرض مین نے کہا اگر تم کہو یہ حکم ایسا واجب ہے جسکا خلاف کہین نہین تو چاہیے کہ جب زانی زنا کرے اور اسپر دو شخص گواہی دیوین تو اسکو بصورت نکاح کے سنگسار کرو ورنہ سو دُرّے لگاؤ امام محمد نے کہا اگر مین کہون کہ دو گواہ گواہ واجب متعین نہین تو پہر کیا ہوگا شافعی نے کہا واجب متعین نہین تو تمام احکام کو اپنی اپنی جگہ اتارو شہادت زنا مین چار گواہ ہون اور بعض جگہ دو اور بعض جگہ ایک گواہ اور قسم غرض کہ امام شافعی نے امام محمد کو پورا الزام دیا جناب قاریصاحب اس مسئلہ مین تو آپکے پیشوا الزام کہا چکے ہین آپ کس شمار مین ہین آپ ذرا اپنی کتب کا ملاحظہ فرماوین آپ لوگ تو بدون ایک شاہد و یمین کے خلاف کلام اللہ کا کرتے ہین شرح وقایہ کے صفحہ ۳۴۲ اور غایۃ الاوطار ترجمہ اردو در مختار کے جلد ثالث کے صفحہ ۱۴۲ مین ہے شہادت ایک دایہ کی ثبوت نسب کے لیے کافی ہے معلوم نہین کہ قاریصاحب اسکا کیا جواب دیوینگے آپکے مذہب مین تو فقط اسباب بہت وغیرہ ان کے بیچنے وغیرہ اینٹونکو شاہد ٹہراتے ہین یہ سب مسئلے ہدایہ و درمختار مین موجود ہین ان مسائل مین تو اپنی رائے سے زیادتی قرآن پر کرلیتے ہین اور محدثین جنکے پاس دلائل قویہ ہین اور وہ اس مسئلہ یعنی قضا علی الیمین و شاہد کے تحقیق سے فارغ ہو چکے ہین انپر تو یہ اعتراض اور اپنے گہر کی خبر نہین **قولہ** اور حکم عام دیا کہ ہماری ریاست مین پابندی کسی مذہب کی مرعی نہ ہو اب روافض سے بہی گذر گئے **اقول** یہ بہی اپکا بہتان ہے رئیسہ معظمہ نواب صاحب بہادر کا یہ حکم ہرگز نہین کہ پابندی کسی مذہب کی نہ ہو بلکہ انکا حکم ہے کہ پابندی طریقہ انیقہ ما انا علیہ واصحابی کی ہونی چاہیے اور آرا رجال سے جنہون نے رونق کتاب اللہ وسنت رسول اللہ کو مٹا دیا ہے پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ حق تعالیٰ اللہ نے فرمایا ہے من لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکافرون خلاف ما انزل اللہ سے خوف کفر ہے ہان یہ کہیے کہ مذہب محدثات وآراء رجال کی وہان

بہی جانتا ہے کہ جمعہ کے دو خطبے ہوتے ہین دوسرے خطبہ مین ذکر صحابہ کا ہوتا ہے قاریصاحب کے مذہب مین شاید ایک ہی خطبہ جمعہ کے واسطے کافی ہے یا ذکر صحابہ کا اول خطبہ مین ہونا واجب ہی افسوس ہی جنکو رتوندی کا مرض ہوتا ہو وہ کمبخت بھی دن کو کچہ دیکہ لیتے ہین قاریصاحب کور روز روشن مین بہی سوجہائی نہین دیتا مجموعہ خطب صدہا جگہ موجود ہے دیکہو اوس مین خطبہ ثانی جمعہ ہی یا نہین پہر اوس خطبہ ثانیہ مین جسکا نام دائرۃ الخطب ہے جو ہر جمعہ مین بعد خطبہ اولی پڑہا جاتا ہے ذکر صحابہ کا ہی یا نہین دن دوپہر تو ڈاکہ نہ ڈالو ایسا افترا کر و جو کسیقدر چل نکلے یہہ تو نکرو کہ ناؤن مین دہول اوڑی ع چہ دلاورست دزدے کہ بکف چراغ دارد ❊ قولہ رسول خدا صلعم جو مناقب خلفاء و صحابہ کے خطبہ مین بیان فرماتے تھے وہ بھی بدعت ہوگیا اقول آپ ایک ہی خطبہ رسول اللہ صلعم سے ثابت کرو دکھاؤ مین کہ فلان خطبہ مین حضرت صلعم نے مناقب خلفاء و صحابہ کو بیان فرمایا ہے ورنہ یہہ سب آپکی خانہ سازی و افترا پردازی رسول اللہ صلعم پر ہے اور حضرت صلعم پر افترا باندہنا شیوہ اہل رفض کا ہے من کذب علی متعمدا فلیتبوء مقعدہ من النار قولہ سوا اسکے بعض علامات خوارج کے بہی انمین موجود ہین الی قولہ مگر انکو نہ ہنود سے رنج ہے نہ نصاری سے نہ اور کفار سے فقط اہلسنت سے دشمنی ہے جب اہل مذہب کا نام سنتے ہین جلجاتے ہین الخ اقول اہل حدیث مین کوئی علامت خوارج کی نہین پائی جاتی اور نہ اہل حدیث کو کسی سے رنج ہے اور نہ کسیکے نام سے جلتے ہین ہان بموجب حدیث من احب للہ و ابغض للہ کے جو شخص شرع سے قابل دشمنی کے ہین اونسے دشمنی رکہتے ہین اور جو قابل دوستی کے ہین اونسے دوستی رکہتے ہین البتہ یہ کہہ سکتے ہین کہ حنفیونکو نہ ہنود سے رنج ہے اور نہ کفار سے جسقدر اہل حدیث سے رنج ہے ندگہنٹے کی آواز سے انکو رنج ہے نہ ہنود کے سنکہہ سے جسقدر آمین کی آواز سے رنج ہے سلف نے کہا ہے

دین کی باعث ان ظلمو نکا ہے الخ **اقول** سرکار انگریزی نے کئی بار اشتہار دیا ہے اور دہلی کے جلسہ مین عام اشتہار سنایا گیا کہ مبنی حکومت سرکار عدل اور آزادی کا ہے اور سپہر آج تک گورنمنٹ کا عمل ہے کہ کسی پر کوئی تعدی نہین کر سکتا جسکا دل چاہے جو کرے گورنمنٹ کو ظالم بنانا محض ناشکری گورنمنٹ کی ہے گورنمنٹ کو چاہیے کہ ایسے شخص کو جو گورنمنٹ پر اتہام لگاوے کامل سزا دیوے **قولہ** نواب والاجاہ نے جمعہ و اعیاد کے خطبے تصنیف کر کے اپنی ریاست مین اور اپنے موافق مذہبونکو حکم ترویج اور پڑہنیکا دیا ہے اور ذکر صحابہ و خلفاء راشدین کا خطبے مین عبث جانکر انکا ذکر خطبے سے نکال ڈالا ہے اب کیا شبہ اس فرقہ کے رافضی ہونے مین باقی رہا الخ **اقول** یہ اعتراض بھی نواب والاجاہ پر کرنا افترا پردازی و بہتان سازی سے خالی نہین نواب صاحب بہادر کا جسنے مجموعہ خطب تالیف کیا ہوا دیکھا ہے وہ خوب جانتا ہے کہ جیسے نواب صاحب بہادر نے اپنے خطبون مین فضایل صحابہ و خلفاء راشدین کے لکھے ہین آج تک کسی نے نہین لکھی ایک خطبہ جو مجھکو یاد ہے اسمین خلفاء راشدین وغیرہ کی احادیث سے فضائل لکھی ہین لو کنت متخذا خلیلا لاتخذت ابابکر خلیلا الخ ان اللہ جعل الحق علی لسان عمر و قلبہ و لکل نبی رفیق و رفیقی فی الجنۃ عثمان و ان علیا منی و انا منہ الخ ترجمہ اگر مین کسیکو دوست بناتا تو حضرت ابوبکر صدیق کو خلیل بناتا آخر تک تحقیق اللہ نے کیا ہے حق کو زبان اور دل حضرت عمر پر اور ہر نبی کے لیے رفیق ہوتا ہے اور رفیق میرا جنۃ مین عثمان ہے اور تحقیق علی مجھسے ہے اور مین اس سے آخر تک جملہ صحابہ کی فضایل احادیث سے ثابت کیے ہین قاری صاحب اس عبارت کو دیکھکر شرمائیے اور بہتان سے باز آئیے مجموعہ خطب مین ہر ماہ کے لیے پانچ پانچ خطبہ اولی لکھی ہین ہر خطبہ کا دوسرا خطبہ یک آخر خطبہ مین لکھا ہے اور سب اول لفظ دائرۃ الخطب پر قوم ہے یہ بات تو ہر احمق

توتمکو ان افترا ونکی جزا وہ دیتا کہ کچہہ یادکرتے **قولہ** باقی مفاسد عقائد کی انکی کتاب مدار الحق وغیرہ مین لکھے ہین دیکھہ لو کہ قائل رجعت کے ہین خدا تعالی پر کذب جایز رکہتے ہین الخ **اقول** مدار الحق ایک مفتری کاذب کی تالیفات سے ہے اور جواب ان افترا ونکا عمارۃ المساجد مین دیاگیا ہے کہ اہل حدیث کا ان عقائد باطلہ سے کوئی ہی عقیدہ نہین یہ سب عقاید حنفیہ کے ہین **قولہ** غرض کہ یہ ساری علامات تشیع کی اس فرقے مین موجود ہین الخ **اقول** کوئی علامت شیعہ کی اس فرقہ مین نہین پائی جاتی بلکہ یہ سب علامتین حنفیہ مین موجود ہین جیسا کہ گذرا و للہ الحمد اور کوئی بات آپکی قابل جواب کے نہین باقی قصہ امام جامع مسجد وڈاکٹر پٹیالہ کے ملانم کا محض افترا وخیال خام ہے اور یہ جو حاشیہ رسالہ پر قصہ لال ٹین دہلی کا لکھکر عوام کو سرکار سے بدظن کرایا ہے سخت جہالت ہے سرکار نے اپنی رعایا کے آرام کے لئے صدہا چیزین نکالی ہین اسمین فقہ حنفی کا کچہہ دخل نہین اور اگر دخل ہے تو عوض توران کی لڑائی کے آپ گورنمنٹ سے اسکا مواخذہ کرین ع دل ما شاد چشم ما روشن + ہمسے اور اس لال ٹین کے قصہ سے کیا واسطہ آپکا دل زنگ تقلید سے بالکل سیاہ کالا بہرا ہوگیا ہے اسلیئے آپکو لال ٹین کی روشنی بری لگتی ہے آپسے تو بیچارا خفاش ہی اچہا کہ رات کو تو وہ پرواز کرتا ہے گو دن کو سورج کے سامنے آنکھہ نہین ملاتا ہم جانتے ہین اب آپ اس آیت کا بہی جلد انکار کرین گے انا زینا السماء الدنیا بمصابیح وجہ انکار کی یہ ہوگی کہ بعد اسکے یون فرمایا ہے وجعلناها رجوما للشیاطین مطاف مذ مین آپنے سنا ہوگا کتنی لال ٹین لٹکتی ہین آخر وہ سب انہین حکام حنفیہ نے لٹکائی ہین پہر اگر گورنمنٹ نے بہی تقلید را ے حنفیہ مسجد جامع دہلی مین روشنی لالٹین کی تو آپکی دلیر کیوں اندہیر چہاگیا سچ ہے ع کور بہتر نہ آفتاب سیاہ + اب قاریصاحب ریل گاڑی تار وغیرہ

لیس فی اللہ نیا مبتدع الا وهو یبغض اهل الحدیث آپکی حدیث دانی تو ہمکو خوب
معلوم ہے یہ تو فرمائیے کہ واسد کا لفظ کونسی حدیث مین آیا ہے یعنی لئن انا واللہ
اور کتھہ الخ **قولہ** ایسا ہی نواب والا جاہ اگرچہ امام شافعی و مالک کے نام
بہی غصہ مین آتے ہین لیکن جب ابو حنیفہ کا نام سن لیتے ہین تو مارے غصہ کے
اختیار مین نہین رہتے لعنتے سے بہی صبر نہین ہوتا حال قال سے غصہ ٹپک پڑتا
ہے **اقول** اے ظالم کچہہ تو اللہ سے ڈر جناب نواب صاحب بہادر پر اتہام
لگاتے ہین کیون کمر ہمت کی باندہی ہے اس سے تمکو کیا حاصل جناب نواب
صاحب نے اتحاف النبلا مین امام مالک و شافعی وغیرہ کے مناقب جمیلہ لکہی ہین
کہ شاید کسی مورخ نے لکہی ہون اور امام صاحب کی بہی مناقب حقہ لکہدئے
ہین اور مناقب غالیہ کو جو حنفیون نے مثل شیعہ کے بنا کر ہوئے ہین رد کر دیا ہے
ان افترو نکا حال آپکو قیامت مین معلوم ہوگا نواب صاحب نے باوجود
اس اقتدار کے جو آج کسی حنفی کو نصیب نہین ہے کبہی کسی اپنے خادم نوکر
چاکر کو بہی کلام سخت نہین کہا کسی اہلکار پر کبہی غصہ ظاہر نہین فرمایا جن جاہلون
نے اون پر رد کیا اپنے خیال باطل مین اعتراض جمائی اونکا جواب تک بہی نہین لکہا
وہ حنفی کے نام پر کیون غصہ کرنے لگے نواب صاحب کے جوڑ کا کوئی حلیم سلیم کریم رحیم
آدمی چراغ لیکر ڈہونڈ لو تو لاؤ سیج لہو قاری صاحب تم جسوقت حاضر دربار نواب صاحب
ہوئے تہے اوسوقت نواب صاحب نے تمپر بہی کچہہ غصہ کیا تہا یا نہین اسلئے کہ اگرچہ
تم تقیہ سے حنفی بنے ہو مگر اصل مین رافضی ہو پہر اگر غصہ نہین کیا تو تہوک ہے تمہارے
اس اتفاق پر کس منہہ سے جہوٹ بولتے ہو اور کچہہ دنیا مین بہی معلوم ہو چکا ہے
کہ نواب باندے کا حقہ موتیون کا دبا کر ذلیل ہوئے اور ہر ہر شہر مین مارے
مارے پہرتے ہو آجکل بنارس مین ڈیرا جمایا ہے ہمکو اگر خوف اللہ تعالی کا نہوتا

خاتمہ

ناظرین بالانصاف وناقدین دوہائے انصاف کو واضح و لائح ہو کہ بینے بموجب حدیث
صحیح مسلم الدین النصح لکل مسلم کے کچھ حال اجمالی کتب مولوی عبدالحی لکھنوی کا رسالہ عبارۃ الاشارۃ
مین لکھا تہا خلاصہ اسکا یہ تہا کہ مولویصاحب کی تصانیف جامع رطب ویابس و کلام
لایعنی کے ہین اس تحریر مین مولویصاحب موصوف کے نسبت کوئی ایسا کلمہ نہین کہا
گیا تہا جیسا کہ وہ اور انکے حواری بہ نسبت جناب امیر الملک نواب سید محمد صدیق حسن
خانصاحب بہادر کی تحریر کرتے ہین جسکو میرے کلام مین شک ہو وہ اونکے رسالہ ابراز الغی
ونصرۃ المجتہدین کا ملاحظہ کرے مگر مولویصاحب اور انکے حوارین کو یہ میری تحریر بھی بہت
سخت معلوم ہوئی اسپر انکے بعض شاگردون نے مجھکو کئی خط جنکا مضمون سوا سب
وشتم کے اور کچھ نہ تہا لکھے چونکہ کاتب الخط گمنام تہا اسلئے جواب انکا یہان سے نہ گیا اور
اس معاملہ کو اس دن پر جس روز مظلوم کو ظالم سے بدلا دلایا جاویگا اوٹہا رکہا ہان
البتہ ایک انکے شاگرد عبدالرحمن ولایتی نے چند خط جنمین نواب صاحب بہادر و کاتب
الحروف و شیخ احمد اللہ صاحب رسیدار رحیم آبادی کے بارے مین کلمات غیر مہذبانہ
وسخنان بے ادبانہ مندرج تھے مجھکو لکھے تہا کہ بعض طلبہ نے انکی حرف بحرف
کا جواب ترکی بہ ترکی دیا کہ وہ بہی کچھ یاد کرتے ہونگے اس شخص کا اور اسکی
تحریر کا کچھ حال لکھنا اگرچہ نامناسب ہے کیونکہ ایسے ایسے رذیل غیر
مہذب بہت بڑھ مارا کرتے ہین کہان تک کسیکا حال لکھا جاوے
مگر واسطے تصدیق دعوی صاحب تبصرۃ الناقد کے جسکا خلاصہ یہ ہے
کہ مولوی عبدالحی صاحب نے جو مجتہد یمانی قاضی شوکانی کی شان مین
کلمات بے ادبانہ لکھے ہین حالانکہ جناب قاضی صاحب انکی اساتذہ مین

سبکو آپ صلیب کا حکم لگا دینگے تو بڑی مشکل ہوگی سرکار کو لازم ہے کہ ایسے مفسد
شخص کو جو لوگونکو سرکار سے بدظن کراتا ہے اور رعایا کو سرکار سے نفرت دلاتا ہے
اس فعل بد کی اسکو سزا واقعی دیوے کہ پھر دوسرا شخص ایسی جرات نہ کرے
واخر دعونا ان الحمد لله رب العالمین ھذا اخر ما اردناہ والحمد
لله علی اتمامہ ربنا تقبل منا انك انت السمیع العلیم ربنا لا تواخذنا
ان نسینا او اخطانا ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملته علی الذین
من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقة لنا به واعف عنا واغفر لنا
وارحمنا انت مولینا فانصرنا علی القوم الکافرین وصلی الله
علی رسوله خاتم النبین وعلی اله واصحابه اجمعین وعلی

اتباعہ الی یوم الدین امین

خاین وغیرہ باتین لکھکر اپنے اعمال نامہ کو سیاہ کیا جب مجھکو اس خط کی خبر ملی تو
مین نے اونکو لکھا کہ اپنی لوگون کی شکایتین غیرہ ونکو لکھنا مناسب نہین اور اسی اثنا
مین میرا رسالہ عمارۃ المساجد آرہ مین پہونچا اس خط اور رسالہ کو دیکھکر بہت
جوش مین آے کہ میرے استاذ مولوی عبدالحی کو ایسا لکھا ہے میرے
خط کا جواب بطور صغری کو بری کی لکھا اور اس خط مین مجھکو و شیخ صاحب
ممدوح کو بہت بھلا برا لکھا نیز اس خط مین عمارۃ المساجد کے جواب کا ڈر سنایا
اور خط کو عبارت اردو مین لکھا چونکہ یہ خط غلطیون اور بے تہذیبی باتون
سے پر تہا لہذا اسکی طرف توجہ نہ کی گئی فقط اوس خط کی پشت پر یہہ عبارت
لکھکر بعد رکھنے نقل کے اصل خط ہمراہ مولوی اسمعیل کے واپس کیا گیا
عبارت کی نقل بجنسہ کی جاتی ہے دریہ سوالات استفادہ ہین یا مباحثہ اگر استفادہ
ہین تو صریحا لکھین یہان سے کوئی کبری خوان جواب لکھدیگا اگر مباحثہ
ہین تو مباحثہ کے لئے مساوات شرط ہے جو شخص اغماض کو اعقاز
وکلی متواطی کو کلی مطواطی و احتمال کو احتمال وغیرہ غلطین ایک خط مین
لکھے وہ علمار سے مباحثہ کیا کرے گا پہلے کسی اردو مکتب خانہ
مین تعلیم پائی اور پہر مناظرہ کے واسطے تیار ہو کر آئے نیز مین
تو آپ کا محسن ہون میرے پر آپکو اعتراض کرنا اور مجھکو بے تہذیبی
کی باتین لکھنا مناسب نہین هل جزاء الاحسان الا الاحسان
بہی کبہی سنا ہے یا نہین **فائدہ** جیسا عبدالرحمن مولوی
عبدالحی کے شاگرد نے میرے ساتھہ معاملہ کیا ایسے ہی مولوی
عبدالحی نے جناب امیر الملک نواب سید محمد صدیق حسن صاحب
بہادر کے ساتھہ کیا وجہ اسکی یہہ ہے کہ ابتدا مین مطبوعہ نواب صاحب

سے ہین اور مولوی عبد الحی خود ہی لکھہ چکے ہین کہ جو اپنے استاذ کی بے ادبی
یا اہانت کرتا ہے اسکے علم مین نور اور برکت نہین ہوتی اسلیئے مولویصاحب
کی تصانیف مین برکت نہین اور تلامذہ مین علم کا نور نہین انتہی ملخصا کچہہ
شمہ حال بطور اختصار کی تلمیذ رشید مولوی عبد الحی کا لکھنا مناسب جانتا
ہون کہ یہ شخص مسمّیٰ قاری عبد الرحمن کا ہے مگر اتنا فرق ہے کہ یہ بزرگ پانی پت
کے رہنے والے ہین اور وہ قندہار کا اس بزرگ قندہاری کے بارے مین
مجھکو حافظ نظیر حسن آروی نے لکھا کہ ایک شخص ولایتی خوش عقیدہ ہین
انکو آپ شیخ احمد اللہ صاحب کے یہان نوکر رکھا دیوین اسی اثناے مین مجھکو
شیخ احمد اللہ صاحب نے خط لکھا کہ ایک مدرس کی مجھکو ضرورت
ہے آپ کسی مستعد آدمیکو تلاش کر کے روانہ کرین مینے حافظ نظیر حسن
کو لکھا کہ اونکو آپ روانہ کر دیوین لکھنو ستے یہ حضرت بنارس آئے مین نے
انکو خوش عقیدہ تصور کر کے بموجب حدیث شریف من کان یومن باللہ
والیوم الاخر فلیکرم ضیفہ کے انکی بہت خاطر و تواضع کی اور رستہ
کا خرچ دیا اپنے ہمراہ لیجا کر شیخ صاحب کے یہان بیس روپیہ مشاہرہ
و طعام عمدہ پر انکو رکھوا دیا چونکہ حضرت لکھنوی کے اکثر شاگرد مہمل و بے استعداد
ہوتے ہین اسلیئے یہ وہان نہ قیام کر سکے کیونکہ شیخ صاحب کا لڑکا ذہین و
فہیم تہا جب وہ اعتراض کرتا تو جواب نہ دیتے لڑکے نے اس امر کی شکایت
شیخ صاحب سے کی شیخ صاحب نے فرمایا کہ مولوی عبد الرحمن صاحب
آپ میرے سامنے میرے لڑکے کو تعلیم کیا کرین جب اس حضرت نے
دیکہا کہ اب تو میری قلعی کہلجاویگی تو وہان سے فرار ہو کر آرہ مین قیام کیا
اور مولوی عبد الحی کو ایک خط لکھا کہ شیخ صاحب ایسہ کو برا کہتے ہین حرام خور

تحریر او تقریر یا رطب اللسان ہین و صدقہ کا مال کہائین اور لکھنو سے عظیم آباد
خدابخش خانصاحب وکیل کے یہان فقط مجلس بسم اللہ شروع کرانے مین حاضر
ہون اور قبر پر پہول وغیرہ چڑہانیکو درست فرماوین اور بعشرہ کتمان حق کیا کرین
تین طرح آپکے مسلہ ہوتے ہین تحریر مین کچہہ مجلس مین کچہہ پوشیدہ دوسرے ڈہنگ
پر اور آپسے اکثر تحصیل علم کے کرنیوالے داڑہی بالکل صاف کراین او سبل الازار ہون
چنانچہ فقیر نے بچشم خود ملاحظہ کیا ہے ایسے شخص کو تو آپ عالم باعمل لکہین اور جناب
نواب صاحب بہادر کو یکقلم بدعات کو موقوف کرادیا رسوم کو اوٹہادیا تمام ریاست
مین حکم قال اللہ وقال الرسول پر دیا آپ بے عمل لکہین ع ببین تفاوت راہ از
کجاست تا بکجا ✱ اعتراض خمر فروشی کا جناب نواب صاحب بہادر پر محض بہتان ہے
نیز جناب پر ریش کتوانیکی تہمت لگانا بہی تعصب محض ہے آپ فقط بموجب حدیث
ترمذی کان یاخذ من لحیتہ من عرضہا وطولہا کے کسیقدر جو بال کم و بیش
ہوگئے ہین انکو برابر کرا دیتے ہین بخلاف آپکے استاذ مولوی عبدالحی کےکہ وہ
تو اس فعل کے مقررین مین سے ہین بہت سے انکے طلبہ کو مین نے دیکہا کہ ریش
تراشے ہوئی مسبل ازار کتاب کہولے مولویصاحب سے پڑہ رہے ہین
السلام علیکم کی جگہہ اداب بے کہتے ہین نیز بعض رشتہ دار مولویصاحب
کے ریش صفا کرائے ہوئے آپکے پاس آتے ہین مولویصاحب انسے خوب
ہنس ہنس کر مذاق کی باتین کرتے ہین ان لوگون کو ایسے افعال سے منع
نہین فرماتے تو بموجب قاعدہ اصول کے یہ فعل بہی انہین پر عاید ہوگا
انتہی اس خط کا عبدالرحمن نے کچہہ جواب ندیا ہان دو خط محض تبرا انکے
جنمین سوا مغالظات کے اور کچہہ ذکر ہی نہین میرے نام روانہ کئے کیون نہو
اہل لکہنو کا قدیم سے یہی طریقہ ہے شاید فرنگی محل سے ادہکی بہی تعلیم پائی

صاحب بہادر کے متعدد خطوط لکھکر آپکی تالیفات کو منگایا اور
اون سے نفع او ٹھایا سچ پوچھئے تو طریقہ تحریر کا انہین کو دیکھکر
اخذ کیا ہے اسکے بعد اسکے ھل جزاء الاحسان الا الاحسان
و حدیث من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ کو پس پشت
ڈالکر جناب کی تالیفات پر اعتراض کرنی شروع کئے جناب
نواب صاحب بہادر کے بردباری و تحمل کو خیال کرنا چاہئے کہ
پہر بھی از راہ دریا دلی کے جب کبھی مولوی عبدالحی نے آپ کی
کسی تالیف کا سوال کیا تو موافق آیت و اما السائل فلا تنہر کے
برابر ارسال فرمایا غرض انکے شاگرد نے بھی میرے ساتھہ وہی
معاملہ کیا کہ مین نے انکو نوکر رکہا یہ مجھکو ہی برا کہنے لگے سچ ہے الولد
سر لابیہ فقط (آدم بر سر قصہ) اوس میری تحریر کا تو حضرت والا نے
کچھہ جواب ندیا جب دیکھا کہ ایک خط مین اسقدر غلطین نکلین تو دوسرا
خط فارسی مین لکھا پہ اسکے بعد ایک پوسٹ کارڈ اور لکھا چونکہ ان دونو
خطوں مین اس ظالم نے بحمایت مولوی عبدالحی کے جناب نواب صاحب
بہادر کی شان مین بہت کچھہ گستاخی کی اور وہ وہ لفظ آپکی شان مین لکھے کہ قلم
انکے لکھنے سے عاجز ہے تو ناچار بموجب حدیث من ذب عن لحم اخیہ بالغیبۃ
کان حقا علی اللہ ان یعتقہ من النار کے یہانسے جواب اسکا او خط سابق
الذکر کی تبرکی لکھا گیا اور انکی دو سطر عربی مین چند غلطین ظاہر کی گئین علی
ہذا القیاس فارسی مین بھی خلاصہ جواب اعتراض متعلقہ جناب نواب
صاحب بہادر کا جو انکو مفصلاً لکھا گیا وہ یہ ہے نہایت تعجب کا مقام ہے
کہ مولوی عبدالحی جو مجلس میلاد کو رونق بخشتے ہین اور رافضیون کے ثنا مین

لسان المیزان هو محمد بن الحسن بن فرقد الشیبانی مولاهم ولد بواسطہ
ونشا بالکوفة وتفقه علی ابی حنیفة وسمع الحدیث من الثوری ومسعر
وعمر بن ذر ومالک بن مغول والاوزاعی ومالک بن انس وربیعة بن
صالح وجماعة وعنه الشافعی وابو سلیمان الجوزجانی وهشام الرازی
وعلی بن مسلم الطوسی وغیرهم ولی القضا فی ایام الرشید وقال ابن
عبد الحکم سمعت الشافعی یقول قال محمد اقمت علی باب مالک ثلاث
سنین وسمعت منه اکثر من سبعمأته حدیث وقال الربیع سمعت الشافعی
یقول حملت عن محمد وقر بعیر کتبا وقال عبد الله بن علی المدینی عن
ابیه فی حق محمد بن الحسن صدوق انتهی اب مولویصاحب کے تقلید
وتحریف کا حال سننا چاہئے اول مولاهم کے بعد الفقیه ابو عبد الله کو
ترک کیا دوم ابو سلیمان الجوزجانی کے بعد ابو عبید بن سلام کو ترک کیا
سوم هشام بن عبید الله الرازی کو فقط هشام لکھا چہارم ولی القضا فی
ایام الرشید کے بعد اس عبارت (قال ابن سعد کان الوه فی جند
اهل الشام فقدم واسطه فولد محمد بها سنة اثنتین وثلاثین
ومأته) کو ترک کر کے قال ابن عبد الحکم الخ لکھا پنجم قال محمد بن الحسن کو قال
محمد لکھا ششم وسمعت من لفظہ کی جگہہ سمعت منه لکھا ہفتم
سبعمأته حدیث کے بعد اس عبارت کو ترک کیا (وقال ابن المنذر
سمعت المزنی یقول سمعت الشافعی یقول ما رایت سمینا اخف
روحا من محمد بن الحسن وما رایت افصح منه وقال الدوری
عن ابن معین کتبت الجامع الصغیر من محمد بن الحسن انتهی) ہشتم
حملت عن محمد وقر بعیر کتبا کے بعد اس عبارت کو جو حافظ ابن حجر نے جرح

ہوگی یہان سے مناسب طور پر اسکا جواب لکھا گیا اور ان دونون خطونکو
مولوی ابراہیم صاحب آرویکی پاس روانہ کیا گیا کہ یہ شخص اہل حدیث مین
رہکر ایسی ایسی باتین کرتا ہے یہ شخص متقی ہے اصل مین یہ حنفی ہے اسکو
آپ اپنے مکان مین جگہہ نہ دیوین اسوقت تو مولویصاحب نے کچہہ خیال
نہ کیا مگر جب اس ولایتی نے جناب میان صاحب مولوی سید محمد نذیر حسین
صاحب پر بہی طعن شروع کئے اور انہین لوگون سے جو انکے یار اور مددگار
تہے مناظرہ شروع کیا تو انپر حال اس متقی کا ظاہر ہوا وہان سے ذلیل ہوکر
نکالے گئے آج کل کلکتہ مین اپنے بہائیون متبدعین کے ساتہہ ملے ہوئے
ہین یہ سب جوش خروش مولویصاحب کے شاگرد رشید کا فقط اسلیئے
تہا کہ مین نے کچہہ تہوڑا سا حال مولویصاحب کی تالیف کی نسبت لکہا تہا اسلئے
مجہکو ضرور ہوا کہ اب مولویصاحب کی تالیف کا حال بطور مشتے نمونہ از خروارے
کے دلایل قویہ سے ثابت کر دکہلاون تو کہ میرے پہلے کلام مین جو جو شک
ہے دور ہوجاوے اور حاسدین اور جلبین مالق فیقی الا باللہ مولویصاحب
کی تالیف کا حال دو بابون مین لکہا جاتا ہے **باب اول** اس باب مین
اس امر کو ثابت کیا جاتا ہے کہ مولویصاحب اپنی تالیفات مین سرقہ کو بہت راہ
دیتے ہین اور قطع و برید کا طریقہ مولویصاحب کو بہت یاد ہے اپنے مطلب کی
عبارت لکہدیتے ہین اور باقی کو چہوڑ دیتے ہین جس سے اکثر عوام دہوکہ
مین پڑجاتے ہین ثبوت اس امر کا تو فصلون مین لکہا جاتا ہے **فصل اول**
امام محمد کا ترجمہ جو تعلیق الممجد مین لسان المیزان مولفہ حافظ ابن حجر سے
نقل کیا ہے اسمین سے فقط اپنی خواہش کے موافق نقل کیا ہے باقی کو
ترک کیا ہے تعلیق الممجد کے صفحہ ۳۰ مین ہے ہے قال الحافظ ابن حجر فی

دیکھکر حکم کریگا کہ ایسے شخص کی روایت امام ثقہ عادل یعنی امام محمد پر مقدم ہوگی اسطرح
موطا امام محمد کو موطا امام مالک پر ترجیح ہوگی مولوی صاحب نے یہ دور اندیشی نہ فرمائی کہ اگر یہ رسالہ
کسی دیرک نظر سے گذریگا تو میرا اس کید کو ضرور ہی تاڑ جائیگا لطیفہ مولوی صاحب نے
جناب عالم اجل فاضل بے بدل ذہین موکو محمد بشیر سلمہ اللہ القدیر پر اعتراض کیا ہے کہ مولوی صاحب
نے مقدمہ زیارت میں جمہور کا خلاف کیا ہے اور ایسے ہی بحث جرح و تعدیل میں بیان
مولوی صاحب نے جمہور کی طرف بلکہ سارے صاحبان کے خلاف کا کچھ خیال نہ فرمایا سبحان
حضرت میں الاغبیہ فقد وقع فیہ اب مولوی صاحب کی خدمت میں گذارش ہے کہ جو مقدمہ
جناب نواب صاحب بہادر پر یا مولوی محمد بشیر صاحب پر بوجہ خلاف جمہور کے کئے
ہیں انکو دیکھکر شرما گئے اور آئندہ ان اعتراضوں سے باز آئے اور اس مصرع
کو زبان پر لائے مصرع محتسب گر مے خورد معذور دارد مست را

فصل دوم تہذیب الاسماء واللغات امام نووی کی عبارت میں بھی یہی طریقہ اختیار
کیا ہے کہ اپنے مرضی کے موافق عبارت کو نقل کر دیا ہے اور باقی عبارت کو
ترک کیا چنانچہ امام نووی نے نسائی وغیرہ سے جو تضعیف امام محمد کو نقل
کیا تھا اسکو ترک کیا تہذیب الاسماء کے دیکھنے سے یہ کید مولوی صاحب کا
بخوبی کھل جاتا ہے **فصل سوم** احیاء العلوم کے حوالہ میں ایک عجیب لکھ
دیا چنانچہ صفحہ ۳ تعلیق الممجد میں فرماتے ہیں والامام الغزالی اثنی علیہ
فی احیاء العلوم حالانکہ امام غزالی نے امام صاحب کی جرح کا بھی احیاء العلوم
میں اشارہ کیا ہے جو کچھ انہوں نے احیاء العلوم میں فرمایا ہے اسکا ترجمہ
نقل کیا جاتا ہے امام ابو یوسف آخر برس میں اپنا مال زوجہ کو ہبہ کر دیتے
تھے اور دوسرے سال اسکا مال اپنے نام ہبہ کرا لیتے تھے یہہ حیلہ بوجہ
ساقط کرلنے زکوۃ کے تھا اس حیلہ امام ابو یوسف کو کسی نے امام صاحب

مین امام محمد کے محدثین محققین سے نقل کیا تہا ترک کر کے آخر مین سے قول
(و قال عبد اللہ بن علی المدینی) کو نقل کیا جس عبارت کو مولوی صاحب
نے ترک کیا وہ یہ ہے (و نقل ابن عدی عن اسحق بن راهویہ سمعت
یحیی بن آدم یقول کان شریک لا یجیز شهادة المرجیة فشهد عندہ
محمد بن الحسن فرد شهادته فقیل له فی ذلک فقال انا لا اجیز شهادة
من یقول الصلوۃ لیست من الایمان و من طریق ابی نعیم قال
قال ابو یوسف محمد بن الحسن یکذب علی قال ابن عدی و محمد لم
یکن له عنایة بالحدیث و قد استغنی اهل الحدیث عن تخریج حدیثه
و قال ابو اسمعیل الترمذی سمعت احمد بن حنبل یقول کان محمد بن
الحسن فی الاول یذهب مذهب جهم و قال حنبل بن اسحق عن احمد کان ابو یوسف
منصفا فی الحدیث و اما محمد بن الحسن و شیخه فکانا مخالفین للاثر و قال سعید بن عمرو
البردعی سمعت ابا زرعة الرازی یقول کان محمد بن الحسن جهمیا و کذا شیخه و کان ابو یوسف
بعیدا من التجهم و قال زکریا الساجی کان مرجیا و قال محمد بن سعد العوفی سمعت یحیی بن
معین یرمیه بالکذب و قال الاحوص بن الفضل العلائی عن ابیه حسن اللؤلؤی
و محمد بن الحسن ضعیفان و کذا قال معاویة بن صالح عن ابن معین و قال ابن ابی مریم
عنه لیس بشی و لا یکتب حدیثه و قال الدارقطنی لا یستحق الترک انتہی ملخصا) قال
عبد اللہ بن علی المدینی کے بعد کی عبارت کو ترک کیا مولوی صاحب پر نہایت تعجب ہے کہ ایک ہی
عبارت مین کیا کچھ دہوکہ عوام کو دیتے اس عبارت لسان المیزان کو نسخہ صحیحہ سے نقل کیا ہے اور
وہ نسخہ مدینہ منورہ کے قبہ محمودیہ مین ہے ترجمہ امام محمد کا اس نسخہ کے ۱۲۹ ورق پر ہے شاید کوئی
صاحب اس خیال سے اس عبارت کو نقل نہین کیا کہ مطلب مولوی صاحب کا جو ترجیح روایت موطا امام محمد کو بر روایت
امام یحیی پر ثابت ہو جاوے کیونکہ ان جروح مفصلہ مبینہ کو جو ناقدین محدثین سے سمجھا دہوکہ مین ہر عاقل

اسمعیل بن حماد کا ترجمہ جو میزان سے نقل کیا ہے اسمین عجیب تحریف کو
راہ دیا چنانچہ تعلیق المجد کے صفحہ ۳۴ مین فرماتے ہین (اسمعیل بن حماد بن
الامام ابی حنیفہ ثلاثتہم ضعفاء) بیان پر اول تو بن الامام ابی حنیفہ کو اپنے
طرف سے بڑھایا اصل مین ہے بن النعمان) دوم بن ثابت الکوفی عن ابیہ عن
جدہ کو اڑایا۔ سوم جس محدث نے ان تینون کے تضعیف فرمائی ہے اسکے
نام کو حذف کیا اصل مین ہے (قال ابن عدی ثلاثتہم الضعفاء) اب مین
اصل پورا ترجمہ اسکا میزان سے نقل کئے دیتا ہون کہ مولویصاحب کی تحریف
کا مال واضح ہو جاوے۔ امام ذہبی میزان الاعتدال مین فرماتے ہین (اسمعیل
بن حماد بن النعمان بن ثابت الکوفی عن ابیہ عن جدہ قال ابن
عدی ثلاثتہم الضعفاء اب اصل عبارت کو ناظرین ملاحظہ فرما کر داد
حق دیوین تعجب تو یہہ ہے کہ مولویصاحب خود ہی تراجم الحنفیہ مین اسمعیل کا
ترجمہ بعینہ جو مینے میزان سے نقل کیا ہے لکھہ چکے ہین پھر تعلیق المجد مین خدا
جانے مولویصاحب نے اس تحریف کو کیون راہ دیا شاید سوتے سوتے
لکھہ گئے ہونگے یا نعس یعنی اونگھا ہی مین یہہ ترجمہ نقل کیا ہوگا **فصل ششم**
نیل الاوطار کی عبارت مین بھی کئی جگہ یہہ شیوہ یعنی تحریف وقطع وبرید
کا اختیار کیا ہے چنانچہ امام الکلام کے صفحہ ۱۳ مین عبارت نیل الاوطار
کو نقل کیا ہے اصل عبارت مین جو مولویصاحب نے کمی بیشی کو راہ
دیا ہے اسکو نمبروار نقل کرتا ہون اول صفحہ ۱۳ سطر ۱۲ (ان الفاتحۃ
اصل مین (ان قرءۃ الفاتحۃ) دوم صفحہ ۱۳ سطر ۱۲ شروط الصلوۃ
اصل مین ہے (شروط صحۃ الصلوۃ) سوم صفحہ ۱۳ سطر ۱۳ ماذہب الیہ
الجمہور من ان من لم یدرک الامام فی الرکوع (اصل مین ہے) ماذہب الیہ

نقل کیا آپ نے فرمایا کہ فقہ کی جہت سے ہے یعنی اس حیلہ کو آپ نے وصیت فرمایا) اسکے بعد امام غزالی نے بہت کچھ فرمایا ہے کہ یہہ فقہ دنیا کی ہے نا آخرت کی یہہ عبارت احیاء العلوم عربی مطبوعہ مطبع منشی نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۱۱ مین ہے اور اردو کے صفحہ ۳۰ مین ہے اب ناظرین اس عبارت کو ملاحظہ فرماکر انصاف فرماوین کہ اس عبارت سے امام صاحب کی تعریف نکلتی ہے یا مذمت اور تعریف امام مین احیاء کا حوالہ دینا محض دہوکہا ہے یا نہین فصل چہارم تعلیق المجد کے صفحہ ۳۴ مین فرمایا ہے کہ امام صاحب کے بارے مین جو بعض جرح کی گئی ہین مبہم ہین جیسا کہ امام ذہبی نے میزان الاعتدال مین اسمعیل بن حماد کے ترجمہ مین فرمایا ہے حیث قال (فان بعض الجوارح التی جرح به مبهم کقول الذهبی فی المیزان الاعتدال اسمعیل بن حماد بن الامام ابی حنیفة ثلاثتهم ضعفاء) اقول قد ترکت ایها الحاسد ما قال الذهبی فی میزان الاعتدال فی ترجمة. وهو جرح مفسر و مبین حیث قال النعمان بن ثابت ابن زوطی ابوحنیفة الکوفی امام اهل الرای ضعفه النسائی من جهة حفظه وابن عدی واخرون الی اخرها قال فانظر بنظر الانصاف ولبعد نفسک عن طریق الاعتساف کی تیضح لک سواء السبیل الیس هذا الجرح مبینا ان تسلم هذا الجرح فهو عین المقصود والا نقوم علیک بالنکیر و نجعلک مستحقا للتعزیر حاصل کلام کا یہ ہے کہ مولوی صاحب نے میزان الاعتدال کے نقل مین دہوکہ دیا کیونکہ امام ذہبی نے جو میزان مین خود امام صاحب کا ترجمہ لکھا ہے اس مین جرح مبین موجود ہے اسکو تو نہ لکھا اور اسمعیل بن حماد کے ترجمہ مین جو جرح مبہم تہی اسکو نقل کر دیا حالانکہ یہہ فعل اہل علمونکی شان سے بہت بعید ہے

فصل پنجم

بر کیع قدر صار بدہ کالتوجہۃ قلنا و ہذہ معصیۃ اخری و ما امرو اسہ تعالی قطعا لا
رسولا ان یدخل فے الصلوۃ من غیر الحال التی یجد الامام علیہا و ایضا الا یجبر القضاء
لیسبق بہ من الصلوۃ الا بعد سلام الامام قبل ذلک و قال ایضا فی الجواب عن
استدلالہم) یہان پر مولویصاحب اسقدر عبارت کو چھوڑ گئے معلوم نہین
اس ترک کا کیا باعث ہوا وہی خواب یا نسیان یا زدہم صفحہ ۱۴۰ سطر ۱۱
ہذا الحدیث صحیحا) اصل مین ہے (ہذا الحدیث عندہ صحیحا) دوازدہم صفحہ ۱۴۰
سطر ۱۲ احدیث ابی قتادۃ و ابی ہریرۃ المتفق علیہا) اصل مین ہے (احدیث
ابی قتادۃ و ابی ہریرۃ المتفق علیہما) مولویصاحب نے اسقدر خیال نفرمایا کہ
مرجع جو پہلے مذکور ہے وہ تثنیہ ہے نہ مفرد یہ قاعدہ نحو کا تو ادنی ادنے طلبہ
بھی جانتے ہین کہ اگر مرجع مفرد ہو تو ضمیر بھی مفرد کی لانی واجب ہے اگر تثنیہ ہو
ہو تو ضمیر تثنیہ کی بہرحال مولویصاحب کو عربیت کا خیال ضرور چاہیے سیزدہم
صفحہ ۱۴۰ سطر ۱۳ (الا مر باتمام ما فاتہ من القیام و القرأۃ) اصل مین ہے (الا مر
باتمام ما فاتہ لانہ فاتہ القیام و القرأۃ فیہ) چہاردہم صفحہ ۱۴۰ سطر ۱۳ (واحتج
الجمہور بحدیث ابی بکرۃ) اصل مین ہے (ثم قال و حجۃ الجمہور حدیث ابی بکرۃ)
پانزدہم صفحہ ۱۴۰ سطر ۱۴ (عن احتجاجہم) اصل مین ہے (عن احتجاجہم بہ) شانزدہم
صفحہ ۱۴۰ سطر ۱۵ (فی الجواب عنہا) اصل مین ہے (و فی الجواب علیہا) یہ سولہ
تحریفین تو وہ ہین جو سرسری کی مقابلہ مین معلوم ہوئین اگر غور و تامل سے اس عبارت
مولویصاحب کا مقابلہ کیا جاوے تو خدا جانے کسقدر تحریفین ظاہر ہون
طرفہ ماجرا یہ ہے کہ یہ قطع برید کہون یا تحریفین کہون ایک صفحہ کی عبارت کے نقل
مین مولویصاحب سے سرزد ہوئی ہین اگر ایک جز لکھتے تو خدا جانے کیا غضب
کرتے یہ جو تحریفین مینے مولویصاحب کی عبارت کی لکھی ہین ناظرین کتاب

المجهور ان من ادرک الامام راکعا) لفظ من کا زایدہ مولویصاحب نے کیا ہے
اور راکعا کی جگہ نے الرکوع بنایا چہارم صفحہ ۱۳ سطر ۱۳ (اشیا من
القران) اصل مین ہے (شیًا من القرءۃ) پنجم صفحہ ۱۳ سطر ۲۴
اذ اتقرر ہذا) اصل مین ہے (اذا تقرر لک ہذا) ششم صفحہ ۱۳ سطر ۲۹
جماعۃ من الشافعیۃ ورجحہ المقبلی اصل مین ہے جماعۃ من الشافعیۃ وقواہ الشیخ تقی الدین السبکی
وغیرہ من محققی الشافعیۃ ورجحہ المقبلی مولویصاحب نے قواہ سے تا رجحہ تک ترک کیا ہفتم صفحہ ۱۳
سطر ۱۳ بعد ان حکی عن شیخہ انہ کان یختار ان لا یعتد) اصل مین ہے (بعد ان حکی عن شیخہ السبکی انہ
کان یختار ان لا یعتد) مولویصاحب نے دونون جگہ شیخ تقی الدین سبکی کو حذف فرمایا وجہ اسکی یہ معلوم ہوتی
ہے کہ سعی مشکور وغیرہ کتب مین شیخ تقی الدین سبکی کی بہت تعریف کر چکے ہین اور اونکو بڑا
محقق فرما چکے ہین اور انکی تحقیق کو حق تحقیق کا خیال کرتے ہین مقدمہ
زیارت مین تو انہین کی تقلید جامد اختیار کی ہے اگر انکا نام لکہتے تو عالم
تو درکنار اکثر عوام بہی مولویصاحب کی عقل پر ہنستے کہ شیخ تقی الدین کی
تقلید تو مولویصاحب ایسے ایسے مسائل مین کرتے ہین جو بالکل مخالف
نصوص صریحہ کے ہین اور اس مسئلہ مدرک نے الرکوع مین باوجود یکہ شیخ
تقی الدین سبکی کے پاس دلائل قویہ ہین مولوی صاحب کو مناسب نہین
ہے کہ انکا خلاف کرین واللہ اعلم بالصواب ہشتم صفحہ ۱۴ سطر ۴ (فقال
لا حجۃ لہم فیہ) اصل مین ہے (فقال انہ لا حجۃ لہم فیہ) نہم صفحہ ۱۴ سطر ۷
فلا یجوز ان یخصص شے من ذلک لغیر نص) اصل مین ہے (فلا یجوز تخصیص
شے من ذلک بغیر نص آخر) دہم صفحہ ۱۴ سطر ۱۰ وروی القضا ایضا من
زید بن وہب وقال ایضا فی الجواب عن استدلالہم) اصل مین ہے (
وروی القضا ایضا عن زید بن وہب ثم قال فان قیل انہ یکبر قایما ثم

وزعمت انه اذا جاء والامام فی الفجر فانه یصلی رکعتین لا یستمع ولا ینصت لقرأة امام وھذا اخلاف ما قاله النبی صلعم قال اذا اقیمت الصلوٰة فلا صلوٰة الا المکتوبة دوم صفحہ ۴۲ سطر ۱۳ امام الکلام میں ہے (ویقال له ارأیت اذا لم یجهر الامام خلف من یجهر فان قال لا فقد ابطل لان الاستماع انما یکون لما یجهر به) اصل رسالہ میں ہے (وقیل له احتجاجک بقول الله تعالیٰ واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا اٰیت اذا لم یجهر الامام یقرء من خلفه فان قال لا ابطل دعواه لان الله تعالیٰ قال فاستمعوا له وانصتوا وانما یستمع لما یجهر) نقل میں تو مولویصاحب نے تحریف کو راہ دیا ہی ہے مگر یجهر من خلفه کا خیال نہ کیا کہ بھلا امام کے پیچھے کوئی قراۃ جہر سے بھی کرتا ہے اور کوئی عاقل ایسی بات خصم کے مقابلہ میں نقل کریگا مولویصاحب ذرا سوچ سمجھکر تو تحریف کیا کریں سچ ہے عیب کرنیکو بھی ہنر چاہیے سوم صفحہ ۴۳ سطر ۲ درود ہے عن ابن عباس ان قوله تعالیٰ فاستمعوا له نزلت فی الخطبة اصل جزء القراۃ کے صفحہ ۴ میں ہے وقال ابن عباس ہذا فی المکتوبة والخطبة چہارم صفحہ ۴۳ سطر ۴ (ولو اریدبه فی الصلوٰة فنحن نقول انما یقرء خلف الامام عند سکوته) اصل رسالہ کے صفحہ ۶ میں ہے (مع انا نستعمل قول الله تعالیٰ فاستمعوا له نقول یقرء خلف الامام عند السکتات) پنجم صفحہ ۴۵ سطر ۷ (ولو ثبت فیکون الفاتحة مستثناة منه) اصل رسالے میں ہے (فلو ثبت الخبران کلاهما لکان هذا مستثنی من الاول لقوله لا یقرأن الا بام الکتاب وقوله من کان له امام فقرأة الامام له قرأة جملة وقوله الا بام القرآن مستثنی من الجملة کقول النبی صلے الله علیه وسلم جعلت لی الارض مسجدا وطهورا ثم قال فی احادیث اخر الا المقبرة وما استثناه من الارض والمستثنی خارج من الجملة وکذلک فاتحة الکتاب خارج من قوله من کان له امام فقرأة الامام له قرأة مع انقطاعه) یہاں پر مولویصاحب نے عجیب تحریف کو کام فرمایا ہے کہ ایک جملہ تحریف کرکے اسکے جواب کے درپے

نیل الاوطار کو جو امام الکلام کے صفحہ ۱۴۳ و ۱۴۴ مین ہے اصل نسخہ نیل الاوطار مطبوعہ مصر کے جلد ثانی کے صفحہ ۱۱۱ و ۱۱۲ و ۱۱۳ سے منطبق کرلیوین **فصل ہفتم** نقل عبارت جز القرءۃ امام المحدثین امام بخاری مین مولویصاحب نے یہی شیوہ اختیار کیا ہے امام بخاری کے بعض اقوال کے ذکر کرنے مین پرلے سرکی بے سمجھے و تحریف کو اختیار کیا ہے کیونکہ جو جواب مولویصاحب نے امام ہمام کے کلام کا دیا ہے اسکا رد وہ بخوبی کر چکے ہین پہر اس رد کو نقل نہ کرنا اور اسکا ملاحظہ نہ فرماکر دوسری طرف مصروف ہونا عالمون کی شان سے بہت بعید ہے اب بعض تحریفات مولویصاحب کو نقل کرتا ہون اول امام الکلام کے صفحہ ۱۴۲ سطر ۲۵ مین ہے (واحتج ہذا القایل بقولہ تعالی فاستمعوا لہ وانصتوا وہذہ منقوض بالثناء مع انہ تطوع والقراۃ فرض فاوجب علیہ الانصات ترک فرض ولم یوجب ترک سنتہ فجعل یکون الفرض عندہ اہون حالا من السنتہ) اصل رسالے جزء القراۃ مطبوعہ مطبع فاروقی کے جو متعدد نسخون سے مقابلہ کرکے طبع کراگیا ہے اور نیز کاتب الحروف نے بھی ایک نسخہ صحیحہ سے جسکو مین مکہ معظمہ سے اپنے ہمراہ لایا تہا اس نسخہ کا مقابلہ کرلیا ہے (صفحہ ۴ مین اصل عبارت یہہ ہے (واحتج بعض ہولاء فقال لا یقرء خلف الامام بقول اللہ تعالی فاستمعوا لہ وانصتوا فقیل لہ فیثنی علی اللہ والامام یقرء قال نعم فقیل لہ فلم جعلت علیہ الثناء والثناء عندک تطوع تتم الصلوۃ بغیرہ والقرءۃ فی الاصل واجب سقطت الواجب بحال الامام بقول اللہ تعالی فاستمعوا وامرتہ ان لا یسمع عند الثناء ولم تسقط عنہ الثناء وجعلت الفریضۃ اہون حالا من التطوع) نیز اسکے بعد جو امام بخاری نے دوسرا الزام امام صاحب کو دیا ہے چونکہ وہ ایسا الزام تہا کہ اسکا جواب نہین ہو سکتا تہا اسلیئے مولوی صاحب نے اسکو ترک کیا اس عبارت منقولہ بالا کے بعد امام بخاری نے یہہ فرمایا ہے

النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تلاعنوا بلعنۃ اللہ ولا بالنار ولا تعذبوا بعذاب
اللہ والوجہ الاخر انہ لا ینبغی لاحد ان یتمنی ان یملا فواہ اصحاب النبی صلی اللہ
علیہ وسلم مثل عمر بن الخطاب وابی بن کعب وحذیفۃ ومن ذکرنا
رضفا ولا نتنا ولا ترابا والوجہ الثالث اذا ثبت الخبر عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم واصحابہ فلیس فی الاسود ونحوہ حجۃ قال ابن عباس و
مجاہد لیس احد بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا یوخذ من قولہ
ویترک الا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال حماد وددت ان الذی
یقرء خلف الامام ملی فوہ سکرا) یہان پر مولوی صاحب نے بوجہ کے جگہ تین
لکھکر وجہ ثالث اور جو اسکے متعلق عبارت تہی اسکو بالکل اڑادیا شاید اس غصیعہ فہم
کواسلئے اختیار کیا ہو کہ تقلید کی اس وجہ ثالث سے بیخ و بنیاد نہ اکھڑ جاے کیونکہ اس
وجہ ثالث سے رد تقلید کا جیسا کہ چاہیے نکلتا ہے نہم صفحہ ۴۵ سطر ۱۷ اور روی سلیمان
التیمی عمر بن عامر عن قتادۃ عن یونس بن جبیر عن حطان عن ابی موسی فی حدیثہ
الطویل واذا قرا فانصتوا) اصل رسالہ کے صفحہ ۲۹ مین ہے (وروی سلیمان التیمی و
عمر بن عامر عن قتادۃ عن یونس بن جبیر عن حطان عن ابی موسی فی حدیثہ الطویل عن
النبی صلعم اذا قرء فانصتوا) یہان پر مولوی صاحب نے عن النبی صلعم کو ترک فرمایا دہم
صفحہ ۴۵ سطر ۱۷ مین ہے (ولا قتادۃ من یونس وروی ہشام وسعید وابو عوانۃ
وہمام وابان بن یزید وغیرہم عن قتادۃ فلم یقولوا فیہ واذا قرا فانصتوا) اصل
رسالہ کے صفحہ ۲۹ مین ہے ولا قتادۃ من یونس بن جبیر وروی ہشام وسعید وہمام
وابو عوانۃ وابان بن یزید وعبیدۃ عن قتادۃ ولم یذکروا اذا قرء فانصتوا) یہان پر
مولوی صاحب نے ایک تو یونس بن جبیر کو فقط یونس لکھا دوم عبیدۃ کو ترک
فرمایا سوم لم یذکروا کی جگہ لم یقولوا بنایا یازدہم صفحہ ۴۵ سطر ۱۰ وروی العوام

ہوئے اور جو امام بخاری نے اس حدیث کا نہایت عمدہ جواب بقاعدہ نحو کے دیا ہے کہ مستثنیٰ مستثنیٰ منہ سے خارج ہوتا ہے اسکے طرف توجہ نہ کی ششم صفحہ ۴ سطر ۱۰ (ادرج ایضا بخبر روی داود بن قیس عن رجل من ولد سعد عن سعد قال وددت ان الذی یقرء خلف الامام فی فیہ جمرۃ وہذا مرسل لم یعرف الرجل ولا سمی) اصل رسالہ کے صفحہ میں ہے (وروی داود بن قیس عن ابن بجاد رجل من ولد سعد عن سعد وددت ان الذی یقرء خلف الامام فی فیہ جمرۃ وہذا مرسل ابن بجاد لم یعرف ولا سمی) وہکذا فی الزیلعی یہان پر مولویصاحب نے ابن بجاد کو دونون جگہ بالکل اُڑا دیا ہفتم صفحہ ۴ سطر ۸ (ادرج ایضا بحدیث رواہ سلمۃ بن کہیل عن ابراہیم قال قال عبد اللہ وددت ان الذی یقرء خلف الامام ملیٔ فوہ نارا وہذا مرسل لا یحتج بہ) اصل رسالے کے صفحہ ۰ مین ہے (وروی ابو الحباب عن سلمۃ بن کہیل عن ابراہیم قال فی نسخۃ عبد اللہ وددت ان الذی یقرء خلف الامام ملیٔ فوہ نتنا وہذا مرسل لا یحتج بہ وخالفہ ابن عون عن ابراہیم عن الاسود وقال رضفا وہکذا فی الزیلعی ایضا) یہان پر مولویصاحب نے ابو الحباب کو ترک کیا اور نتنا کی جگہ نارا لکھا وخالفہ ابن عون سے آخر تک کو کہ یہ بھی ایک تتمہ اسی کلام کا ہے ترک کیا ہشتم امام الکلام کے صفحہ ۴ سطر ۱۰ مین ہے (وہذا کلہ لیس من کلام اہل العلم بوجہین احدہما قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تلاعنوا بلعنۃ اللہ ولا تعذبوا بعذاب اللہ فکیف یقال لاحد ان یقول فی فم الذی یقرء خلف الامام جمرۃ والجمرۃ من عذاب اللہ والثانی انہ لا یحل لاحد ان یتمنی ان یملا افواہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل عمر وابی بن کعب وحذیفۃ وعلی بن ابی طالب وابی ہریرۃ وعائشۃ وعبادۃ وابی سعید الخدری وابن عمر فی جماعۃ آخرین ممن روی عنہم القراءۃ خلف الامام رضفا او نارا او ترابا) اصل رسالہ جزء القراءۃ کے صفحہ مین ہے (ولیس ہذا من کلام اہل العلم بوجوہ اما احدہا قال

اعتراض توجب ہوتی کہ یہ عبارت زیلعی کے مطابق نہ ہوتی تو ہم اس علتہ کا جواب کئی وجہ
سے گذارش کرتے ہین وجہ اول یہ کہ مولویصاحب پر اس امر کی تصریح واجب تھی کہ مین
یہ عبارت زیلعی سے نقل کرتا ہون حالانکہ مولویصاحب نے اسکی تصریح نہین فرمائی
وجہ دوم مولویصاحب کی عبارت اعلی صورت سے ندا کر رہی ہے کہ انہون نے
اس عبارت کو زیلعی سے نہین نقل کیا بلکہ اصل رسالے سے حیث قال فاردت
ان اورد اقوالہ فے ہذہ الرسالۃ واجیب عنہا لیتضح مالہ وما علیہا وقال رح رادا
علے الامام ابی حنیفۃ رح) وقال ایضا فی بدایۃ ہذا الکلام (قد بسط الامام ابو عبد اللہ
البخاری صاحب الرائے النجیح وجامع الصحیح فی رسالۃ المولفۃ فی ہذہ المسئلۃ فی
الرد علی ائمتنا الحنفیۃ ورأسہم الامام ابی حنیفۃ والزمہم بایرادات متعددۃ)
یہ دونون عبارتین مولویصاحب کی صاف دلالت کرتی ہین کہ مولویصاحب
نے اصل رسالہ کو دیکھکر ان ایرادات کو لکھا ہے وجہ سوم اگر ہم مان بھی
لیوین کہ یہ عبارت مولویصاحب نے زیلعی سے نقل کی ہے تو بھی ان پندرہ
تحریفون کا اعتراض مولویصاحب پر ثابت رہیگا کیونکہ مینے اصل عبارت
رسالے جزء القراۃ کو نسخہ صحیحہ زیلعی سے مقابلہ کیا تو اکثر عبارت زیلعی کو اسکے
منطبق پایا اور مولوی صاحب کی عبارت کو جو امام الکلام مین ہے اکثر خلاف پایا
خود مولویصاحب یا انکے حواری ہمکو کسی صحیح نسخہ زیلعی سے ہی یہ عبارت
لکھکر امام الکلام کی عبارت کے منطبق کر دکھلائین ورنہ جان لین کہ جب
مولوی صاحب ایک ذرا سی عبارت کی نقل مین اسقدر غلطین ہوتی ہین تو
کس شیخی پر محققین کے کلام سنجیدہ پر جرح و قدح کے درپے ہوتے ہین اگر ایسا ہی
کرنا ہے تو پہلے اپنی تالیفات کو منقح و مہذب کر لیوین تو پھر اہل علم کی کتابونکو
نظر غور و تعمق سے ملاحظہ کرین اگر کوئی بات آپکی سمجھ مین نہ آوے تو اسکو

عن ابن عجلان عن زید بن اسلم عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ مرفوعا انما جعل الامام) اصل
رسالیکے صفحہ ۲۹ مین ہے (وروی ابوخالد الاحمر عن ابن عجلان عن زید بن اسلم وغیرہ
عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ عن النبی صلعم انما جعل الامام لیوتم بہ) یہان پر مولوی
صاحبنے وغیرہ و عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ترک فرمایا دوازدہم صفحہ ۴۵ سطر
۱۹ مین ہے (ولا یعرف ہذا الا من حدیث ابی خالد) اصل رسالیکے صفحہ ۲۹ مین ہے
ولا یعرف ہذا من صحیح حدیث ابی خالد الاحمر یہان پر مولویصاحبنے بالکل تحریف کو
کام فرمایا یعنے من صحیح حدیث کی جگہ الا من حدیث کو لکھا اور خالد الاحمر کی جگہ فقط
خالد ہی تحریر فرمایا سیزدہم صفحہ ۴۵ سطر ۲ (قال احمد انہ کان یدلس) اصل
رسالیکے صفحہ ۲۹ مین ہے (قال احمد اراہ کان یدلس) اسجگہ مولویصاحبنے اراہ کی
جگہ انہ کو لکھا چہاردہم صفحہ ۴۵ سطر ۲۲ و یقال لہذا القایل قد اجمع اہل العلم علے
ان الامام لا یتحمل عن القوم فرضا ثم قلت ان الامام یتحمل عن القوم ہذا الفرض) اصل
رسالیکے صفحہ ۵ مین ہے وقیل لہ تفق اہل العلم وانتم انہ لا یتحمل الامام فرضا عن القوم
ثم قلتم القرءۃ فریضۃ و یتحمل الامام ہذہ الفرض عن القوم) پانزدہم صفحہ ۴۵ سطر ۲۳
مع انک قلت انہ لا یتحمل عنہم شیئا من السنن کالتسبیح والثناء وغیر ذلک فعلم ان الفرض
عندک اہون حالا من التطوع) اصل رسالیکے صفحہ ۵ مین ہے (ولا یتحمل الامام شیئا
من السنن نحو الثناء والتسبیح والتحمید فجعلتم الفرض اہون من التطوع والقیاس عندک
ان لا یقاس الفرض بالتطوع وان لا یجعل الفرض اہون من التطوع) پندرہ
نمبرون پر یہ سرسری مقابلہ مین مولویصاحب کے نشان دیے ہین اگر ایک ایک
حرف پر نشان دیا جاوے تو صدہا نمبر ہوجاوین اگر کوئی کم فہم مولویصاحب کی طرفسے
یہہ عذر پیش کرے کہ یہہ عبارت شاید مولوی صاحبنے زبانی سے نقل کی ہے تو اس
صورت مین اعتراض ہے کہ یہہ عبارت بخاری کی مولویصاحب یہہ نہین وارد ہو جگے

الشافعی المتوفی سنۃ عشرین وتسعمائۃ) اسجگہ مولوی صاحب نے محمد بن ابی بکر کو فقط محمد ابی بکر لکھا ابن کے لفظ کو حذف فرمایا سوم ابراز کے صفحہ ۱۳ سطر ۲ مین ہے اسماء رجال الکتب الستۃ للحافظ ابن النجار محمد بن محمود بن الحسن بن ہبۃ اللہ المتوفی سنۃ ثلاث واربعین وستمائۃ) اتحاف النبلاء کے صفحہ ۱۷ سطر ۶ مین ہے اسماء رجال الکتب الستۃ للحافظ ابن النجار محمد بن محمود بن الحسن بن ہبۃ اللہ صاحب ذیل تاریخ بغداد للخطیب المتوفی سنۃ ثلاث واربعین وستمائۃ) اسجگہ مولوی صاحب نے صاحب ذیل تاریخ بغداد للخطیب کو بالکل فراموش کر کے حذف فرمایا چہارم ابراز کے صفحہ ۱۴ سطر ۲ مین ہے (الزامات علی الصحیحین لابی الحسن علی بن عمر الدارقطنی المتوفی سنۃ خمس وثمانین وثلاثمائۃ) اتحاف النبلاء کے صفحہ ۲۲ سطر ۱۶ مین ہے الزامات علی الصحیحین للامام ابی الحسن علی بن عمر الدارقطنی المتوفی سنۃ خمس وثمانین وثلاثمائۃ یہان پر مولوی صاحب نے لفظ للامام کی جگہ فقط لابی الحسن کو لکھا پنجم ابراز کے صفحہ ۱۰ سطر ۹ مین ہے (تاریخ الذہبی ہو الامام الحافظ شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد المتوفی سنۃ ست واربعین وسبعمائۃ) اتحاف کے صفحہ ۲۳ سطر ۴ و ۵ مین ہے (تاریخ الذہبی ہو الامام الحافظ شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد المصری المتوفی سنۃ ست واربعین وسبعمائۃ) یہان پر لفظ المصری کو ترک کیا ششم ابراز کے صفحہ ۱۸ سطر ۳ و ۴ مین ہے (تبیان الوہم والتخلیط الواقع فی حدیث الاطیط للحافظ ابی القاسم ابن عساکر الدمشقی الخ) اتحاف النبلاء کے صفحہ ۴۳ سطر ۱۴ مین ہے (تبیان الوہم والتخلیط الواقع فی حدیث الاطیط للحافظ ابی القاسم علی بن الحسن بن عساکر الدمشقی الخ (یہان پر مولوی صاحب نے علی بن الحسن کو اڑا کر لفظ ابن عساکر لکھا ہفتم ابراز کے صفحہ ۱۱ سطر ۱ مین ہے (قاسم بن قطلوبغا الحنفی کتابا الخ) (اتحاف النبلاء کے صفحہ ۲۳ سطر ۵ مین ہے (قاسم بن قطلوبغا الحنفی المصری) یہان نا بہ

گمان بد کرکے غلط نہ سمجھیں (ان الظن لا یغنی من الحق شیئا قال علیہ الصلوٰۃ والسلام ایاک والظن فان الظن اکذب الحدیث ولا تحسسوا ولا تجسسوا ولا تناجشوا ولا تحاسدوا ولا تباغضوا ولا تدابروا وکونوا عباد اللہ اخوانا متفق علیہ کذا فی المشکوٰۃ بلکہ فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون پر عمل فرما کر اہل علم سے دریافت کرلیوین اگر پھر بھی سمجھ مین نہ آوے تو اپنے سمجھ کا قصور سمجھین نہ یہہ کہ اپنے ذہن مین غلطی ٹھہرا کر اہل علم پر نکتہ چینیاں کرین اگر میرے اس نصیحت پر اپنے عمل نہ کیا تو یاد رکھین کہ پھر آپکے واقعی غلطیین اور تحریفیں صدہا وہ نکالی جاوینگی کہ انکو چھپا چھوڑانا مشکل ہوگا ما علینا الا البلاغ **فصل ہشتم** اس فصل مین وہ غلطیین اور تحریفین لکھی جاتی ہین جو مولوی عبدالحی صاحب سے ابراز الغی مین نقل عبارت اتحاف النبلا مولفہ جناب رئیس المحققین امیر الملک نواب سید محمد صدیق حسن خانصاحب بہادر مین واقع ہوئی ہین ناظرین ان تحریفوں کو دیکھکر مولویصاحب کی تالیفات کا حال معلوم کرین کہ اسی طرح سب کتب مولویصاحب کی تحریف سے مملو و مشحون ہین **اول** ابراز الغی کے صفحہ ۱۳ سطر ۸ (الزین عبدالرحمن الشہیر بابن رجب الحنبلی) اتحاف النبلا کے صفحہ ۱۲ سطر ۷ مین ہے (الامام حافظ زین الدین عبدالرحمن بن احمد المعروف بابن رجب البغدادی الحنبلی) یہان پر ایک تو مولویصاحب نے امام کو اڑایا دوم حافظ کو ساقط فرمایا سوم عبدالرحمن بن احمد کی جگہ فقط عبدالرحمن لکھا چہارم المعروف کی جگہ الشہیر بنایا پنجم البغدادی کو حذف فرمایا دوم ابراز کے صفحہ ۱۳ سطر ۱ مین ہے (ارشاد الساری شرح صحیح البخاری للعلامۃ شہاب الدین احمد بن محمد ابی بکر المصری القسطلانی الشافعی المتوفی سنۃ عشرین وتسعمائۃ) اتحاف النبلا کے صفحہ ۱۴ سطر ۲ مین ہے (ارشاد الساری بشرح صحیح البخاری للشیخ العلامۃ شہاب الدین احمد بن محمد بن ابی بکر المصری القسطلانی

اتحاف النبلا کے صفحہ ۱۶ سطر ۹ مین ہے فقط زین الدین عبد الرحمن بن احمد بن رجب الحنبلی الخ) یہان پر مولوی صاحب نے لفظ بن احمد کو حذف فرمایا چہارد ہم ابراز کے صفحہ ۲۳ سطر ۹ مین ہے (لعماد الدین اسمعیل بن عمر المعروف بابن کثیر الدمشقی) اتحاف النبلا کے صفحہ ۶۲ سطر ۱۸ مین ہے (للحافظ عماد الدین ابی الفداء اسمعیل بن عمر المعروف بابن کثیر الدمشقی یہان پر مولوی صاحب نے ایک تو للحافظ کو ترک فرمایا دوم ابی الفداء کو ترک کیا پانزدہم ابراز کے صفحہ ۲۴ سطر ۹ مین ہے الحصن الحصین للشمس محمد بن محمد الجزری الخ) اتحاف النبلا کے صفحہ ۲۰ سطر ۱۱ مین ہے الحصن الحصین من کلام سید المرسلین للشیخ شمس الدین محمد بن محمد الجزری الخ) یہان پر مولوی صاحب نے اول تو من کلام سید المرسلین کو ترک کیا دوم للشیخ کو اوڑایا سوم شمس الدین کی جگہ فقط للشمس لکھا چہارم محمد بن محمد بن محمد کی جگہ فقط محمد بن محمد تحریر فرمایا شانزدہم ابراز کے صفحہ ۲۵ سطر ۱۲ مین ہے دقایق الاخبار لمحمد بن سلامۃ ابو عبد اللہ القضاعی الخ) اتحاف النبلا کے صفحہ ۹ سطر ۱۹ مین ہے دقائق الاخبار و حقائق الاعتبار للقاضی ابی عبد اللہ بن محمد بن سلامۃ القضاعی) اسجگہ مولوی صاحب نے ایک تو لفظ حقائق الاعتبار کو حذف فرمایا دوم للقاضی ابی عبد اللہ کو ہفتدہم ابراز کے صفحہ ۲۵ سطر ۱۹ مین ہے (شرح حدیث عبادۃ للشیخ ابن ابی جمرۃ اتحاف النبلا کے صفحہ ۹ سطر ۱۰ مین ہی شرح حدیث عبادۃ بن الصامت للشیخ ابی محمد عبد اللہ بن السعد بن ابی جمرۃ الازدی) اسجگہ مولوی صاحب نے اول تو بن صامت کو حذف کیا دوم للشیخ ابی محمد عبد اللہ بن سعد کو اوڑایا سیزدہم ابراز کے صفحہ ۲ سطر ۲ مین ہی صفوۃ الصفوۃ لابن الجوزی) اتحاف النبلا کے صفحہ ۱۰ سطر ۱ مین ہی صفوۃ الصفوۃ مختصر حلیۃ الاولیاء لابی الفرج عبد الرحمن بن علی المعروف بابن الجوزی) اتنی جگہ مولوی صاحب نے ایک تو مختصر حلیۃ الاولیاء کو ترک فرمایا اور لابی الفرج عبد الرحمن بن علی المعروف بابن الجوزی کی جگہ فقط لابن الجوزی لکھا نوزدہم ابراز کے

مولوی صاحب نے لفظ المصری کو حذف کیا ہشتم ابراز کے صفحہ ۲ سطر ۸ مین ہے
ابراز الشیخ جمال الدین یوسف الزیلعی الحنفی المتوفی سنتہ اثنتین وسبعین وسبعمائۃ واسمہ
نصب الرایہ لاحادیث الہدایہ اتحاف النبلاء کے صفحہ ۲۳ سطر ۱۲ مین ہے اوللشیخ جمال الدین
یوسف الزیلعی المتوفی سنتہ اثنتین وستین وسبعمائۃ) یہان پر مولوی صاحب نے لفظ
حنفی کا اپنے طرف سے بڑہا دیا اور ستین کی جگہ سبعین لکہا نہم ابراز کے صفحہ ۱ سطر
۴ مین ہے (تخریج احادیث الکشاف الامام المحدث جمال الدین عبداللہ بن یوسف
الزیلعی الحنفی الخ) اتحاف النبلاء کے صفحہ ۳ سطر ۷ مین ہے تخریج احادیث الکشاف
للامام المحدث جمال الدین عبداللہ بن یوسف الزیلعی الحنفی) یہان پر مولوی صاحب نے
للامام کی جگہ الامام لکہا اور قاعدہ نحو کا بھی خیال نہ کیا کہ للامام لکہنا چاہیے یا الامام
دہم ابراز کے صفحہ ۲ سطر ۱۵ ہے (التحقیق فی الاحادیث الخلاف لابی الفرج
عبدالرحمن بن علی بن الجوزی الخ. اتحاف النبلاء کے صفحہ ۲۵ سطر ۲۴ مین ہے
التحقیق فی احادیث الخلاف لابی الفرج عبدالرحمن بن علی بن الجوزی البغدادی
الحنبلی الخ) اسجگہ مولوی صاحب نے البغدادی الحنبلی کو ترک کیا یازدہم ابراز کے
صفحہ ۱۲ سطر ۳ مین ہے (شرح ابی سلیمان احمد بن محمد بن ابراہیم بن الخطاب البستی
الخ) اتحاف النبلاء کے صفحہ ۵۰ سطر ۱۹ مین ہے اشرح امام ابی سلیمان احمد
بن محمد بن ابراہیم بن الخطاب البستی) یہان پر مولوی صاحب نے امام ابی سلیمان
کی جگہ فقط ابی سلیمان لکہا دوازدہم ابراز کے صفحہ ۲۲ سطر ۷ مین ہے شرح
قطب الدین عبدالکریم بن عبدالنور الحلبی الحنفی الخ (اتحاف النبلاء کے صفحہ ۱۵ سطر
۴ مین ہے (شرح امام قطب الدین عبدالکریم بن عبدالنور بن سیر الحلبی الحنفی الخ) یہان پر
مولوی صاحب نے اول تو لفظ امام کو اوڑا دیا دوم بن سیر کو حذف فرمایا سیزدہم
ابراز کے صفحہ ۲۳ سطر ۵ مین ہے (الحافظ زین الدین عبدالرحمن بن رجب الحنبلی الخ

بڑھایا بست و چہارم ابراز کے صفحہ ۲۸ سطر ۹ مین ہے قرۃ بن یعقوب
بن ادریس الحنفی القرمانی المتوفی سنتہ ثلاث وثلاثین وثمانمائتہ (اتحاف النبلاء کے
صفحہ ۱۵ سطر ۹ مین ہے (قرۃ بن یعقوب بن ادریس الحنفی الرومی القرہ مانی المتوفی
سنتہ ثلث وثلثین وثمانمائتہ) اسجگہ مولوی صاحب نے اول تو الرومی کو اُڑایا
دوم القرہ مانی کے جگہ القرمانی بنایا) ناظرین منصفین انصاف فرماوین کہ جس شخص
کے نقل مین ایک ثلث سے زائد غلطین واقع ہون وہ علماء ذیشان کہ جنکے علم وفضل
کا شہرہ عرب عجم مین ہوا اعتراض کرے خلاصہ یہ ہے کہ مولوی عبدالحی صاحب نے سہتر
راویون کے نام اتحاف النبلاء سے نقل کئے تھے انمین سے چوبیس کی نقل مین غلطی
کی ہین اس سے ایک عمدہ نتیجہ نکالتا ہون کہ مولوی صاحب نے جس عبارت کو بطور
مناظرہ ومقابلہ کے نقل کیا تہا جب اسمین اسقدر غلطین کین تو باقی تالیفات حضرت کا
خدا حافظ **فصل نہم** اس فصل مین وہ غلطین و تحریفین لکھی جاتی ہین جو مولوی عبدالحی
صاحب سے عبارت حطہ وابجد العلوم مولفہ خاتمۃ المحدثین عمدۃ المفسرین نواب امیر الملک
والا جاہ سید محمد صدیق حسن خانصاحب بہادر کی نقل مین واقع ہوئی ہین
اول ابراز کے صفحہ ۹۲ سطر ۱ مین ہے (احمد بن محمد الخطابی) حطہ کے صفحہ ۹۰
سطر ۳ مین ہے (احمد بن محمد بن ابراہیم بن خطاب البستی الخطابی) اس مقام پر
مولوی صاحب نے اول تو بن ابراہیم کو ترک فرمایا دوم بن خطاب کو سوم البستی
کو دوم ابراز کے صفحہ ۲۹ سطر ۸ مین ہے (اعلم ان الائمۃ المجتہدین نفا وتوافی
الاکثار من ہذہ الصناعتہ والاقلال فابو حنیفتہ یقال بلغت روایاتہ الی سبعتہ عشر
حدیثا الحطہ فی ذکر الصحاح الستہ کے صفحہ ۳۴ سطر ۹ مین ہے (واعلم ایضا ان
الائمۃ المجتہدین تفاوتوا فی الاکثار من ہذہ الصناعتہ والاقلال فابو حنیفتہ رح یقال
بلغت روایتہ الی سبعتہ عشر حدیثا او نحوہا) اسجگہ مولوی صاحب نے اول تو

صفحہ ۲ سطر ۴ و ۵ مین ہے (عارضۃ الاحوذی شرح جامع الترمذی لابی بکر العربی
اتحاف النبلاء کے صفحہ ۱۰۹ سطر ۹ مین ہے عارضۃ الاحوذی فی شرح سنن الترمذی للحافظ القاضی
ابی بکر محمد بن عبد اللہ بن احمد المعروف بابن العربی) یہان پر تو مولوی صاحب نے
بالکل ہی عبارت کو اڑا دیا **بستم** ابراز کے صفحہ ۲۰ سطر ۷ مین ہے علوم الحدیث لابن
الصلاح انہ اختصرہ العماد بن کثیر) اتحاف النبلاء کے صفحہ ۱۱۲ سطر ۱ مین ہے (نیز اختصار
وی عماد الدین ابو الفدا اسمعیل بن عمر القریشی المعروف بابن کثیر) اس مقام پر مولوی
صاحب نے ابو الفداء اسمعیل بن عمر القریشی المعروف کو ترک فرمایا **بست و یکم** ابراز
کے صفحہ ۲۷ سطر ۱۰ مین ہے (الفایق فی غریب الحدیث للعلامۃ جار اللہ محمود الزمخشری
اتحاف النبلاء کے صفحہ ۱۱۵ سطر ۵ و ۶ مین ہے (الفایق فی غریب الحدیث للعلامۃ جار اللہ
ابی القاسم محمود بن عمر الزمخشری) اس مقام پر مولوی صاحب نے اول تو ابی القاسم
کو حذف کیا دوم بن عمر کو ترک فرمایا **بست و دوم** ابراز کے صفحہ ۲۷ سطر ۱۳ مین ہے
قد وقع الفراغ من تسویدہ فی حرم الشریف المکی فی شہر صفر ختم بالخیر عام ثمان و تسعین
بعد الالف ختم اللہ لنا بالحسنی و بلغنا المقام الاسنی انتہی) اتحاف النبلاء کے صفحہ ۱۱
سطر ۱ مین ہے (وقد وقع الفراغ من تسویدہ فی الحرم الشریف المکی بعد ہجرۃ النبی
المصطفوی فی شہر صفر ختم بالخیر عام ثمان و تسعین بعد الالف ختم اللہ لنا بالحسنی و
بلغنا المقام الاسنی) یہان پر مولوی صاحب نے وقد وقع کی واو کو حذف
فرمایا دوم بعد ہجرۃ النبی المصطفوی کو اڑا دیا سوم المقام کی جگہ بالمقام بنایا چہارم
بلغنا کی جگہ بلغنا بنایا **بست و سوم** ابراز کے صفحہ ۲ سطر ۲ مین ہے (
المختلف والموتلف لعلاء الدین علی بن عثمان المارديني الحنفی الخ) اتحاف النبلاء
کے صفحہ ۱۳ سطر ۱۵ مین ہے کہ لابی البرکات علاء الدین علی بن عثمان المارديني الخ
یہان پر مولوی صاحب نے ایک تو ابو البرکات کو ترک فرمایا دوم حنفیکو

الراہی بہا) یہان پر مولوی صاحب نے لفظ بہا کو اڑا دیا ہفتم ابراز کے
صفحہ ۶۰ سطر ۴ مین ہے او لا عبرۃ بکثرۃ مشایخہ بالنسبۃ الی مشایخ الشافعی
لان الاعتبار بالثقۃ دون کثرۃ المشیخۃ ابجد العلوم کے صفحہ ۸۰۷ سطر ۱ مین ہے
ولا عبرۃ بکثرۃ مشایخہ رح ایضًا بالنسبۃ الی مشایخ الشافعی رح لان الاعتبار
بالثقۃ دون کثرۃ المشیخۃ) اس مقام پر مولوی صاحب نے لفظ ایضًا کو فراموش
کر کے حذف کیا انتہی قلیکن ہذا آخر الکلام بما اوردناہ فی ہذا المقام لنتیجۃ عجیبۃ و
فائدہ غریبہ) مولوی عبد الحی ہداہ اللہ الی صراط السوی ونرات از روی
حسد وعناد وتعصب مذہب کے افضل المحققین واکمل المدققین یعنی نواب الا
القاب سید محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر کی تالیفات شریفہ وتصنیفات
لطیفہ پر نکتہ چینیان کرنے پر تو کمر ہمت باندھے ہوے ہین اور اپنی تالیفات
سے چشم پوشی عاقلانہ وتجاہل عارفانہ کہ مختصر سے تحریر دن مین اس قدر تحریفات
وتحریفین کرتے ہین حالانکہ مولوی صاحب کو سوا اس کام بمثل مشہور ہے کار رسان
کچھ کیا کرے اور کچھ کام نہین مولوی صاحب آپکو انصاف کرنا چاہیے کہ جب مختصر تحریر دن مین
آپکے اسقدر غلطین ہوتی ہین تو آپکو عالم اجل فاضل بے بدل خلاصۃ المحدثین سلالۃ
المفسرین نواب صاحب بہادر پر اعتراض کرنا مناسب نہین کہ جناب سے فلان
ہندستانیون اغیہ تبدیل ہوا حالانکہ تغیر لباس کہہ بہی کیا کام دین سے نہین نیز آپکو یہ بھی خیال
کرنا چاہیے کہ نواب صاحب بہادر کے متعلق ایک یارت کا کام ہے اور پھر باوجود
ان اشغال کثیرہ کے ایسے ایسے حجم کی کتابین تالیف فرمائین کہ آپکی کل تالیفات
حجم مین شاید ایک کتاب کے مساوی ہون اگر کوئی شک کرے تو ابجد العلوم
یا تفسیر فتح البیان سے مقابلہ موازنہ کر کے دیکھ لے مولوی صاحب بہتر آدمی
وہ ہے جو اپنے عیبونکی طرف نظر کرے اور دوسرے کے عیبون کو چھپاوے

واعلم کے واو کو اوڑا یا دوم الیضا کو حذف فرمایا سوم روایتہ کی جگہ روایاتہ تحریر فرمایا
چہارم نحو ہا کو مٹا یا سدوم ابراز کے صفحہ ۴۵ سطر ۳ مین ہے ، ابن کثیر الدمشقی و
ان تاریخہ انتہی الی آخر سنۃ ثمان وثلاثین وسبعمائۃ) ابجد العلوم کے صفحہ ۹۰ ہم
سطر ۱ مین ہے (واما ابن کثیر فالمشہور ان تاریخہ انتہی الی آخر سنۃ ثمان وثلاثین
وسبعمائۃ) یہان پر مولوی صاحب نے اما ابن کثیر کی جگہ ابن کثیر پر اکتفا کیا اور
فالمشہور کو سہو فرمایا اور ان کی جگہ وان بنایا چہارم ابراز کے صفحہ ۴۵ سطر
۵ مین ہے (سیرۃ مغلطائی وانہ لخصہا قاسم بن قطلو بغا الحنفی المتوفی سنۃ
خمس وخمسین وثمانمائۃ) ابجد العلوم کے صفحہ ۵۱۳ سطر ۸ مین ہے (وسیرۃ مغلطائی
لخصہا قاسم بن قطلوبغا الحنفی المتوفی سنۃ خمس وخمسین وثمانمائۃ) یہان پر مولوی
صاحب نے وانہ کو بڑہایا پنجم ابراز کے صفحہ ۴۵ سطر ۱۵ مین ہے (وقد انکر امام
السنۃ احمد بن حنبل الاجماع الذی اصطلحوا علیہ الیوم واعرض سید الطائفۃ داؤد
الظاہری عن کون القیاس حجۃ شرعیۃ وخلاف ہذین الامامین نص فی محل الخلاف
الخ) ابجد العلوم کے صفحہ ۴۶۵ سطر ۱۲ مین ہے (وقد انکر امام اہل السنۃ احمد بن
حنبل رضی اللہ عنہ الاجماع الذی اصطلحوا علیہ الیوم واعرض سید الطائفۃ المتبعۃ
داؤد والظاہری عن کون القیاس حجۃ شرعیۃ وخلاف ہذین الامامین نص فی
محل الخلاف) یہان پر مولوی صاحب نے اول تو امام اہل السنۃ کو فقط امام
السنہ کہا لفظ اہل کو ترک فرمایا دوم رضی اللہ عنہ کو چھوڑا سوم المتبعۃ کے
لفظ کو ترک کیا ششم ابراز کے صفحہ ۹۹ سطر ۲ مین ہے (وفیہ نظر واضح
لان معرفۃ اہل الحدیث بوفیات الصحابۃ واحوال التابعین اکثر من معرفۃ
اصحاب الرای) ابجد العلوم کے صفحہ ۰۰ ۹ سطر ۹ مین ہے (وفیہ نظر واضح لان
معرفۃ اہل الحدیث بوفیات الصحابۃ واحوال التابعین اکثر من معرفۃ اصحاب

بعد نقل کیا ہے مات لیلۃ الجمعۃ الخامس العشرین من الجمادی الاولی سنہ ۳۸۳ھ ثلث وثمانین واربع مائۃ بنجارا چہارم الفوائد البہیہ کے صفحہ ۹ مین بذیل ترجمہ محمد بن شجاع ابو عبد اللہ الثلجی کے لکھے ہے مات فجاءۃ سنہ ۲۶۷ھ سبع وستین ومائتین یہ مخالف اسکے ہے جسکو آپ نے ہدایہ کے مقدمہ مین فرمایا ہے (مات فجاءۃ فی صلوۃ العصر وہو ساجد سنہ ۲۶۶ھ ست وستین ومائتین) مجھکو نہایت ہی تعجب ہے کہ مولوی صاحب نے یہ عالم بیداری مین تحریر فرمایا ہے یا عالم خواب مین پنجم موطا امام محمد کے صفحہ ۴۳ مین ہے (اسمعیل بن حماد بن الامام ابی حنیفۃ ثلاثتہم ضعفاء) یہ مخالف ہے اس ترجمہ کے جسکو آپ نے الفوائد البہیہ مین بذیل ترجمہ اسمعیل بن حماد کے نقل کیا ہے (اسمعیل بن حماد بن النعمان بن ثابت الکوفی عن ابیہ عن جدہ قال ابن عدی ثلاثتہم ضعفاء) ناظرین خیال فرماوین کہ یہ ترجمہ پہلے کی کسقدر مخالف ہے ششم امام الکلام کے صفحہ ۵۴ مین ہے فان قلت ہو مجمل یلتحق الحدیث بیانا لہ قلت ہذا کلام من لا مہارۃ لہ فی علم الاصول ولا درایۃ لہ یہ مخالف اسکے ہے جسکو مولوی صاحب نے حاشیہ ہدایہ کے صفحہ ۹۰ مین فرمایا ہے (فان قلت الفرضیۃ لا یثبت بخبر الواحد اجیب بان ہذا الخبر لمجمل قولہ تعالی اقیموا الصلوۃ مبین) اب تو اس عبارت کی ملاحظہ سے یا تو مولوی صاحب کو اپنے عدم مہارۃ علم اصول وعدم درایۃ کا اقرار کرنا لازم ہے یا عبارت امام الکلام کا تخطیہ کرنا واجب ہفتم موطا امام محمد کے صفحہ ۴۳ مین مذہب حنفیہ کا درباب تاخیر صلوٰۃ عصر مین رد کیا ہے حیث قال علل صاحب الہدایۃ وغیرہ من اصحابنا بان فی تاخیرہ تکثیر النوافل لکراہتہا بعدہ وہو تعلیل فی مقابلۃ النصوص الصحیحۃ الصریحۃ الدالۃ علی فضیلۃ التعجیل وہی کثیرۃ مرویۃ فی الصحاح الستۃ وغیرہا اور حاشیہ ہدایہ مین اسکا خلاف ثابت کیا ہے یعنی تاخیر صلوٰۃ عصر مین ثواب

اوروں کے عیبوں کا تلاش کرنا اور اپنے عیبوں سے غافل رہنا نہایت
نادانی کی بات ہے یہ بھی گذارش کیے دیتا ہون کہ جو دوسرون کے عیبونکی
فکر مین ہوتا ہے اللہ اسکے عیبونکو ڈھونڈھتا ہے کما فی الحدیث لا تتبعوا
عوراتهم فانه من يتبع عورة اخيه المسلم يتبع الله عورته ومن يتبع
الله عورته يفضحه ولو في جوف رحله۔ الا یاد رکھین کہ ہر اسطرف سے بھی
آپکی پوری خبر لینیکو ہم لوگ حاضر ہین اور آپکا یہی فقرہ پڑھ سناتے ہین فان
لکل فاہیم بالاشارۃ تکفی لصاحب العقل السلیم بالفعل کچھ آپکے کلام کے تناقضات
پیش کش کرتا ہون کہ آنکو دیکھکر خواب غفلت سے بیدار ہون اور نشہ غرور
سے ہوشیار ہون خیال فرمادین کہ یہ تناقضات موجب عیب ہین یا جو آپنے
جناب سید نواب صدیق حسن خانصاحب بہادر کے لکھے ہین وہ موجب
قدح ہین

باب دوم دربیان تناقضات مولوی عبدالحی صاحب کے

اول الفوائد البہیہ کے صفحہ ۶۷ سطر ۱۲ مین بذیل ترجمہ محمد بن محمد بن احمد کے
لکھا ہے (قتل شہیدا لسبع الربیع الاخر سنة ۳۴۴ اربع واربعین وثلثمائة) یہ مخالف
اسکے ہے جسکو آپنے ہدایہ کے مقدمہ مین نقل کیا ہے (قال فی کشف الظنون
انه توفی سنة ۳۳۴ اربع وثلاثین وثلث مائة) دوم الفوائد البہیہ کے صفحہ ۱۰ مین ہے
(احمد بن عمر بن مہیر الخصاف) یہ مخالف اسکے ہے جسکو آپنے ہدایہ کے مقدمہ
مین فرمایا ہے (احمد بن عمرو الشیبانی) وجہ خلاف کی یہ ہے کہ الفوائد البہیہ مین احمد
کے باپ کا نام آپنے عمر تحریر کیا ہے اور مقدمہ ہدایہ مین عمرو سوم الفوائد
البہیہ کے صفحہ ۶۷ مین بذیل ترجمہ محمد بن الحسین کے ہے اخذ ہما نہا دہ
القاضی ابی ثابت محمد بن احمد البخاری وہو متقدم مات فی جمادی الاولی سنة
ثلث وثلثین واربع مائة یہ مخالف اسکے سن وفات کے جسکو آپنے

ہمنے چند سطر

ثابت کیا ہے اور امام محمد کا قول صاحب الهدایہ و جامع المضمرات سے نقل کر کے اسکو صحیح کہا ہی حیث قال (والحق انہ وان کان ضعیفا روایۃ لکنہ قوی درایۃ) یہ مخالف ہے اسکے جسکو مولوی صاحب نے حاشیہ ہدایہ مخواہ ابین لکھا ہے حیث قال (فی ما یروی عن محمد قال شمس الائمۃ الحلوانی تفسد صلوتہ فی قول عدہ من الصحابۃ ومن عبدالله البلخی انہ قال یملاء فوہ من التراب وقیل یستحب ان یکسر اسنانہ) مولوی صاحب کو چاہیے کہ اپنے سب دانت تروا ڈالین کیونکہ مولوی صاحب بہی اسکے جواز کے قائل اور امام کے پیچھے قراۃ فاتحہ کرتے ہین فائدہ مولوی صاحب نے مقدمہ شرح وقایہ میں بحق جناب امیر الملک سید محمد صدیق حسن خانصاحب بہادر کی طعن کیا ہے کہ آپ نے کلام ابن خلدون کو کیون نقل کیا حیث قال (قد نقلہ بعض فاضل عصرنا فی کتاب الحطۃ بذکر صحاح الستۃ وسکت علیہ منہ اخذ بعض اتباعہ ومقلدیہ ہذہ الکلمۃ واشاعہا وظن صدقہا ورواجہا انہ یحرم علی العالم الاسیما من کان نظرہ وسیعا وعلمہ رفیعا ان ینقل ہذہ الکلمۃ الا للرد علیہا وتغلیطہا اقول قد نسیت ایہا الحاسد ہذہ الکلمۃ سے حاشیۃ الهدایۃ حیث تنقل (ویملاء فوہ من التراب وقیل یستحب ان یکسر اسنانہ) ولا ترد علی ہذا الکلام یا ایہا الذین آمنوا لم تقولون ما لا تفعلون کبر مقتا عند الله ان تقولوا ما لا تفعلون امارایت فی حاشیۃ النحو میر شعر لا تنہ عن خلق وتاتی مثلہ عار علیک اذا فعلت عظیم * غرض یہ ہے کہ یہی اعتراض یہان مولوی صاحب پر ہو سکتا ہے کہ ایسے کلام کو آپ نے کیون نقل کیا عالم کو حرام ہے کہ ایسے کلام کو نقل کرے مگر رد کے لیے یاد رہے ہو! امام محمد کے صفحہ ۱۰۳ مین آمین بالجہر کو ترجیح دی حیث قال (والانصاف ان الجہر قوی من حیث الدلیل) اور ہدایہ صفحہ ۶ کے حاشیہ پر آمین بالخفی کو ترجیح دی حیث قال

لگایا ہے چنانچہ آپ صفحہ ۲۰ مین لکھتے ہین (لما فیہ من تکثیر النوافل ولذا کان
التعجیل فی المغرب افضل لان اداء النافلۃ قبلہا مکروہ کما بعد العصر) یہان ان
مولوی صاحب کے کلام مین مناقضہ ظاہر ہے ہشتم موطا امام محمد کے صفحہ ۸۶
مین عموم اذا اقیمت الصلوۃ فلا صلوۃ الا المکتوبۃ کو ترجیح دیا ہے اور فرمایا ہے کہ
احادیث مرفوعہ سے ممانعت نماز اگر نے سنت کی ثابت ہوتی ہے گو سنت
فجر کی ہو ان عبارت مولوی صاحب کی یہ ہے (لکن لا یخفی علی الماہر ان ظاہر
الاخبار المرفوعۃ ہو المنع الخ اور ہدایہ صفحہ ۱۳۲ کے حاشیہ مین اسکی مخالف فرمایا
ہے یعنی استثناء رکعتین فجر کا ثبوت کیا ہے حیث قال یصلی رکعتی الفجر عند باب
المسجد اما انہ یصلی فی المسجد ان کانت الجماعۃ قد قامت فلان سنۃ الفجر افضلہا
واکدہا الخ نہم موطا امام محمد کے صفحہ ۸۹ مین رفع الیدین کی سنیت کو ثبوت
کیا ہو حیث قال اذا فاذن مختار ان الرفع لیس بسنۃ موکدۃ یلام تارکہا الا ان
ثبوتہ عن النبی صلعم اکثر وارجح واما دعوی النسخ کما صدر عن الطحاوی مغترا بحسن الظن
بالصحابۃ التارکین وابن الہمام والعینی وغیرہم من اصحابنا فلیست ببرہن علیہا
بما یشفی العلیل ویروی الغلیل) ہدایہ صفحہ ۲۹ کے حاشیہ مین اسکے خلاف لکھا ہے
یعنی رفع الیدین کو منسوخ ٹھہرایا ہے حیث قال اذ القدر المتحقق ثبوت کل
من الامرین من رسول اللہ الرفع عند الرکوع وعدمہ فیحتاج الی الترجیح
ویترجح ما صرنا الیہ بانہ قد علم نسخ افعال کانت مباحۃ فی الصلوۃ فلا یبعد
ان یکون ایضا مشمولا بالنسخ خصوصا وقد ثبت ما یعارضہ ثبوتا لا مرد لہ
بخلاف عدمہ الخ) اب ناظرین مولوی صاحب کی عقل کی طرف خیال کرین
کہ لیوالغو کی طرح کسی جگہ کچھ بڑھ مارتے ہین اور دوسری جگہ کچھ لکھتے ہین (دہم
موطا امام محمد کے صفحہ ۹۴ کے حاشیہ مین قراۃ فاتحہ خلف الامام کو نماز [illegible]

احدیہما سجدة التلاوة وہی الثانیة سجدة الصلوة شانزدہم
موطا امام محمد کے صفحہ ۱۵۸ کے حاشیہ مین قبل ظہر کے دو رکعتون کے جایز ہونیکو
بہی لکہا ہے حیث قال (قال الداودی ہو محمول علی ان کل واحد
وصف ما رای ویحتمل ان ابن عمر نسی من الرکعتین قال الحافظ
فہذا الاحتمال بعید والاولی ان یحمل علی حالین) اور شرح وقایہ
کے صفحہ ۲۲۶ کے حاشیہ مین اسکا خلاف ثابت کیا ہے یعنے بالکل ثبوت سنیت
اربع قبل الظہر کا لکہا ہے دو کا ذکر تک نہین ہفتدہم موطا امام محمد کے صفحہ ۱۵۸
کے حاشیہ مین مسنون ہونا صلوة الاستسقا کا ثبوت کیا ہے اور مذہب
امام صاحب کا بالاے طاق رکہا ہے حیث قال (من تتبع الطرق انہ
لما خرج بالناس الی الصحرا صلی فتکون الصلوٰة مسنونة فی
ہذہ الحالة بلا ریب انتہی) اور ہدایہ صفحہ ۱۵۶ کے حاشیہ مین صلاة کے
معنی دعا کے لیکر استسقا کے لئے فقط استغفار پر کفایت کرنا لکہا ہے اور صلوة
کے مسنونیت کو اڑا دیا ہے حیث قال (لقول تعالی علق نزول الغیث
بالاستغفار لا بالصلوة فکان الاصل الدعاء) ہیزدہم موطا امام محمد
کے صفحہ ۱۵۹ کے حاشیہ مین تقلیب ردا کا ثبوت صاحب شرع سے لکہا ہے اور ہدایہ کے
صفحہ مذکور کے حاشیہ مین عدم مسنون تقلیب ردا کا ذکر ہے نوزدہم موطا
امام محمد کے صفحہ ۱۶۹ کے حاشیہ مین نصاب پانچ وسق کا معین ہونا زکوة حبوب
کے لیے ثابت کیا ہے حیث قال (ولعل ابو حنیفہ رحمہ اللہ) اور ہدایہ کے
صفحہ ۱۸۱ کے حاشیہ مین اسکا خلاف کرکے دلیل عقلی ضعیف سے حدیث نصاب
پانچ صاع کو رد کر دیا ہے بستم موطا امام محمد کے صفحہ ۷۷ کے حاشیہ
مین اذان فجر قبل طلوع صبح کو جایز لکہا ہے اور اسی بارے کی حدیثونکو ترجیح دی ہے

(قلت فیه حجتان لنا احدھما علی مالک بان الامام یفعلہما والثانیۃ علی الشافعی بانہ یخفیہا الخ) یہ کلام ظاہر تعارض وتناقض پہلے کا ہے دوازدہم موطا امام محمد کے صفحہ ۱۱۱ کے حاشیہ مین تورک کو ترجیح دی ہے حیث قال (لو حمل اصحابنا ھذا علی العذر و علی بیان الجواز وھو حمل یحتاج الی دلیل الخ) اور ہدایہ کے صفحہ ۴۹ کے حاشیہ مین اسکو رد کیا ہے سیزدہم موطا امام محمد کے صفحہ ۱۴۳ کے حاشیہ مین تکبیرات عیدین کے بارے مین لکھا ہے کہ بارہ بھی درست ہین اور چھ بھی موافق مذہب حنفیہ کے حیث قال (فلا یجوز لاحد ان یعنف فیہ علی خلاف ما یراہ) اور ہدایہ صفحہ ۱۵۳ کے حاشیہ مین اسکے خلاف ثابت کیا ہے حیث قال (فالقول الاول ھو قول عمر و ابی ھریرۃ الخ) چہاردہم موطا امام محمد کے صفحہ ۱۴۴ کے حاشیہ مین جواز وتر علی الدابہ کو ثابت کیا ہے حیث قال (وفی ھذہ العبارۃ اشارۃ الی انہ لا سبیل الی رد روایۃ عدم النزول وھجرانہ بالکلیۃ) اور ہدایہ صفحہ ۱۳۰ کے حاشیہ مین عدم جواز کو تحریر فرمایا ہے حیث قال (و اما الوتر فعند ابی حنیفۃ رح لا یجوز الخ) پانزدہم موطا امام محمد کے صفحہ ۱۴۸ کے حاشیہ مین بعد نقل مذہب حضرت عمر وابن عمرؓ کا اس بارہ مین کہ سورۃ حج مین دو سجدہ ہین لکھتے ہین کہ حق وہ ہے کہ جسکی طرف حضرت عمر وابن عمرؓ گئے ہین حیث قال (و الحق فی ھذا الباب ھو ما ذھب الیہ عمر و ابن عمرؓ) اور ہدایہ صفحہ ۱۴۴ کے حاشیہ مین اسکا خلاف ثابت کیا ہے اور حدیث فضلت الحج بسجدتین کی تاویل کردی ہے بعد ذکر اپنے مذہب کے لکھتے ہین (و تاویل قول النبی صلعم فضلت الحج بسجدتین

بعد نقل کیا ہے مات لیلۃ الجمعۃ الخامس و العشرین من الجمادی الاولی ۳۸۳ھ ثلث وثمانین واربع مائۃ بنجارا چہارم الفوائد البہیہ کے صفحہ ۶۹ مین بذیل ترجمہ محمد بن شجاع ابو عبد اللہ الثلجی کے لکھا ہے مات فجاءۃ ۲۶۷ھ سبع وستین ومائتین یہ مخالف اسکے ہے جسکو آپ نے ہدایہ کے مقدمہ مین فرمایا ہے (مات فجاءۃ فی صلوۃ العصر وہو ساجد ۲۶۶ھ ست وستین ومائتین) مجھکو نہایت ہی تعجب ہے کہ مولوی صاحب نے یہ عالم بیداری مین تحریر فرمایا ہے یا عالم خواب مین پنجم موطا امام محمد کے صفحہ ۳۴۳ مین ہے (اسمعیل بن حماد بن الامام ابی حنیفۃ ثلاثتہم ضعفاء) یہ مخالف ہے اس ترجمہ کے جسکو آپ نے الفوائد البہیہ مین بذیل ترجمہ اسمعیل بن حماد کے نقل کیا ہے (اسمعیل بن حماد بن النعمان بن ثابت الکوفی عن ابیہ عن جدہ قال ابن عدی ثلاثتہم ضعفاء) ناظرین خیال فرماوین کہ یہ ترجمہ پہلے کی کسقدر مخالف ہے ششم امام الکلام کے صفحہ ۵۴ مین ہے فان قلت ہو مجمل یلتحق الحدیث بیانا لہ قلت ہذا کلام من لا مہارۃ لہ فی علم الاصول ولا درایۃ لہ یہ مخالف اسکے ہے جسکو مولوی صاحب نے حاشیہ ہدایہ کے صفحہ ۹۰ مین فرمایا ہے (فان قلت الفرضیۃ لا یثبت بخبر الواحد اجیب بان ہذا الخبر المجمل قولہ تعالی اقیموا الصلوۃ بیین) اب اس عبارت کی ملاحظہ سے یا تو مولوی صاحب کو اپنے عدم مہارۃ علم اصول وعدم درایۃ کا اقرار کرنا لازم ہے یا عبارت امام الکلام کا تخطیہ کرنا واجب ہفتم موطا امام محمد کے صفحہ ۴۴ مین مذہب حنفیہ کا دربارۂ تاخیر صلوۃ عصر مین رد کیا ہے حیث قال علل صاحب الہدایۃ وغیرہ من اصحابنا بان فی تاخیرہ تکثیر النوافل لکراہتہا بعدہ وہو تعلیل فی مقابلۃ النصوص الصحیحۃ الصریحۃ الدالۃ علی فضیلۃ التعجیل وہی کثیرۃ مرویۃ فی الصحاح الستۃ وغیرہا اور حاشیہ ہدایہ مین اسکا خلاف ثابت کیا ہے یعنی تاخیر صلوۃ عصر مین ثواب

اوروں کے عیبوں کا تلاش کرنا اور اپنے عیبوں سے غافل رہنا نہایت
نادانی کی بات ہے یہ بھی گذارش کیے دیتا ہوں کہ جو دوسروں کے عیبوں کی
فکر میں ہوتا ہے اللہ اسکے عیبوں کو ڈھونڈھتا ہے کما فی الحدیث لا تتبعوا
عوراتھم فانہ من یتبع عورۃ اخیہ المسلم یتبع اللہ عورتہ ومن یتبع
اللہ عورتہ یفضحہ ولو فی جوف رحلہ والا یاد رکھیں کہ پھر اسطرف سے بھی
ایکی پوری خبر لینیکو ہم لوگ حاضر ہیں اور ایکا ہی فقرہ پڑھ سناتے ہیں فان
لکل فاہیم والاشارۃ تکفی لصاحب العقل السلیم بالفعل بجہ آپکے کلام کے تناقضات
پیش کرتا ہوں کہ انکو دیکھکر خواب غفلت سے بیدار ہوں اور نشہ غرور
سے ہوشیار ہوں خیال فرماویں کہ یہ تناقضات موجب عیب ہیں یا جو آپنے
جناب سید نواب صدیق حسن خانصاحب بہادر کے لکھے ہیں وہ موجب
قدح ہیں باب دوم در بیان تناقضات مولوی عبد الحی صاحب کے
اول الفوائد البہیہ کے صفحہ ۶۰ سطر ۱۲ مین بذیل ترجمہ محمد بن محمد بن احمد
ہے وقتل شہیدا فی ربیع الاخر سنۃ ۳۴۴ اربع واربعین وثلاثمائۃ یہ مخالف
اسکے ہے جسکو آپ نے ہدایہ کے مقدمہ میں نقل کیا ہے وقال فی کشف الظنون
انہ توفی سنۃ ۳۳۴ اربع وثلاثین وثلث مائۃ دوم الفوائد البہیہ کے صفحہ ۱۰ مین ہے
احمد بن عمرو بن مہیر الخصاف) یہ مخالف اسکے ہے جسکو آپ نے [illegible] مقدمہ
میں فرمایا ہے (احمد بن عمرو الشیبانی) وجہ خلاف کی یہ ہے کہ الفوائد میں
کے باپ کا نام آپنے عمر تحریر کیا ہے اور مقدمہ ہدایہ میں عمرو
البہیہ کے صفحہ ۱۴ مین بذیل ترجمہ محمد بن الحسین کے ہے اخذ عنہا ابو
القاضی ابی ثابت محمد بن احمد البخاری وہو متقدم مات فی جمادی
ثلث وثلثین واربع مائۃ یہ مخالف اسکی وفات کے جسکو آپ

ثابت کیا ہے اور امام محمد کا قول صاحب الہدایہ و جامع المضمرات سے نقل کرکے اسکو صحیح کہا ہے حیث قال (والحق انہ وان کان ضعیفا روایۃ لکنہ قوی درایۃ) یہ مخالف ہے اسکے جسکو مولوی صاحب نے حاشیہ ہدایہ صفحہ ۱۰ میں لکھا ہے حیث قال (فی ما یروی عن محمد قال شمس الائمۃ السرخسی تفسد صلوتہ فی قول عدہ من الصحابۃ و عن عبداللہ البلخی انہ قال یملاء فوہ من التراب و قیل یستحب ان یکسر اسنانہ) مولوی صاحب کو چاہیے کہ اپنے سب وانت تروا ڈالیں کیونکہ مولوی صاحب بہی اسکے جواز کے قائل اور امام کے پیچھے قراۃ فاتحہ کرتے ہیں فائدہ مولوی صاحب نے مقدمہ شرح وقایہ میں بحق جناب امیر الملک سید محمد صدیق حسن خانصاحب بہادر کی طعن کیا ہے کہ آپ نے کلام ابن خلدون کو کیوں نقل کیا حیث قال (قد نقلہ بعض فاضل عصرنا فی کتاب الحطۃ بذکر صحاح الستۃ و سکت علیہ منہ اخذ بعض اتباعہ و مقلدیہ ہذہ الکلمۃ و اشاعہا و ظن صدقہا و روجہا مع انہ یحرم علی العالم لاسیما من کان نظرہ وسیعا و علمہ رفیعا ان ینقل ہذہ الکلمۃ الا للرد علیہا و تغلیظہا) اقول قد رأیت ایہا الحاسد ہذہ الکلمۃ فی حاشیۃ الہدایۃ حیث تنقل (ویملاء فوہ من التراب و قیل یستحب ان یکسر اسنانہ) ولا ترد علی ہذا الکلام یا ایہا الذین آمنوا لم تقولون ما لا تفعلون کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون اما رأیت فی حاشیۃ النحو میر شعر لا تنہ عن خلق و تاتی مثلہ عار علیک اذا فعلت عظیم + غرض یہ ہے کہ یہی اعتراض یہاں مولوی صاحب پر ہو سکتا ہے کہ ایسے کلام کو آپ نے کیوں نقل کیا عالم کو حرام ہے کہ ایسے کلام کو نقل کرے مگر رد کے لیے یا زوہم موّلا امام محمد نے صفحہ ۳۰۲ میں باب آمین بالجہر کو ترجیح دی حیث قال (والانصاف ان الجہر قوی) حاشیہ الدلیل اور ہدایہ صفحہ ۰۰ کے حاشیہ پر آمین بالخفی کو ترجیح دی ہے

لگایا ہے چنانچہ آپ صفحہ ۴۰ مین لکھتے ہین (لما فیہ من تکثیر النوافل ولذا کان التعجیل فی المغرب افضل لان اداء النافلۃ قبلہا مکروہ کما بعد العصر) یہان مولوی صاحب کے کلام مین مناقضہ ظاہر ہے ہشتم موطا امام محمد کے صفحہ ۸۶ مین عموم اذا اقیمت الصلوۃ فلا صلوۃ الا المکتوبۃ کو ترجیح دیا ہے اور فرمایا ہے کہ احادیث مرفوعہ سے ممانعت زائد کرنے سنت کی ثابت ہوتی ہے گو سنت فجر کی ہون عبارت مولوی صاحب کی یہ ہے (لکن لا یخفی علی الماہر ان ظاہر الاخبار المرفوعۃ ہو المنع الخ اور ہدایہ صفحہ ۱۳۲ کے حاشیہ مین اسکی مخالفت فرمایا ہے یعنی استثنار رکعتین فجر کا ثبوت کیا ہے حیث قال یصلی رکعتی الفجر عند باب المسجد اما انہ یصلی فی المسجد ان کانت الجماعۃ قد قامت فلان سنۃ الفجر افضلہا واکدہا الخ نہم موطا امام محمد کے صفحہ ۸۹ مین رفع الیدین کی سنیت کو ثبوت کیا ہو حیث قال اذا فدن نختار ان الرفع لیس بسنۃ موکدۃ یلام تارکہا الا ان ثبوت عن النبی صلعم اکثر وارجح واما دعوی النسخ کما صدر عن الطحاوی مغتر بحسن الظن بالصحابۃ التارکین وابن الہمام والعینی وغیرہم من اصحابنا فلیست بمبرہن علیہا بما یشفی العلیل ویروی الغلیل) ہدایہ صفحہ ۹۲ کے حاشیہ مین اسکے خلاف لکھا ہے یعنی رفع الیدین کو منسوخ ٹھہرایا ہے حیث قال والقدر المتحقق ثبوت کل من الامرین من رسول اللہ الرفع عند الرکوع وعدمہ فیحتاج الی الترجیح ویترجح ما صرنا الیہ بانہ قد علم نسخ افعال کانت مباحۃ فی الصلوۃ فلا یبعد ان یکون ایضا مشمولا بالنسخ خصوصا وقد ثبت ما یعارضہ ثبوتا لا مرد لہ بخلاف عدمہ الخ) اب ناظرین مولوی صاحب کی عقل کی طرف خیال کرین کہ حلوا الو کی طرح کسیجگہ کچھ بڑھ مارتے ہین اور دوسری جگہ کچھ لکھتے ہین دہم موطا امام محمد کے صفحہ ۹۴ کے حاشیہ مین قراۃ فاتحہ خلف الامام کو نماز سری مین

احدیہما سجدۃ التلاوۃ والثانیۃ سجدۃ الصلوۃ شانزدہم
موطا امام محمد کے صفحہ ۱۵۸ کے حاشیہ مین قبل ظہر کے دو رکعتون کے جایز ہونیکو
بہی لکھا ہے حیث قال (قال الداودی ھو محمول علی ان کل واحد
وصف ما رای ویحتمل ان ابن عمر نسی من الرکعتین قال الحافظ
فھذا الاحتمال بعید والاولی ان یحمل علی حالین) اور شرح وقایہ
کے صفحہ ۲۲۶ کے حاشیہ مین اسکا خلاف ثابت کیا ہے یعنے بالکل ثبوت سنیت
اربع قبل الظہر کا لکہا ہے وہ کا ذکر تک نہین ہفتدہم موطا امام محمد کے صفحہ ۱۵۸
کے حاشیہ مین مسنون ہونا صلوۃ الاستسقا کا ثبوت کیا ہے اور مذہب
امام صاحب کا بالاے طاق رکہا ہے حیث قال (من تتبع الطرق انہ
لما خرج بالناس الی الصحرا صلی فتکون الصلواۃ مسنونۃ فی
ھذہ الحالۃ بلا ریب الخ) اور ہدایہ صفحہ ۵۲ کے حاشیہ مین صلاۃ کے
معنی دعا کے لیکر استسقا کے لئے فقط استغفار پر کفایت کرنا لکہا ہے اور صلوۃ
کے مسنونیت کو اُڑا دیا ہے حیث قال (لقول تعالی علق نزول الغیث
بالاستغفار لا بالصلوۃ فکان الاصل الدعاء ہیزدہم موطا امام محمد
کے صفحہ ۱۵۸ کے حاشیہ مین تقلیب ردا کا ثبوت صاحب شرع سے لکہا ہے اور ہدایہ کے
صفحہ مذکور کے حاشیہ مین عدم مسنون تقلیب ردا کا ذکر ہے نوزدہم موطا
امام محمد کے صفحہ ۱۶۵ کے حاشیہ مین نصاب پانچ وسق کا معین ہونا زکوۃ حبوب
کے لیے ثابت کیا ہے حیث قال (ولعل الحق بدو مرحولہ) اور ہدایہ کے
صفحہ ۱۸۱ کے حاشیہ مین اسکا خلاف کرکے دلیل عقلی ضعیف سے حدیث نصاب
پانچ صاع کو رد کر دیا ہے بستم موطا امام محمد کے صفحہ ۷۷ کے حاشیہ
مین اذان فجر قبل طلوع صبح کو جایز لکہا ہے اور اسی بارے کی حدیثونکو ترجیح دی ہے

(قلت فيه رجحان لنا احدهما على مالك بان الامام يقرأهما والثانية
على الشافعي بانه يخفيهما الخ) یہ کلام ظاہر تعارض وتناقض پہلے کا ہے
دوازدہم موطا امام محمد کے صفحہ ۱۱۱ کے حاشیہ مین تورک کو ترجیح دی ہے
حیث قال (لو حمل اصحابنا هذا على العذر وعلى بيان الجواز
وهو حمل يحتاج الى دليل الخ) اور ہدایہ کے صفحہ ۹۴ کے حاشیہ مین
اسکو رد کیا ہے سیزدہم موطا امام محمد کے صفحہ ۱۴۱ کے حاشیہ مین
تکبیرات عیدین کے بارے مین لکھا ہے کہ بارہ بہی درست ہین اور چہ بہی
موافق مذہب حنفیہ کے حیث قال (فلا يجوز لاحد ان يعنف
فيه على خلاف ما يراه) اور ہدایہ صفحہ ۱۵۳ کے حاشیہ مین اسکے خلاف
ثابت کیا ہے حیث قال (فالقول الاول هو قول عمر و ابی هريرة
الخ) چہاردہم موطا امام محمد کے صفحہ ۱۴۴ کے حاشیہ مین جواز وتر علی
الدابہ کو ثابت کیا ہے حیث قال (وفي هذه العبارة اشارة الى انه
لا سبيل الى رد رواية عدم النزول وهجرانه بالكلية) اور
ہدایہ صفحہ ۱۳۰ کے حاشیہ مین عدم جواز کو تحریر فرمایا ہے حیث قال (و
اما الوتر فعند ابی حنيفة رح لا يجوز الخ) پانزدہم موطا امام محمد
کے صفحہ ۱۴۸ کے حاشیہ مین بعد نقل مذہب حضرت عمر و ابن عمر کا اس
بارے مین کہ سورۃ حج مین دو سجدہ ہین لکہتے ہین کہ حق وہ ہے کہ جسکی طرف حضرت
عمر و ابن عمر گئے ہین حیث قال (والحق فی هذا الباب هو ما ذهب
الیہ عمر و ابن عمر) اور ہدایہ صفحہ ۱۴۳ کے حاشیہ مین اسکا خلاف ثابت
کیا ہے صفحہ ۹۴ کے حاشیہ حیث فضلت الحج بسجدتين کی تاویل کردی ہے بعد ذکر اپنے مذہب
تاویل قول النبی صلعم فضلت الحج بسجدتين

ضمیمہ

بعد ختم خاتمہ رسالہ کے یہ ضمیمہ جسمین دو تحریرین مندرج ہین ایک تحریر مولوی سلامت اللہ
صاحب جیراجپوری کی دوسری مولوی حافظ محمد صاحب ٹونکی کی اور اخر تحریر مولوی
سلامت اللہ صاحب مین تتمہ مؤلف رسالہ کا ہے لاحق رسالہ مین کیا گیا چونکہ یہ رسالہ
ہدایت المرتاب اردو زبان مین تھا اسلیئے ان اشعار ونکی غلطین بہی اردو مین واسطے
فہم عوام کے لکہی گئین گویہ شعر عربی عجمی تامین تہی و فارسی سے اردو سے بہی بدترین

تحریر دلپذیر مولوی سلامت اللہ صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ متبعین سنت ساکن جیراجپور ضلع اعظم گڈہ

جریدہ انوار الاخبار لکہنو نمبر ۱۵ جلد ۱ مطبوعہ ۲۰ دسمبر ۱۸۸۳ء کے صفحہ ۹ مین بعد ختم کیفیت
ماخوذی مولوی عبد الحی صاحب لکہنوی فرنگی محلی و چند اشعار فارسی مولوی محمد عثمان یہ عبارت
مرقوم ہے اور اس ناچیز نے بہی وہ اشعار جو اس خوش خبری کے سنتی ہی اوسکی
زبان سے بے اختیار نکلے تہے حضور مین عرض کیئے فقط اور بعد اس عبارت
کے چند شعر بالفاظ عرب مسطور ہین معلوم نہین کہ یہ شاعر ناچیز کون ہین کہ زبان عربی
مین طبع آزمائی فرمائی ہے غالبًا منجملہ تلامذہ مولوی صاحب موصوف ہون گے
کہ بحضور استاد یہ جودت ذہن دکہائی ہے

شعر اول نجی اللہ الامام المقتدی ۱ع + تمنینا کما حین الدعا ع +

نجی فعل لازمی ہے اوسکے معنے چہوٹنا اور بچنا قرآن مین آیا ہے نجوت من القوم الظالمین معلوم نہین کس
نا[illegible] فاعل نجی اللہ کو قرار دیا یا امام کو شق اول باطل ہو رہے ہی شق ثانی لیس اسصورت مین الدعا ترکیب مین کیا

حیث قال لعاصحق فی ھذا المقام انہ لا سبیل الی المعارضۃ فان الاحادیث المثبتۃ لا فراد بلیل صحیحۃ و ساعداھا مقدوحۃ) اور ہدایہ صفحہ ۵ کے حاشیہ مین اسکو رد کردیا ہے فقط کہانتک تناقضات مولویصاحب کے لکھون اسیقدر پر کفایت کرتاہون اگر انہین تناقضات کو دیکھکر مولویصاحب بحساب دردل دوستان کے سمجھ گیے اور بیہودہ اعتراض کرنے کتب نواب صاحب بہادر پر بازائی تو خیر ورنہ متعدد رسایل لکھے یادینگے بخدمت ناظرین منصفین کے گذارش ہے کہ ان تناقضات مولویصاحب کو نظر کرکے انصاف فرماوین کہ تناقضات مسایل دین مین موجب نقصانکی ہین یا تناقضات تاریخی حالانکہ تناقضات تاریخ کا بہی جواب دندان شکن تبصرہ مین دیا گیا ہے فلیکن ہذا آخر الکلام فی بیان تناقضات الد الخصام و احمد اللہ علی ذلک حمدا کثیرا و اشکرہ شکرا موفورا و اقول آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ علی خاتم النبیین و علی آلہ واصحابہ واتباعہ الی یوم الدین آمین

قطعہ تاریخ رسالہ ہدایت المرتاب بروما فی کشف الحجاب

طبعزاد ابو الصمصام مولوی محمد عبد الرحمن صاحب بقا ساکن غازیپور صانہ اللہ عن الشرور

فاضل بے بدل سعید ازل	سالک منہج حدیث و کتاب	بہر قطع کلام منکر حق
زور قلم این رسالہ نایاب	نظرے کن بدیدۂ تحقیق	نیک بیہودہ است راہ صواب

مصرع سال آن نوشت بقا	کہف ایمان ہدایت المرتاب
	۱۳۰۱ھ

ایضا منہ

این نامہ بے بدل چہ زیبا	بنوشت سعید پاک طینت	از بسکہ ز دین حق سخن راند
رو ساختہ از دوی اہل بدعت	از کلک بقا ست بہر سالش	رکن ایمان حیات سنت
		۱۳۰۱ھ

گیا تو البتہ قافیہ ملتا ہے لیکن کسی صورت مین معنی کا پتہ نہین لگتا ہے پس سوا اسکی کیا
کہا جاے کہ ابھی اس شعر کو لباس معنی نہین پہنایا گیا ہے تبوش تھانی یحیی حیاتی کے مرادف
ہے یہ حال حسن مطلع کا ہے

شعر سوم

امَا ترضی بیسرٍ بعد عسرٍ وقد اوتیت ارث الاتقیاءِ

معلوم نہین کہ ترضی کا مخاطب کون ہے امام مذکور یا ذات شاعر یا غیر اور عسر سے کیا مراد
ہے یہی کشمکش بذریعہ وارث اور یسر سے نجات اوس خرخشہ سے یا امر آخر مثلاً حصول زر
بعد تھیدستی یا سوا اسکے اور مصرع ثانی کہ حال فاعل ترضی کا واقع ہوا ہے اوس مین
ارث الاتقیا سے کیا مقصود ہے عسر یا یسر ثانی ظاہر ہے کسواسطیکہ شاعر مخاطب
کو عدم رضا ریسر پر تنبیہ و زجر کرتا ہے کہ تو یسر بعد عسر سے کیون خوشنود نہین ہوتا ہے
حالانکہ یہ ارث اتقیا تجھکو دی گئی لیکن یسر کا ارث اتقیا ہونا قابل تسلیم نہین البتہ عسر
ارث اتقیا ہو سکتا ہے کہ البلاء للولاء

شعر چہارم

رجعت انت قلنا اذ لقیناک لھذا الکان غایات الرجاءِ

رجعت کے ساتھ لفظ انت محض فضول و زاید ہے اور کاف لقیناک وزن سے خارج ہے
پہلے مصرع کی بڑہ گئی ہے دم اگر کوئی کہے کہ یہ تسبیغ ہے یعنے آخر رکن عروضی یا ضربی مین
بعد سبب خفیف کے ایک نون ساکن بڑہا کر مثلاً مفعولن کو فعولان کر لینا پس لقیناک
فعولان کے وزن پر ہے کہنا چاہئے کہ یہ زبان فارسی اور اردو نہین ہے کہ کاف موقوف و ساکن
پڑہا جاے یہ کاف عربی مفتوح ہے اور جب متحرک ہوا تو وزن مختل ہوئی اور تسبیغ نرہے اب
دیکھنا چاہئے کہ قلنا کا مقولہ کون جملہ ہے یا الفعل ان بصورت اول خبر مقدم کیا ہے اور اس جملہ
سے جناب راجع کو خبر دینا تحصیل حاصل اور گفتگوی لا طائل ہے اور بصورت ثانی مذاہب

واقع ہوگا اور المقتدا مدودہ کون امت ہے عربی مین مقتدی مقصور صیغہ مفعول ہے
چنانچہ کلام اللہ مین آیا ہے انا علی اثارہم مقتدون اور کہا حین الدعاء طرفہ
ترکیب ہے کہ اوسکے معنی فی بطن الشاعر ہین اور کہین کہ اصل کہا تھینا تھا ضرورت شعری
سے تاخیر و تقدیم واقع ہوئی اول تو شعر گفتن چہ ضرور ثانیاً شبہ اور وجہ تشبیہ کا
کہین پتہ نہین لگتا ثالثاً تمنا کیا تھی اور دعا کیا تھی دونون مین اختلاف چاہئیے تاکہ ظرف
و مظروف مین عینیت لازم نہ ائی علاوہ بران اس مطلع کے عروض مین حرف روی مضموم
اور ضرب مین مکسور ہے پس یہ قافیہ کیا خوب ہے اس اول شعر سے حقیقت صرفیت
و نحویت و عروض دانی و مہارت بیانی و معانی ناظم لاثانی بخوبی واضح ہے اب ذرا اور
اشعار بھی سنئی

شعر دوم

علینا الشکر ثم الشکر للہ　　　الی ما تبق فی الدنیا بقاء

مصرع اول کے معنی اس ترکیب مین یہ ہوتے ہین کہ شکر ہمکو ہے مضر ہے بعد اسکے
شکر اللہ کو نافع ہے یہ ترکیب و تقریر مہمل ہے اور اگر یہ معنی بنائے جائین کہ شکر ہمپر شکر
خدا کے واسطے ہمپر واجب ہے تو تقدیم ماحقہ التاخیر او توسیط ثم مانع ہے اور ثم صاف
دلالت کرتا ہے کہ علینا الشکر ایک جملہ ہے اور الشکر للہ دوسرا جملہ اوسپر معطوف
ہے اور محاورہ عربی مین ایسی ترکیب الفاظ ایسے معنے پر دلالت نہین کرتی ہے اور مصرع
ثانی مین تبق کون صیغہ ہے اگر تبقا کا صیغہ مضارع ہے تو الف سبدل بیا کیون غایب ہوگیا
بعد ازان یہ دریافت ہونا ضرور ہے کہ یہ مذکر حاضر ہے یا مونث غائب صورت اول مین
امام مخاطب ہوگا اور ابقار جو آخر مین ہے مفعول مطلق ہوگا اور بصورت ثانی اوسکا
فاعل سوائے ابقا کے کوئی دوسرا پایا نہین جاتا ہے بہرصورت یہ شعر قافیہ سے خالی رہتا
ہے اور اگر یہ فرض کیا جائے کہ ابقائی بیائے متکلم تھا کاتب اسنبار لکھنے مین ی بھول

گوئی مین کسکی شاگرد رشید ہین الفاظ عربی اس لب ولہجہ سے لرزتے اور پناہ مانگتے ہین
اور عروض وقافیہ ایسے طبع نقاد و ذہن وقاد سے کوسون بھاگتے ہین اور ماہران فن سخت حیران
ہین کہ اگر آپ عربی شعرگوئی کو یہی سمجھتے ہین کہ الفاظ عربیہ کو کیف ما اتفق بدون رعایت علم اوزان
کسی وزن مین جمع کر دینا ہے تو ایسے اشعار سے اپنی ہی لب و زبان کو آشنا رکھنا تھا اخبار
مین چھپوا کر مشتہر کرنا اور دوسرون کے چشم و گوش کو تکلیف مصالحہ و سماعت دیکر اپنے اور اپنے استاد
کا مبلغ استعداد ظاہر کر دینے کی کیا ضرورت تھی بہتر یہی کہ آئندہ شعر عربی موزون کرنیکا قصد
نکیجئے اور بخوف لن شعر بکو تقول نعمت خان عالی اپنے حق مین زبان پر لانیکی تکلیف نہ دیجیے حیف صد حیف
سابق ازین شہر لکھنؤ مجمع ارباب کمال ہر فن تھا اب ایسے شاعران یاوہ سرا کا مسکن ہے

ایضاً

انوار الامیا نمبر ۱۵ جلد ۱۰ مطبوعہ بستم دسمبر ۱۸۹۰ء کی پرچہ مین بذیل کیفیت طلب مولوی
محمد عبد الحی صاحب ابوالحسنات ذریعہ وارنٹ مقام دربھنگہ چند اشعار موزون کردہ مولوی
محمد عثمان صاحب نظر سے گذری اونکے عنوان پر لفظ غزل مرقوم ہے مگر متغزلین کے نزدیک
حلیہ غزلیت سے عاری مضامین اونکی ہر چند بطور قطعہ و قصیدہ ہین مگر مطلع اطلاق
قطعہ سے بھی مانع کہ ہر دو مصرع مین قافیہ موجود ہے اور قصیدہ بھی نہین ہو سکتا کہ جملہ سات
شعر مین ہر شعر باعث گرانی گوش سخن فہمان و عرف شناس بھی ہے

مطلع

در نواے طرب از بلبل بستان برخاست ✣ نغمہ تر ز لب تار رگ جان برخاست

یہ لفظ وہ اشید اسے مصرع مین غالباً ذ رسی کی تحریر اوکلمہ بدیع ہے مگر اوسکا استعمال ابتدا اواو مسط
مصرع مین بدون چہ کے اہل زبان کے کلام مین نظر سے نہین گذرا چنانچہ جامی علیہ الرحمۃ

یہ لام کیسا اور کس سے متعلق ہے اور مشار الیہ ہذا کا کون ہے۔ رجوع یا لقا اور یہ کان
ناقصہ ہے یا تامہ اگر ناقصہ ہے تو اسکا اسم کہان ہے ہذا بسبب لام کے اسم ہو نہین سکتا ہی
اور اگر تامہ ہے تو غایات بصیغہ جمع لانا خلاف محاورہ و خلاف قاعدہ ہے

شعر پنجم

وابیضت وجوہ المومنین　　　واسودت وجوہ الاشقیاء

وابیضت واسودت مین باوجود اعتدا ہوا و عاطفہ الف وصل کا قائم رکھنا کسقدر فصاحت
پر دال ہے اور یہ امر دریافت کرنا ضرور ہے کہ ابیضت کا معطوف علیہ کون ہے رجعت یا لقینا
یا ہذا یا کان اول مین جمع اشتات غیر متناسبہ مخل فصاحت ہے اور ثانی کو تقدیم اذ فحم
اور حیلولہ مصرعہ لہذا کان غایات الرجاء مانع ہے اور ثالث کو لہذا کا لام عائق ہے
اور رابع مین وہی قباحت ہے جو اول مین مرقوم ہوئی اور بہر صورت عطف مین یہ
بہی معقولہ قلنا ہو جاے گا اور وقوع واقع پر دلالت نکریگا اور دوسری قباحت یہ ہے کہ
اقتباس ہے ایہ کریمہ فاما الذین ابیضت وجوہہم الایۃ و اما الذین
اسودت وجوہہم الایۃ سے اور یہ بیان کیفیت روز قیامت کا ہے
اس سے اول خدا تعالی فرماتا ہے یوم تبیض وجوہ و تسود وجوہ
پس شاعر کے امام کا رجوع کرنا قیامت کا انا ٹھرا کہ لوگ و سفید و روسیاہ ہو گئے

شعر ششم

جزاک اللہ فی الدنیا و فی الدین　　　بحسن اللہ خیر الانتہاء

اول تو اس شعر کے مصرع اول کے عروض مین وہی قباحت ہے جو لقیناک مین
لکھی گئی دوم فرض کیا کہ خیر الانتہا سے خاتمہ بالخیر مراد ہے لیکن کسی کے فہم مین نہین
آتا ہے کہ حسن اللہ سے کیا مقصود ہے آپ موزون طبعان کلام عرب العرب ملاحظہ
ان اشعار پوچ و لچر کے ناظم صاحب کی خدمت مین گذارش کرتے ہین کہ شعر

کے صفحہ دہم مین مسطور ہے تو لفظ سحر کہ تبسم آئندگان پر دال ہے غلط ہوا جاتا ہے اس جہت
سے کہ اوسی بزم مین مولویصاحب کا مدعی آہ رنجیدہ نشست و ہمہ گریان برخاست
اور اگر مجلس وعظ مولویصاحب مقصود ہے جسکا حال اوسی پرچہ اخبار کے اوسی صفحہ
مین مرقوم ہے تو معاذ اللہ کیا محفل وعظ حضرت واعظ محل خندہ تھی کہ جو شخص خوشی
خوشی سننے کے واسطے آیا وہ خندہ کرتا ہوا اٹھہ گیا اور جب یہ دو نو بزم مشار الیہ نہ ٹھہری
تو تیسرا مقام فی ذھن الشاعر ہوگا اور لفظ پر اہل ہند سو نہہ سے نکالنا مکروہ سمجھتے
ہین پر اوسی جگہہ اگر ٹین اوٹھگین وغیرہ لایا جاتا تو یہ قباحت لازم نہ آتی اور شادان
اور خندان کا محصل ایک ہی تھا اس تکرار معنوی سے کیا فائدہ اگر یون ہوتا ع ہمہ گریان
نشستہ ہمہ خندان برخاست تو تکرار بھی نہ ہوتی اور طرب کی تاثیر ظاہر ہوتی

بیت چہارم

فتح فرخ ہمہ نازہ بہ پیش اوستاد ... رو برو شد کہ ازان غم ز دل ان برخاست
فتح کو مقید بفرخ کرنا دلالت کرتا ہے کہ فتح غیر فرخ و شوم بھی ہوتی ہے اور پیش اوستاد
رو برو شد طرفہ محاورہ ہے جسطرح بعض عوام کالانعام کہتے ہین کہ در دولت کی ڈیوڑھی
کی دروازہ پر گیا یا کسی رو برو شدن البتہ محاورہ فارسی مین آیا ہے اور کہ ازان کا کاف
بھی زاید و بیجا ہے اور لفظ ان اگرچہ بمعنی ما آیا ہے مثل تان کے کہ جمع تاے خطاب
ہے مگر فصحاے متاخرین اوسکے استعمال سے محترز ہین شاید مراد شاعر لفظ
ان سے والدہ صاحبہ مولوی عبد الحی صاحب ہین کہ اونکو اپنے بیٹے کے کچھ
آنے سے خوشی ہوگی اور اسی شعر مین مناسب یہ تھا کہ بجاے غم لفظ شکست
یا کسر آتا کہ فتح کا مقابلہ ہو جاتا اگر اسطرح نظم کرتے تو عیوب شعری سے البتہ پاک ہوتا
ع فتح و نصرت ہمہ نازد ادا با اوستاد رو برگشت و شکست از دل یاران برخاست

بیت پنجم

نے کہا ہے ع زلیخا داشت باغے وہ چہ باغے + اور خود ناظم اشعار نے بھی شعر
پنجم مین کہا ہے ع وہ چہ اوستاد کہ حق راچو کمر بربستہ + پس بدون سند اسطرح
وہ لانا مقبول نہین ہوسکتا ہے بلکہ وہ وہ جو حسرت کے واسطے ہے بارہا کات کے
ان مقامات مین نہین دیکھا گیا غالب دہلوی سے وہ کہ پیش از من بپابوس کسے
خواہد رسید + سجدۂ شوقی کہ می بالد بہ پیشانی مرا + اور بدون ذکر بہار و گل و دیگر
مناسبات نواسے بلبل کا ذکر کرنا بیخبری رعایت مناسبات شعری سے خبر دیتا ہے
بلبل کس جہت سے نواسنج ہوئی اور مصرع ثانی مین نغمہ کی صفت مین لفظ ترکس مناسبت
سے آیا کچہ رطب و یابس وغیرہ اوسمین مذکور نہین ہے کہ تر اوسکی مناسبت سے لانا
ضرور ہوا جان کی مناسبت دلربا و دلکش وغیرہ کی مقتضی ہے اور نغمہ تہنیت اس مقام
مین بالنسبت ہے اور لفظ لب بھی اس مصرع مین لغو ہے کہ اکثر کنارہ کو لب سے تشبیہ دیتے
ہین جیسا لب جو لب بام تار مین استعارہ لب کی جگہہ نہین ہے اور معلوم نہین کہ رگ جان
سے کسکی جان مراد ہے جان بلبل یا جان قائل یا جان عالم بہر صورت اوسطرف اشارہ
ضرور تہا اس شعر مین اب اسیقدر پہ اکتفا کیجاتی

بیت دوم

قفتہ از بار گران سنگ خجالت بنشست + ہان صدای ظفر از گنبد گردان برخاست
مصرعہ اول مین لفظ سنگ حشو قبیح ہے اور مصرعہ ثانی مین ہان کلمہ تنبیہ بیجا ہے یہان
لفظ تا چاہیے تہا تاکہ مصرعہ ثانی علت مصرعہ اول ہو جاتا

بیت سوم

اندرین بزم طرب ہر کہ پر از غم آمد + ہمہ شادان بنشست و ہمہ خندان برخاست
معلوم نہین کہ اندرین بزم کس بزم کی طرف اشارہ ہے کہ ہر دو اشارہ سابقہ مین کسی بزم کا
مذکور نہین ہے اگر مراد بزم شاہ خرم علیصاحب ہے جسکی کیفیت نور الاخبار جلد ۱۰ اخبار

(درویش ہمہ ناز لنشاطے بنشست) پردۂ رنج زروی دل عثمان برخاست
درویش کی ضمیر مین دو احتمال ہین ایک یہ کہ اوستاد کی طرف راجع ہو مگر اس صورت
مین مضمون مصرع ثانی مصرع اول سے خوب چسپان نہین ہوتا ہے اور یہ مستنبط ہوتا ہے
کہ دل کے اندر رنج تہا بلکہ دل کے مونہہ پر جو پردۂ رنج پڑا تہا وہ اوٹھ گیا دوسرے یہ کہ ضمیر
شین مذکور بطریق اضمار قبل الذکر عثمان کی طرف راجع ہو مگر معلوم نہین کہ مراد ناظم کیا ہے اور
نشاطے کے یا ظاہر الغو وبیکار ہے اور ان سات ابیات کی سیر سے یہ بہی ظاہر ہوا کہ
ناظم کے محاورہ مین ہمہ اور فرخ کا بہت خرچ ہی نہین معلوم کہ ناظم صاحب کو نظم
سخن مین صلاح ومشورہ کس سے ہے انہین اوستاد سے جن کی مدح مین یہ اشعار
لکہین ہین یا اور کسی صاحب سے بہر تقدیر سے گر ہمین مکتب وہمین ملاست +
کار طفلان تمام خواہد شد + لکن از انصاف نباید گذشت کہ اس امر مین اوستاد
پر کیا الزام ہے اگر مادہ قابل نہو توفیض فیاض کے قبول کرنیکی کب لیاقت رکہتا
ہے ہان اگر یہ اشعار اوستاد کی نظر اصلاح مین گذری ہین تو حضرت اوستاد
بہی اس کیچڑ مین سن جائین گے سخنوران دقیقہ سنج کو معلوم ہو کہ اسقدر قبائح
لفظی ومعنوی جو لکہی گئی مشتے نمونہ از خروار ہین ورنہ ہر شعر اسلا عیوب شعری سی
مرض خبط ولغویت مین گرفتار ہے

تتمہ تحریر دلپذیر

مین ناظرین تحریر دلپذیر وناقدین تیغ اشعار بے نظیر وماہرین حسن تقریر کی خدمت
مین گذارش کرتا ہون کہ کہان وہ ٹوٹی پہوٹی اشعار جنمین ہمہ وفرخ کا تکیہ کلام اور
کہان یہ مولوی سلامت اللہ صاحب کی تحقیق انیق ناظم صاحب اس تحقیق
کو دیکہکر شرمائے نظم کا خیال دل سے اٹہائے اپنے استاد کو بٹہ نہ لگائے گو

وہ چہ اوستاد کہ حق را چو کمر بربستہ + موی چون خنجر او بر تن خذلان برخاست
حق را چو کمر بربستہ عجیب بھلا اور عجیب ترکیب ہے لفظ را ایسی مقامات مین واسطہ اضافت
کے آتا ہے پس اسکے معنے یہ ہونگے کہ حق کے کمر کو جب اوستاد نے باندھا ایسی ترکیب سے
ناظم صاحب کی کیفیت فارسی دانی کماحقہ دریافت ہوتی ہے اگر اسطرح موزون فرماتے
تو البتہ مضمون مافی الضمیر ادا ہوتا ع وہ چہ اوستاد کہ چون بست کمر در رہ حق اور معنی
خنجر محاورہ نہین کہ برخاستن مو کو اوس سے تشبیہ دی اور خنجر اوسی خنجر اوستاد کی
طرف اشارہ ہے اوستاد کو خنجر سے کیا علاقہ قلم اگر ہوتا تو مناسب تھا اور حق کے
مقابل باطل ہے نہ خذلان اگر بطلان لاتے تو مناسبت پائی جاتی مگر طبیعت ناظم الطف
مناسبت سے نفور ہے

بیت ششم

شکر صد شکر کہ اسلام از و نیرو یافت + شور فرخ ظفر از خاطر یاران برخاست
شکر صد شکر گفتگوے زنانہ ہے صد الحمد کہنا چاہیئے تھا اور فصحا کا محاورہ نیرو گرفتن ہے
اور نیرو کا بوجہ ایہام نفی مقام مدح مین لانا ناپسندیدہ طبع دقیقہ شناس ہے اور شور
از خاطر برخاست نیا محاورہ ہے بدون سند مقبول نہین شور از سر و لب و دہان وغیرہ
برخاستن البتہ مسموع ہے اور شور کا استعمال اکثر محل فتنہ و فساد و رنج مین ہوتا ہے نہ محل
نشاط و تہنیت مین چنانچہ وحشی نے کہا ہے سے از سرود در دمن در بزم افتاد شورہ
نے در دمن ہا الیدہ فغان از عود خاست؛ اور شور فرخ ظفر طرفہ ترکیب ہے اور بفحوائے
مضمون مصرع اول لفظ یاران مصرع ثانی سے خواہ یاران مولویصاحب مراد
ہون یا یاران ناظم تنزل بعد ترقی لازم آتا ہے کہ جب اسلام نے قوت پائی جملہ اسلام کو
خوش ہونا چاہیئے نہ صرف یاران کو

بیت ہفتم

تحریر حافظ مولوی محمد صاحب لکھوکی سلمہ اللہ تعالی در رد دعوی انکار وکیل احمد نسبت غنیۃ الطالبین بطرف حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی

ناظران باصلاح وتوفیق وطالبان صدق وتحقیق پر واضح ہو کہ ان دنون ایک
تحریر پر کذب وتزویر وکیل احمد سکندرپوری کے متضمن دعوی انکار ونفی نسبت تالیف
کتاب غنیۃ الطالبین بطرف حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی مندرجہ اخبار مشیر قیصر
مطبوعہ ۲۵ دسمبر ۹۳ء دیکھنے مین آئی مدعی انکار نے بتقلید شیخ محمد باقر وشیخ عبدالحق وملا عبدالحکیم
سیالکوٹی کے دو دعوی کئے ہین اول دعوی یہ کہ شیخ محمد باقر کہتے ہین کہ نسبت
کتاب غنیہ کی کتب معتبرہ مین اون حضرت کیطرف نہین پائی گئی اور اس کتاب
مین خدا تعالی کیواسطے اثبات جہت کا کیا ہے اور حروف تہجی کے قدم کا قایل ہے
اور اشعریہ کو معتزلہ کیطرف اور ابوحنیفہ کے تابعین کو مرجیہ کیطرف نسبت کی ہے اور شیخ
عبدالحق نے بھی کہا ہے کہ نسبت اس کتاب کی انکی طرف ثابت نہین ہوئی
اگرچہ انکی مشہور ہے لیکن خود شیخ کو اسمین شک ہے کہ شاید انکی ہے یا ہو اور
اسی احتمال پر اسکا ترجمہ بھی کیا ہے۔ اور دوسرا دعوی بتقلید ملا عبدالحکیم کی
یہ ہے کہ اگر بالفرض یہ کتاب شیخ عبدالقادر کی ہے تو اتنی عبارت کسی مبتدع
نے اسمین داخل کر دی ہے فقط مین کہتا ہون کہ یہ دونون دعوی وکیل صاحب
کے محض [illegible] ہین اور انکی بنا تقلید جہل پر ہے نقل وعقل کے بالکل خلاف ہے
دلیل کمال جہل وحمق کی ہے اگرچہ ہر واقف اس سے واقف ہے کہ غنیہ شیخ
عبدالقادر کی تصنیف ہے ہر کس وناکس پر ظاہر ہے کہ یہ کتاب انہین کی طرف
منسوب ہے اور یہ امر مشہور ایسا نہین کہ اسکے اثبات کی چندان حاجت ہو
لیکن جب مینے دیکھا کہ لوگ بمقتضائے جہل مرکب وتقلید بحت کے اس امر ثابت

اس دفعہ آپکی وجہ سے مولویصاحب پر بہی حرف آگیا بدین وجہ کہ جیسا ادمی قول و
فعل سے ماخوذ ہوتا ہے ایسا ہی تقریر سے بہی اسیواسطے ارباب اصول نے
سنت کی حجیت کو تین قسم پر منقسم کیا ہے قولی و فعلی و تقریری جب مولوی
صاحب نے اپنے شاگرد کے اشعار پر اطلاع پائی تو انکی تقریر پائی گئی بیشک
وہ بہی اس کیجے مین سن جاوینگے ہین بخدمت جناب مولوی سلامت الله
صاحب کی گذارش کرتاہون کہ یہ جو آپ نے تحریر فرمایا ہے اگر مادہ
قابل نہو تو فیض فیاض کی قبول کرنیکی کب لیاقت رکہتا ہے بجا ہے مگر یہان
تو خود فیاض مین ہی یہ مادہ نظم و نثر کا نہین ہے ثبوت اس دعویکا کئی وجہ
سے ہے وجہ اول مولویصاحب نے کلام مبرور مین ایک شعر خوش مذاق
کیلیے نقل کیا ہے جسکی تقطیع تک درست نہین وجہ دوم مولویصاحب کی کتاب ابرانہ
کو جس محقق نے ملاحظہ کیا ہے وہ خوب جانتا ہے کہ مولویصاحب نے
کسقدر فحش غلطین عبارت عربی مین کی ہین کما لا یخفی علے من طالع
تبصرۃ الناقد بر وکید الحاسد پس یہ وجہ میرے دعوے کی دلیل
کافی اور برہان شافی ہے وجہ سوم یہ اشعار جنکی مولویصاحب نے اصلاح
دی خود شاہد میرے مدعا کی ہین ان وجوہ سے معلوم ہوا کہ خود حضرت فیاض
ہی اس مادہ سے کورے ہین جب خود ہی اس فن سے بے بہرہ ٹھہرے
تو دوسرے کو فیاضی کیا کرینگے ع او خود گم است کرا رہبری کند

آیندہ یار باقی صحبت باقی

راقم الحروف

محمد سعید مہتمم و مدرس مدرسہ اسلامیہ بنارس محلہ دارانگر

ہین کہتے ہین وقول الغوث الاعظم فی الغنیة حیث قال منسوبا الی اہل
مذہبہ لا تاکلوہم ولا تناکحوہم ان ثبت انہ غیر مدسوس علیہ
فہو مذہب المتجاسرین من الحنیفة دون ابیحنیفة وحاشاہ من
ذالک انتہی دیکھو یہ دونون حنفی غنیہ کی شیخ کی تالیف ہونیکی قایل ہین اور وکیل
صاحب کی تکذیب کر رہے ہین اور اونکی تقلید کی بیخ وبنیاد اوکھاڑ ڈالی ہے اور
وراسات والیکو جو اس عبارت کی مدسوس ہونیکا شبہ ہے تو اسکا اثبات اونکی اور
اونکی مقلد کے ذمہ ہے جیسا کہ ہم آگے لکھین گے اور شاہ ولی اللہ صاحب اپنی تفہیمات
کے ۷۲ تفہیم مین لکھتے ہین اما بعد فقد سالنی سائل عن قول امام الطریقة
وقطب الحقیقة الشیخ عبد القادر الجیلی رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ
عند ذکر فرق الناجیة فی الغنیة حیث قسم المرجیة الی اثنی عشر
فرقة منہم الحنفیة ثم قال بعد التفصیل واما الحنفیة فہم اصحاب ابی حنیفة
النعمان زعم ان الایمان ہو الاقرار والمعرفة والاقرار باللہ ورسولہ
وبما جاء من عندہ جملة علی ما ذکرہ البرہوتی فی کتاب الشجرة فقال
قولہ ہذا قدس سرہ یرد علیہ وجہان من الاعتراض الی ان قال
فقلت الارجاء ارجاءان الخ اور کشف الظنون مین ہے غنیہ ... للشیخ
عبد القادر الجیلانی المتوفی ۵۶۱ھ انتہی اور امام علامہ ابو الفرج عبد الرحمن بن
شہاب الدین المشہور بابن رجب حنبلی طبقات حنابلہ مین ترجمہ شیخ عبد القادر
مین لکھتے ہین ولہ کتاب الغنیة لطالبی طریق الحق وہو معروف ولہ کتاب فتوح الغیب
وجمع اصحابہ من مجالسہ فی الوعظ کثیرا وکان متمسکا فی مسائل الصفات
والقدر ونحوہما بالسنة مبالغا فی الرد علی من خالفہما قال فی کتابہ
الغنیة المشہور وہو بجہة العلو مستو علی العرش محتو علی الملک

وصحیح ہے خواہ مخواہ صریح انکار اسمین تھ ضرور ہوا کہ اقوال محققین وکتب مؤرخین
سے اسکا اثبات مدلل کرون اگر وکیل صاحب خود اپنی اس انکار و تقلید سے رجوع
نکرینگے تو جو بعض عوام کہ اونکی غلط تحریر سے غلطی مین پڑگئی ہونگی وہ تو ضرور
متنبہ ہوجاوینگے منشا اس انکار ونفی کا صرف اتنا ہی ہے کہ اس کتاب مین ابوحنیفہ
کو فرقہ مرجیہ کی طرف نسبت کیا ہے حالانکہ اس سے یہ کب لازم اسکتا ہے کہ یہ
کتاب اونکی نہو ابوحنیفہ کو بہت اکابر نے اپنے کتب مین مرجیہ لکھا ہے چنانچہ بخاری
ہی نے اپنی تاریخ صغیر مین کہا ہے کان مرجیا سکتوا عن رایہ وحدیثہ اس سے
آج تک کسی نے یہ نہین کہا کہ تاریخ صغیر بخاری کی نہین ہے اور نیز غنیہ کا بھی آجتک سوا
وکیل صاحب اور اونکے دو ایک مولوی کسی نے شیخ عبد القادر کی تالیف
ہونے سے انکار نہین کیا بلکہ تمام حنفی اسکا اقرار کرتے آئی ہین ملا علی قاری نے
کہ معتمدین حنفیہ سے ہین المنح الازہر شرح فقہ اکبر مین نسبت غنیہ کے شیخ عبد القادر
کیطرف کی ہے حیث قال واما وقع فی الغنیۃ للشیخ عبد القادر الجیلی عند ذکر الفرق
المرجیۃ حیث قال ومنہم القدریۃ وذکر اصنافاً منہم ثم قال ومنہم الحنفیہ وہم اصحاب الحنیفۃ
نعمان بن ثابت زعموا ان الایمان ہو المعرفۃ والاقرار باللہ ورسولہ وبما جاء من عندہ
جملۃ علی ما ذکرہ البرہوتی فی کتاب الشجرۃ فہو اعتماد فاسد منقول کاسد مخالف لاعتقادہ
فی الفقہ الاکبر انتہی اور صاحب دراسات اللبیب حنفی جو بڑے زور وشور سے دعوی
حنفیت کا کرتے ہین اور ابوحنیفہ کے جس قول کی دلیل ہے اوسکے پاس نہین ہے
جیسی تکبیر ورفع یدین قبل قنوت وتر غیرہا اوسپر بھی اونکی طرف حسن ظن کرکے عمل
جائز رکھتے ہین اور اخیر دراسہ مین جو امام کے مناقب اور تاویل لفظ مرجیہ مین
لکھتے ہین بہی لکھتے ہین کہ مجکو جو کوئی بہتان کرے کہ اسنے ابوحنیفہ کا مذہب چھوڑ دیا ہے
تو یہ غلط ہے حیث قال ہو ظن فاسد اعتقاد کاسد فانی ما ترکت مذہبہ دراسا

اسلئے کہ اسمین امیر معاویہ کیطرف نسبت جور کے اور امام مالک کی طرف نسبت حلت
متعہ کی ہے تو حنفیہ اوسکی قول کو کب تسلیم کرین گے اور دوسرا انکار کی جو وجہ لکھی
ہے کہ اوس کتاب مین اثبات جہت وقدوم حروف تہجی کا ذکر ہے تو یہ بہی الغرض
تمام حنابلہ اور نیز محدثین کا یہی مذہب ہے اور ظاہر آیات و احادیث سے یہی
ثابت محققین حنابلہ تصریح کرتے آتے ہین کہ جو خدا تعالی کیواسطے ثبوت فوق
کا قائل نہو وہ کافر اور نصوص کا منکر ہے اور امام احمد کا قرآن مجید کے قدیم ہونے
مین اپنے معاصرین سے گفتگو و مناظرہ کرنا اور اوسپر مخالفین کا اونکو انواع
انواع کے آلام و تکالیف پہنچانا مشہور و معروف ہے اور تمام تواریخ مین موجود
اور بحث اثبات جہت و قدوم قرآن مین تمام کتب حنابلہ و محدثین مملو
و مشحون ہین اور نیز قدماء حنفیہ ابو حنیفہ تک اسکے قایل ہین سواے متاخرین
ماتریدیہ کے کسی نے اہل سنت سے ظاہر نصوص کا انکار و تاویل نہین کی
ہے ہان جو بیچارہ اپنے مذہب سے بہی پورا واقف نہو اور مایہ علم و مبلغ نظر
اوسکا صرف کنز و قدوری ہی ہو وہ مذاہب اکابر اور کتب مایہ تحقیق سے کیا واقف
و خبردار ہوگا وہ تو اپنے خیالات فاسدہ کے خلاف جو بات کسی کتاب مین دیکہیگا
یا سنیگا تو ضرور اوسکو غلط سمجہیگا اور اوس کتاب کے اوسکے مصنف سے نفی
کریگا ورنہ یہ کون عقل کی بات ہے کہ جو مسلہ کسی مذہب کی کتاب مین ہمارے عقیدہ
و مذہب کے خلاف ہو تو اوسکے باعث کتاب کی نفی مصنف سے کردین شرح وقایہ
و ہدایہ و در مختار و دیگر تمام کتب حنفیہ مین ہزارہا مسایل خلاف شافعیہ و مالکیہ
و حنابلہ کے لکہی ہین اگر کوئی شافعی یا مالکی یا حنبلی اون مسایل کو دیکہکر ان کتابون
کی نفی انکے مصنفون سے کرے اور کسی رافضی خارجی کی تصنیف بتاوے تو
کیا کوئی حنفی اسبات واہیات کو ہرگز نہین تسلیم کریگا شیخ عبد القادر حنبلی نے

محیط علمہ بالاشیاء الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ
یدبر الامر من السماء الی الارض ثم یعرج الیہ فی یوم کان مقدارہ
الف سنة مما تعدون ولا یجوز وصفہ بانہ فی کل مکان بل یقال
انہ فی السماء علی العرش کما قال الرحمن علی العرش استوی انتہی ابن رجب
کا زمانہ بہ نسبت اور مورخین کے شیخ عبد القادر سے قریب ہے اور شیخ
خود بھی حنبلی ہین اور یہ ظاہر ہے کہ جیسا اونکے مذہب والے لوگ اونکے حال
وتصانیف سے واقف ہونگے دوسرا نہین ہوسکتا چنانچہ حنفیہ بھی اپنے
امام کے اثبات تابعیت مین یہی کہتے ہین اور اپنے ہم مذہبونکا قول یعنے ہم
اعرف بحالہ اوسکی دلیل مین پیش کرتے ہین قطع نظر اسکی کہ وہ مثبتین بھی مجہول
ہین اور اہل نقل ہونا بھی اونکا معلوم نہین بخلاف اصحاب شیخ کی لیس انکا
بلا دلیل شیخ محمد باقر و شیخ عبد الحق کا بمقابلہ اثبات ملا علی قاری وغیرہ حنفی و دیگر
محققین و اہل تواریخ ہنود ہوگا اصحاب شیخ کی ہرگز قابل اعتبار نہوگا پھر جبکہ
حنفیہ ابو حنیفہ کا مرجیہ ہونا مان گئی ہین اور ... کے دو معنے مین تقسیم یا
تاویل کرکے اونکو اسکا مصداق ٹہرا چکے ... الا ... وورنہ سلامت
وغیرہما مین موجود ہے تو اب وکیل صاحب کو کسی کتاب مین اونکے ...
ہونیکے وجہ سے اوسکی نفی کرنیکی مصنف سے کیا وجہ ہے اور قطع نظر اسکے
اگر کسی کتاب مین کسی بزرگ کے حقمین کوئی برا لفظ بھی لکھا گیا ہو تو اوس
کتاب کی نفی اوسکے مصنف سے کیونکر کوئی عاقل کرسکتا ہے مثلاً ہدایہ کی کتاب
القضا مین امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حقمین جابر کا لفظ لکھا ہے یا امام مالک
کیطرف حلت متعہ کی نسبت کی ہے اور معتبر رافضیون کے نزدیک درست
ہے اگر کوئی سنی مالکی یہ کہے کہ ہدایہ تو مرغینانی کی نہین کسی رافضی کی ...

مذہب کے خلاف باتین ہوون پہراس سے اون کتب کے اونکے مصنفون
سے نفی کرنا یا اون مسائل خلافیہ کو مدسوس کہنا وکیل صاحب ہے کا کام ہے انکے
نزدیک تو جو کتاب اونہین کے خیالات کے موافق لکہی جاوے اور اوس مین
کوئی بات اونکے خلاف مذہب کے ہو اوسکی نسبت البتہ مصنف کیطرف صحیح
ہوگی اور کسی عبارت کو اوس مین مدسوس نہ کہین گے مین کہتا ہون شیخ عبدالقادر
کچہہ حنفی نہین اور نہ کتاب غنیہ اونہون نے حنفی مذہب مین لکہی ہے مسائل
حنبلی بیان کئے ہین پہر وکیل صاحب کیون اوس سے جلتے ہین اور اوس مین مدسوس
ہونیکا دعوی کرتے ہین ایسے احتمالات کتب حنفیہ مین بہی جاری ہو سکتے ہین اور مخالف
اونہین سے بہی اپنے مذہب کے خلاف مسایل مین دعوی مدسوس ہونیکا
کرسکتا ہے یہان عبدالحکیم کی تقلید کفایت نہین کر سکتے اگر اونکے نزدیک اسکا
مدسوس ہونا یقینی ہے دلیل سے ثابت کرین نہ ایسی اندہی تقلید و خرافات تحریر سے کہ جو مستلزم تکذیب اہل
محققین و اکابر مورخین جلد تائب ہون یہ کوئی جولاہے کا تیر نہو کہ جسکو وکیل صاحب اندہیری لاٹہی سمجہین
والحمد للہ اولاً و آخراً اور ایک تحریر دوسرے اوسی اخبار مطبوعہ ۸ جنوری سنہ
مین اہل حدیث کی بارہ مین اس مضمون کی دیکہنے مین آئی جسکا خلاصہ یہ ہے کہ ان
لوگون کو رفع شر کی غرض سے مسجدون مین نہ آنے دینا چاہیے کہ یہ لوگ نماز کے حیلہ
سے مسجدون مین اکر فتنہ و فساد برپا کرتے ہین اور لوگونکو ورغلاتے ہین انکا مسجدون
سے نکالدینا اور منع کرنا ضرور چاہیئے اور ہم انکو آمین و رفع یدین سے تو منع نہین کرتے
بلکہ ایمہ کو سب و شتم کرنے سے منع کرتے ہین اور اسیوجہ سے فاسق کہتے ہین جیسا
کوئی مسجد مین اکر فسق و فجور کرے تو دیندار مسلمانونکو چاہیئے کہ اوسکی گردن پکڑکر باہر
نکالدین ایسے ہی ان لوگون کو بہی نکالدینا چاہیئے انتہی مختصراً مین کہتا ہون ان جاہلون
نے فعل سنت یعنی آمین و رفع یدین وغیر افعال صلوۃ کو جو پیغمبر صلعم سے بسند صحیح و صریح

اپنے مذہب کے عقاید و مسایل غنیہ مین لکہتے ہین اونکو کیسیکے مذہب کے موافقت
یا مخالفت سے کیا غرض ۔ اور نیز غنیہ مین اگر بقول محمد باقر اشعریہ کو معتزلہ کی
طرف نسبت کی ہے تو اس سے بہی نفی اوس کتاب کے مصنف سے لازم
نہین آتی اسلئے کہ امام اشاعرہ ابو الحسن اشعری شاگرد ابو علی جبائی معتزلی کی تہی ہمیشہ
سے حنابلہ اشعریہ پر راد ہین علاوہ اسکے اشاعرہ اور معتزلہ مین بہت سے مسائل مشترک
بہی ہین چنانچہ حنفیہ بہت مسائل ہین معتزلہ کے موافق ہین قنیہ جو تالیف معتزلی کے
ہے اکثر حنفی فتاودن معتبرہ کا وہی ماخذ ہے شیخ عبد القادر نے کسی مسئلہ یا
عقیدہ کی موافقت سے اشاعرہ کو معتزلہ کہدیا ہو تو کیا عجب ہے اس قسم کے احتمالات
واہیات ہرگز دلیل نفی کتاب کے مصنف سے نہین ہو سکتی اور شیخ باقر وغیرہ کی تقلید
بمقابلہ اتنے اکابر کے کچہہ کام نہین آسکتی اور بجاے لفظ قدم لکہنا لفظ قدوم کا دلیل کمال تبحر
وکیل صاحب یا اونکی امام صاحب شیخ محمد باقر کی ہے علاوہ اسکے شیخ محمد باقر کا
حال معلوم نہین کہ کون شخص ہین کوئی حنفی ہندی ہین یا شافعی ہراتی شخص مجہول کا کتاب موہوم
سے نقل کرنا یہ خلاف قاعدہ مذہب حنفی ہے باقی رہا دوسرا دعوی کہ اگر بالفرض یہ
کتاب اونکی ہے تو یہ عبارت کسی نے اوسمین ملادی ہے یہ پہلے دعوی سے بہی
بدتر ہے اور اسکا منشا بہی وہی جہل مذہب محدثین واکابر حنابلہ ہے کچہہ شیخ عبد القادر
ہی ابو حنیفہ کے مرجیہ کہنے مین متفرد نہین ہوئے اور ایمہ نے بہی کہا ہے اور حنفیون
نے بہی اوسکو تاویل کرکے مان لیا ہے کما تقدم و اثبات جہت فوق عقاید قدوم حرف
تجہی شیخ عبد القادر و تمام حنابلہ کا مذہب ہے جو شخص اپنے مذہب کے مسایل
وعقاید مین کتاب تالیف کرے اور کوئی مخالف اون مسایل کو اپنی مذہب کے خلاف
دیکہکر اوسکے مدسوس و لاحق ہونیکا دعوی کرنے لگے تو وہ اہل عقل کے نزدیک دیوانہ
کہلائیگا تمام دنیا مین کسی مذہب کی کوئی ایسی کتاب نہین ہے کہ اوس مین دوسرے

جس مسجد مین کوئی شخص اہل حدیث ویسی آمین و رفع یدین کرنے لگا یا کتاب و سنت
پر عمل کرنیکی ترغیب دیگا اوس جگہہ یہ جاہل اوس سے بگڑ بیٹھے ہین لگے اور بیتیال
مفسد و فاسق کہنے بیٹھین گے چنانچہ ٹونک کا واقعہ ہر کس و ناکس پر ظاہر ہے کہ انھین
جاہلون نے وہانکے نواب کو ورغلان کر چند غربا اہل حدیث کو کیسی کیسی ایذا ئین
پہونچوائی ہین کوئی تو وہان پٹوایا گیا اور کسیکا اخراج ہوا اور کوئی مقید ہوا مین
کہتا ہون کہ یہ شامت کی مارے اپنے ان افعالون پر کس منہہ سے دعوی اسلام
کا کرتے ہین جب یہ جاہل محمدی کے نام سے چڑتے ہین اور محمد کی سنت کو فتنہ اور
فساد تبلاتے ہین تو انکو محمد کا کلمہ پڑہنا اور اپنی کو اونکی امت مین کہنا ہرگز زیبا نہین
دیتا اور یہ انکا کہنا کہ ہم سنت سے منع نہین کرتے ایسے کے سب و شتم سے بگڑتے
ہین وہ فسق ہے محض کذب و دہوکا ہے کسی جگہہ آجتک یہ سننے مین
نہین آیا کہ فلانی آمین و رفع یدین کرنے والی نے ابو حنیفہ کو مسجد مین
گالیان دی ہین یا وعظ مین اونکی برائی کی ہے یا اپنے کسی رسالہ و فتوی مین
اسکو جایز رکھا ہے قطع نظر اسکے اکثر دیہات کے جو لوگ بعض دیندار متبع سنت
کے پہنچنے سے یہ فعل کرنے لگتے ہین اونلوگون نے تمام عمر مین ابو حنیفہ و
شافعی کا نام بہی نہین سنا ہوگا بیچارے کیسکو برا کیا کہین گے اونسے پہر یہ جاہل
وہان جاکر کیون لڑتے جھگڑتے ہین اور اگر اتفاق سے کوئی اونمین سے شہر
کی مسجدون مین آجاتا ہے تو اوسکی درپے اخراج کیون ہوجاتے ہین اگر
نفس آمین و رفع یدین سے منع نہین کرتے تو اون بیچارون سے ایسی شرارت
کی کیا وجہ ہے اور اہل حدیث تو خود ہی بحکم حدیث کسی مسلمان کو گالی دینا
فسق سمجھتے ہین اور وہ حدیث کی اتباع کرنیمین تو اتنی ایذا اٹھاتے ہین
اور سنت پر جان دینے کو موجود ہین پہر اس امر مین حدیث کا خلاف کیون

ثابت ہین اور اوسکے ترغیب و تعلیم کو فتنہ و فساد و فسق و فجور قرار دیا ہے و انکا سنت
و بدعت تقلید کا نام سب و شتم رکہا ہے جیسے ابولہب اور اوسکے ساتھی ہمارے مقتدا
رسول کریم سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد الحرام مین آنی سے منع کرتے تہے اور
انکار کفر و مذمت تقلید آبائی کو فتنہ و فساد سمجہتے تہے ایسے ہے یہ اوسکی اتباع ہی انکی
اتباع سے معاملہ کرتے ہین اور اونپر یہ کے سب و شتم کی تہمت کرکے مسجد سے نکالنی
کا فتوی دیتے ہین پس جاہل بیشک اس آیۃ کے وعید مین داخل ہین و من اظلم ممن
منع مساجد اللہ ان یذکر فیہا اسمہ و سعی فی خرابہا اولئک ما کان لہم ان
یدخلوہا الا خائفین لہم فی الدنیا خزی و لہم فی الآخرۃ عذاب عظیم
وجہ انکی اس تہمت کرنے کی صرف یہ ہے یہ فعل سنت انکی مذہب کے بالکل خلاف ہے
اور اسکی تعمیل و ترویج مین انکی مذہب کی تضعیف و تخریب ہے اسلئے اس تہمت کے حیلہ سے
سنت کو مٹانا چاہتے ہین قال تعالی یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواہہم واللہ
متم نورہ الآیۃ چنانچہ ایک چار ورقہ کلانی کہ جسمین طرح طرح کے افترا و بہتان اہل
حدیث پر ان اعداء اسلام نے گذشتہ سنہ مین چہپوا کر شایع کیا تہا اور اوسپر قریب سات سو آٹھ سو تنفر کی
مہرین اور دستخطین تہین اوس سے جب کچہ مطلب انکا نہ بر آیا اور جا بجا سے اوسکے
جواب لکہے جانے سے ان جاہلون کا کذب و افترا تمام کس و ناکس پر کہل گیا تب پہر انہون
نے اس قسم کی تدبیرین کین کہ بمطابق مسلک ابی لہب کی اہل حدیث کو ستانا اور مسجدون سے
نکالنا چاہا اور مصداق اس آیۃ کے ٹہرے والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات
بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بہتانا و اثما مبینا اگر کبہی سنت پر عمل کرنا انکا ہوتا تو
ہرگز گوارا نہین جو سنت انکی مذہب کے خلاف ہے اوس سے یہ حیلہ تہمت فتنہ و فساد
کی انکار کرتے ہین جیسے وکیل صاحب کتاب غنیہ مین اپنے مذہب کے خلاف مضمون
دیکہکر اوسکے شیخ عبد القادر کی تالیف ہونے سے مدعی انکار ہو بیٹہے جس جگہ

شکریہ

مہتمم آن حضرات کا جنہوں نے مدرسہ کی امداد فرمائی تہ دل سے شکر گذار ہے اور آئندہ جملہ بہائیون موحدین کو ترغیب تائید مدرسہ کی دلاتا ہے خصوصاً موحدین پنجاب و دکہن کو ضرور توجہ مدرسہ کی کرنی چاہیے جس سے خود مدد نہو سکے وہ دوسرونکو ترغیب دیکر داخل ثواب ہون اے بہائیو ایسے مدرسہ کی جس سے دین کے ایسے ایسے کام نکلتے ہین امداد مین تغافل نہ کرو آجکل بباعث قلت آمد مدرسہ کو مدرسین ہیر کچہہ تنگی آگئی ہے اہل حدیث کو اسکا خیال ضرور ہے خصوصاً اراکین مدرسہ جیسے مولوی لسین صاحب جبلپوری و مولوی شمس الحق صاحب و ڈاکٹر دلاور خانصاحب و حافظ ممتاز احمد و محمد ابراہیم صاحب کو مدرسہ مین بالفعل ان کتب کی بہت ضرورت ہی تاریخ ابن خلدون تاریخ ابن خلکان تاریخ یافعی و طبقات سبکی الدرر الکامنہ شامی قاضی خان فتح القدیر عالمگیری تحریر تقریر وغیرہ جسقدر کتب مدرسہ مین ہون مفید رد مبتدعین کو ہون گی رد نصرۃ المجتہدین کا لکھا جاتا ہی جب اسکا طبع ہونا شروع ہو گا تو ناظرین کو اطلاع دیجاوے گی

اعلام

مولوی حسن صاحب یا اونکی حواری جو کچہہ جناب نواب صاحب بہادر کی نسبت یا اس کمترین کی نسبت لکہا کرین اسکو بعد طبع کرنیکی میری پاس روانہ کر دیا کرین اگر وہ قابل رد کہ ہو گا تو رد اسکا جلد طبع کرا کر روانہ کیا جاویگا یہہ بھی عام و خاص کو واضح ہو کہ مینے دو رسالہ مسمے الطریق النجاح و اعلام اہل انصاف رد مین حافظ عبد الشکور کے لکہکر اصل مسودہ ایک دوست کے سپرد کیا تا اسکو عمدہ طرح سے صحت کیساتہہ طبع کرا دین انہون نے تغافل و تکاسلی سے ایک کاتب وہمی غلط سلط لکھا کر طبع کرا دیئے لہذا بذریعہ اشتہار کی مطلع کرتا ہون کہ ان دونون رسالونکو میرا ارادہ پہر طبع کرانیکا ہی اگر اب کوئی انپر اعتراض کریگا تو قابل سماعت کے نہو گا فقط

المشتہر محمد سعید مہتمم و مدرس مدرسہ اسلامیہ اہلحدیث واقع شہر بنارس محلہ دارانگر

کر نیلگر تھے ابو حنیفہ سے کیا اونکو عداوت ہے جو اونکو گالی دین خلاف حدیث کا جائز کہین
لگے یہ شیوہ تو انہین جاہلونکا ہمیشہ سے ہے کہ ہر جگہ اہل حدیث پر تبرا کرنے مین اور اونکی برائی
اور غیبت مین ہر وقت مصروف رہتے ہین اور ائمہ محدثین کے حق مین بیہودہ کلمات بک کر اپنا
ٹھکانا جہنم مین کر لیتے ہین چنانچہ تمام رسائل انکے ایسے سب وشتم سے مملو ہین خصوصًا رسالہ کذاب
بانی پتی کا اور چار ورقہ گلابی جسپر ساٹھہ ستر نفر ونکی مہرین ہین اسپر شاہد ہے اور ہر خاص وعام
اس سے واقف۔ اور نیز مسجد مین اگر کوئی علانیہ فسق وفجور بھی کرے تو کوئی حنفی ایمان کا دعوی
کرنیوالا اوسکو وہانسے نہ نکالیگا اور اوسکے مسجد مین آنے سے مانع نہوگا کیا مسجدون مین اہل
حدیث کی غیبت کرنا اور اونپر تہمتین گرہنا اور مسجدون سے نکالنے کا فتوی دینا اور وعظ مین
محدثین وقت پر برملا لعن وطعن کرنا فسق وفجور نہین اور ان امور کے مرتکب فساق وفجار
نہین ایسے لوگونکو کبھی کسی نے مسجد سے باہر نہ نکالا کیا مسجدون مین کبھی کوئی زناکار
ربوخوار مسبل ازار یا داڑہی منڈا بدعتی قبر پرست پیر پرست تعزیہ ساز نہین آتا انکو یہ جاہل اپنا ہم مشرب
جان کر کبھی منع کرینگے بیچارے اہل حدیث کہ جنکی وضع گفتگو معاملہ اور لباس وغیرہ مین کوئی امر
خلاف شرع اور نیز خلاف طریقہ ابو حنیفہ کچہہ نہین پایا جاتا وہ تو فاسق ٹھہرا کر مساجد سے منع
کیے جاوین اور جو تمام شرک وبدعت وفسق وفجور برملا کرین وہ پورے حنفی اور متقی بنے رہین
اور اونکو کوئی مسجد سے مانع نہ آئے ایسی حنفیت اور تقوی انہین جاہلونکو زیبا تر ہے اور
ہم اگرچہ ان جاہلون کی تمام افترآت وبہتانات کا بدلہ بخوبی کر سکتے ہین لیکن بحکم آیہ واعرض
عن الجاہلین درگذر کرتے رہتے ہین اور انکی ایذاؤن پر صبر کرکے منتظر انتقام منتقم
حقیقی کے قال تعالی وذرنی والمکذبین اولی النعمة ومہلہم قلیلا ان لدینا انکالا
وجحیما وطعاما ذا غصة وعذابا الیما

تمت

غلط نامہ ہدایت المرتاب مع خاتمہ وضمیمہ کے

بخدمت ناظرین کے گذارش ہے کہ کاتب نے بعض کاپیونکو روشنائی کم ز
لکھدیا تھا لہذا پتھرپر سے بعض جگہ اُڑگیا۔ ہرچند صحت مین کوشش کی گئی مگر پھر
بعض جگہ رہگئی۔ ناظرین تکلیف فرماکر صحت اسکی غلط نامہ سے کرلیوین۔ اگر کوئی جگہ
رہگئی ہو تو اصلاح کو کارفرماکر مؤلف سے درگذر کرین ۔

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۱۳	بستت	سنت	۵۰	۱	اورمزجی	مرجے	۵۳	۱۵	انکے	آپکے
۴	۴	[illegible]	[illegible]	″	″	وصنا عبین	وضنا عین	۵۱	۱۶	بہی	یہی
۸	۱۲	رابکا	رایکا	″	۲	منشملہ	مشغلہ	″	۴	مذہب کرلو	مذہب کو
۹	۱۰	الشبہۃ	والشبہۃ	″	۴	گوہی	گوئی	″	۱۹	ماخود	ماخوذ
″	۱۹	ستحر	متحیر	″	۱۱	سسے	سنئی	″	۴	کرر	کرائے
۱۷	۵	گویا	گو	″	۴	سدکرہ	تذکرہ	″	۶	گدرا	گذرا
″	۱۲	صفحہ ۲	صفحہ ۳	″	″	المحتہد	المجتہد	″	″	فذکر	فتذکر
۱۹	۱۳	یاایہاالذ	یاایہاالذین	″	۵	یرید	یزید	″	۱۴	ریادہ	زیادہ
۲۳	۲	خطابیہ کا	خطابیہ	″	″	سولی	مولی	″	″	العاشیہ	الغاشیہ
۲۹	۱۲	خاتمۃ المجدیتین	خاتمۃ المجددین	″	″	ابی سفیابن	ابی سفیان	۵۶	۱۹	تلمیہ	تلمیذ
۳۴	۱۶	کیاہی	کہاہی	″	۱۴	الفقیہ	والفقہ	[illegible]	۲۱	ٹھرایا	ٹھرایا لو
۴۰	۹	علماؤ زبد	علماؤ زبدیہ	″	۲۱	ے	سے	۶۶	۱۲	بھلے	بھلے
۴۶	۹	نقل کبی	نقل کی	۵۲	۹	حنفیو	حنفیون کے لئے	۷۱	۱۷	بعن	بیت
۴۹	۱۱	داکے	وانکے	۵۲	۱۳	درلغنیہ	درالغنیہ	۷۵	۷	سلیم	تسلیم
″	۱۹	البوالمطیع	البو المطیع	″	۶	سرچہ	ہرچہ	۷۸	۱۲	لعروتہا	بعروتہا